

حضرت علیؑ کے فیصلے



وَسُئِلَ عَنْ سَبْعِ أَسْئَلَاتٍ

كُتِبَ خُصْرًا

اور

موجودہ تعمیرات اسلامی

ادبیات

مؤلفہ و مرتبہ

محمد وصی خان

Download Shia Urdu & English Books

www.ShianeAll.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	آئینہ نظر	
۲	نذر عقیدت	
۳	کتاب کے بارے میں	
۴	حضرت علیؑ کے تاریخ ساز فیصلے	۱۷
۵	حضرت علیؑ کے فیصلے ماڈرن لا کی نظر میں !	۲۱
۶	ایس۔ نظر ثانی۔ نگرانی	۲۲
۷	قابل مصالحت جرم	۲۲
۸	دیوانہ MAD	۲۳
۹	جبری اقبال جرم	۲۵
۱۰	انحراف اقبال جرم	۲۶
۱۱	محبت مشترکہ	۲۶
۱۲	طبی معائنہ کی رپورٹ	۲۷
۱۳	معادہ حاجات CONTRACTS	۲۸
۱۴	قانون محبت	۳۰
۱۵	LAW OF TORT	۳۰
۱۶	اچھے قاض یا جج کی صفات کیسی ہونی چاہئیں ؟	۳۲
۱۷	قاضی یا جج کے لئے حکومت وقت کی ذمہ داری	۳۳
۱۸	امیر المومنینؑ کے عدل اور انصاف کو غیر مسلموں	
	نے بھی آپ کے انتقال کے بعد یاد رکھا !	۳۳
۱۹	قسطی قانون میں اپنے اور پرانے سب برابر ہیں	۳۵

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۰	حضرت علیؑ علیہ السلام کے چند فرامین	۳۷
۲۱	مسارات۔ قسم۔ گواہ۔ شرط گواہ	۳۸
۲۲	جلد بازی۔ عقد۔ ظلم۔ حدود۔ باطل	۳۹
۲۳	روز کا کام۔ مصائب۔ عبادت۔ جنگ۔ حوصلہ	
۲۴	اقتسار پروری	۴۰
۲۴	ایمانداری۔ جبروتیت۔ خدا کی عظمت۔ دستور رشتگان	
۲۵	نیکو کار و بدکار	۴۱
۲۵	انفاق خود گرد۔ رشوت۔ فیصلہ حق۔	۴۲
۲۶	دوروز۔ خونریزی۔ علم۔ اپنی پسند	۴۳
۲۷	فساد یادی	۴۷
۲۸	جھوٹ کی جالیخ اور بہت افزائی	۴۸
۲۹	جج کس کو بناؤ	۴۹
۳۰	حضرت عمرؓ کا ایک خاص حکم	۵۰
۳۱	تمام اعضاء جسمانی کی تفصیلی دیت	۵۱
۳۲	جسم انسانی اور اس کے مختلف عضو	۵۲
۳۳	سر کے زخموں کی دیت	۵۷
۳۴	چہرہ کی دیت	۵۸
۳۵	طا پچ مارنے کی دیت	۵۹
۳۶	دائیں ہاتھ کی دیت	۵۹
۳۷	دائیں ہاتھ کی دیت	۵۹
۳۸	کان کی لہو اور نگوں کی دیت	۵۰
۳۹	ہنسی کی دیت	۵۰
۴۰	موندنے کی دیت	۵۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۵۱	بازو کے چوٹ کی دیت	۴۱
۵۱	زخمی کہن کی دیت	۴۲
۵۱	پہنچے کو چوٹ لگنے کی دیت	۴۳
۵۲	بچہ کو چوٹ لگنے کی دیت	۴۴
۵۲	انگوٹھے پر چوٹ لگنے کی دیت	۴۵
۵۳	گوٹھے پر چوٹ لگنے کی دیت	۴۶
۵۳	قدم اگر زخمی ہوں	۴۷
۵۳	راں کے زخمی ہونے کی دیت	۴۸
۵۴	پنڈلی پر چوٹ لگ جائے	۴۹
۵۴	زانو کی چوٹ کی دیت	۵۰
۵۴	کان کی نو اور نچھنا کو اگر زخمی کر دیا جائے	۵۱
۵۵	ہنسی کے زخمی ہونے کی دیت	۵۲
۵۵	مکورت کے سر کے بال	۵۳
۵۵	ہاتھ کی انگلیاں اور ناخن کے زخمی ہونے کی دیت	۵۴
۵۶	سینہ اور پشت پر زخم آنے کی صورت میں	۵۵
۵۸	ایک چشم کی یعنی ایک آنکھ زخمی ہونے کی دیت	۵۶
۵۸	زبان کے کچھ سقے کی دیت	۵۷
۵۹	پیر کی انگلیاں اگر زخمی ہو جائیں تو اس کی دیت	۵۸
۶۱	دست بریدہ کی دیت	۵۹
۶۲	علقہ یعنی محل ساقط ہونے کی دیت	۶۰
۶۲	فقہ جعفری کی رائے سے قذف کی سزا	۶۱
۶۳	حد قذف (تہمت کی سزا)	۶۲
۶۴	قذف (تہمت کی تشریح سزا اور شرائط)	۶۳

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷۱	شراب جو مارے قساد کی جڑ تھی اور ہے!	۶۴
۷۶	فقہ جعفری کی رائے سے شراب نوشی کی سزا	۶۵
۷۵	مسائل مطابق بدیۃ المؤمنین	۶۶
۷۵	فصل نشہ	۶۷
۷۶	غلط استنباط - ایک عجیب و غریب فیصلہ	۶۸
۷۷	فقہ جعفری کی رائے سے زنا کی سزا	۶۹
۷۹	غیر شادی شدہ کا زنا کرنا اور اس کی حد	۷۰
۷۹	شادی شدہ کا زنا اور اس کی سزا	۷۱
۷۹	زنا کی سزا مطابق ترمذیہ المسائل آقا فی الحوائی	۷۲
۸۱	رجم کفارہ زنا ہے	۷۳
۸۲	زانی پر مہر نہیں ہے	۷۴
۸۲	زنا یا بجز یہ حد نہیں ہے	۷۵
۸۳	آج کے زمانے میں کثرت زنا کے تین بڑے اسباب	۷۶
۸۴	فقہ جعفری کی رائے سے چوری کی سزا	۷۷
۸۵	خلیفہ معتمد عباسی کے دربار کا واقعہ	۷۸
۸۸	دست بریدہ اور آتش جہنم	۷۹
۸۸	مکرر چوری کی سزا	۸۰
۸۹	توضیح	۸۱
۸۹	امام حمزہ صادق کی حدیث	۸۲
۹۰	مکرر چوری کی سزا	۸۳
۹۰	چوری میں حد واجب ہونے کی حد	۸۴
۹۰	ابو العلامہ صری اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا منقولہ کلام	۸۵
۹۱	اقتدار مجرم کے شرائط	۸۶

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۳۶	پانچویں فصل :- کیفیت قصاص کے بیان میں	۱۰۹
۱۳۸	چوٹی فصل :- جان کے خون بہا کے بیان میں !	۱۱۰
۱۴۰	ساتویں فصل :- اُن امور کے بیان میں جن سے آدمی خون بہا کا نام ملتا ہے	۱۱۱
۱۴۱	آٹھویں فصل :- خون بہانے والے اعضاء کے بیان میں	۱۱۲
۱۴۵	نویں فصل :- متعلقوں کے خون بہا کے بیان میں	۱۱۳
۱۴۶	دسویں فصل :- زخموں کے خون بہا کا بیان	۱۱۴
۱۴۷	گیارہویں فصل :- حمل کے خون بہا کے بیان میں	۱۱۵
۱۴۸	بارہویں فصل :- حیوان کو صدمہ پہنچانے کے بیان میں	۱۱۶
۱۴۹	تیرہویں فصل :- عاقل کے بیان میں	۱۱۷
۱۵۰	قسم بھلانے کا طریقہ	۱۱۸
۱۵۳	حضرت علیؑ کے تاریخ ساز فیصلے	۱۱۹
۱۵۵	علیؑ کا فیصلہ بغداد کا فیصلہ ہے	۱۲۰
۱۵۶	علیؑ کا ہاتھ اور نبیؐ کا ہاتھ عدل میں برابر ہے	۱۲۱
۱۵۶	حضرت علیؑ اور حضرت عثمان بن عفیفؓ کی ایک گفتگو !	۱۲۲
۱۵۷	حاکم وقت کے لئے ایک عظیم مثال	۱۲۳
۱۵۸	خلیفۃ المسلمین کا رہن سہن	۱۲۴
۱۵۸	دو شخص اور ایک کینز کا فیصلہ	۱۲۵
۱۵۹	اصلی اور نقلی مال کی پہچان	۱۲۶
۱۶۰	مان کا اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کرنا	۱۲۷
۱۶۱	چھ ماہ میں بچہ اگر پیدا ہو تو جائز ہے	۱۲۸
۱۶۱	اچھی بیٹی دکھا کر بد صورت بیٹی سے دھوکہ دینا	۱۲۹

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۹۲	مہربان یعنی چور کی سزا	۸۷
۹۶	زکوٰۃ	۸۸
۹۶	فقہ جعفری کی رو سے احکام زکوٰۃ	۸۹
۹۶	مالگداری سے متعلق حضرت علیؑ کا حکم	۹۰
۹۷	احکام زکوٰۃ	۹۱
۹۷	زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں	۹۲
۱۰۰	گندم، جو، کھجور اور گندم کی زکوٰۃ	۹۳
۱۰۷	سونے کا نصاب	۹۴
۱۱۰	اونٹ، گھائے اور بھیڑ کی زکوٰۃ	۹۵
۱۱۰	اونٹ کا نصاب	۹۶
۱۱۲	گھائے کا نصاب	۹۷
۱۱۳	بھیڑ کا نصاب	۹۸
۱۱۵	زکوٰۃ کا معصرت	۹۹
۱۲۰	مستحقین زکوٰۃ کے شرائط	۱۰۰
۱۲۲	زکوٰۃ کی نیت	۱۰۱
۱۲۳	زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۱۰۲
۱۲۹	فقہ جعفری کی رو سے دیگر خبروں کی سزا	۱۰۳
۱۲۹	کتاب القصاص والذریات	۱۰۴
۱۲۹	پہلی فصل :- قتل کے بیان میں !	۱۰۵
۱۳۰	دوسری فصل :- قصاص کی شروط کے بیان میں	۱۰۶
۱۳۳	تیسری فصل :- دستراک کے بیان میں	۱۰۷
۱۳۵	چوتھی فصل :- اُن امور کے بیان میں جن سے قتل ثابت ہوتا ہے۔	۱۰۸

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	چوری کی نیت سے گھر میں گھسنا لیکن صاحب خانہ کی بیوی سے زنا کرنا	۱۵۲
۱۷۳	وہابی رسول کے بعد سب سے پہلا مقدمہ	۱۵۳
۱۷۴	ماہ رمضان میں شراب پینے کی سزا	۱۵۴
۱۷۵	مستعد بار شراب پینے کی پاداش	۱۵۵
۱۷۵	شراب خوری کی پاداش	۱۵۶
	آج وہ فیصلہ کروں گا جو حضرت داؤدؑ پیغمبر کے فیصلہ کے مطابق ہوگا	۱۵۷
۱۷۶	آگ لگانے کی سزا	۱۵۸
۱۷۸	قتل چوری اور شراب خوری ایک ساتھ کرنا	۱۵۹
۱۷۸	جیوان کے ساتھ جماع کرنے کی سزا	۱۶۰
۱۷۹	منیعت کی اولاد ضعیف ہوتی ہے	۱۶۱
۱۷۹	برہہ فروش کی سزا	۱۶۲
۱۸۰	کفن چوری کی سزا	۱۶۳
۱۸۰	جہل سازی کی سزا	۱۶۴
۱۸۱	دو دھوکہ باز اور ان کی سزا	۱۶۵
۱۸۱	ایک نام دے دھوکہ سے شادی کر لی	۱۶۶
۱۸۱	جھوٹے گواہ کی سزا !	۱۶۷
	وہ کون سے جانور ہیں جو بچے دیتے ہیں اور کون سے انکے دیتے ہیں ؟	۱۶۸
۱۸۲	علم النفس کا ایک عجیب فیصلہ	۱۶۹
۱۸۲	علم قمریہ انداز سے فیصلہ کرنا	۱۷۰
۱۸۳	علم تشريح الاعضاء کے ذریعہ فیصلہ کرنا	۱۷۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۶۲	سائیس گینو اور اس کے مطابق دیت دو	۱۳۰
۱۶۲	سسترہ اور مولیٰ عجیب و غریب تقسیم	۱۳۱
۱۶۳	خوبصورت باپ کا بد صورت بچہ	۱۳۲
۱۶۳	آٹھ دہم کی تقسیم کا فیصلہ	۱۳۳
۱۶۵	رفیقہ کی ایک نادر مثال	۱۳۴
۱۶۵	اپنا خول اپنا ہوتا ہے تاخیر نہیں بدلتی	۱۳۵
۱۶۶	جملہ کی سزا (یعنی مشت زنی)	۱۳۶
	ایک عورت کی تریا چر تراوی طبی معائنہ سے فیصلہ کرنا	۱۳۷
۱۶۷	پاکل عورت یا مرد پر کوئی سزا نہیں لگتی	۱۳۸
۱۶۸	عدالت کے دن میں نکاح کرنا	۱۳۹
۱۶۹	گولڈے آدمی سے کس طرح قسم کی جانے	۱۴۰
۱۷۰	الٹکی شرط تھاپی شراب سے پھلے ہے	۱۴۱
۱۷۰	جھوٹی گواہی دینے والے کے ساتھ سلوک	۱۴۲
۱۷۰	کئی بار مجرم زنا کرنا اور اس کی سزا	۱۴۳
۱۷۱	غیر مسلم کے ساتھ زنا کرنا اور اس کی سزا	۱۴۴
۱۷۱	اچھٹے کی سزا	۱۴۵
۱۷۱	میںدا چور کی سزا	۱۴۶
۱۷۱	گرہ کٹ پاکٹ مار کی سزا	۱۴۷
۱۷۲	پلنگ کے نیچے چوری کی غرض سے چھپنا	۱۴۸
۱۷۲	مارنے والے اپکرٹنے والے اور دیکھنے والے کی سزا	۱۴۹
۱۷۳	بھجورنے والے کی سزا	۱۵۰
۱۷۳	جو عورت زنا کرے اور بچہ کو تلف کر دے اس مجرم کی سزا	۱۵۱

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۷۲	روز قیامت تمام بہشت کہاں ہوں گے ؟	۱۸۴
۱۷۳	رسول خدا کے خلاف الزام تراشی کرنا	۱۸۴
۱۷۴	ایک آزاد اور غلام بچے کی میراث کا فیصلہ کرنا	۱۸۷
۱۷۵	کون سی پہلی نعمت ہے جو خدا نے تم کو عطا کی	۱۸۷
۱۷۶	خواب میں زنا کرنا	۱۸۸
۱۷۷	جنت کی آرزو کون نہیں کرتا ؟	۱۸۹
۱۷۸	ثانیہ ہونے کا اقرار کرنا اور شوہر پر الزام رکھنا	۱۸۹
۱۷۹	ایک عجیب و غریب فیصلہ	۱۹۰
۱۸۰	زمین سے دو قبریں نکلیں گی	۱۹۱
۱۸۱	پانچ اشخاص کو زنا کے جرم میں سزا	۱۹۱
۱۸۲	شوہر و عورت سے چھوٹے بچے کا فعل بد کرنا	۱۹۲
۱۸۳	ایک شخص نے زنا کی !	۱۹۲
۱۸۴	جڑواں لڑکوں کے درمیان فیصلہ کرنا	۱۹۲
۱۸۵	عادی چور کی سزا	۱۹۳
۱۸۶	غلام کا آقا کو قتل کرنا	۱۹۳
۱۸۷	قتل کا حکم دیا لیکن وہ بچ رہا	۱۹۴
۱۸۸	بڑے اور بڑی پر جھگڑا کرنا	۱۹۴
۱۸۹	ان کی کتاب اٹھائی گئی	۱۹۵
۱۹۰	دو شخصوں کی امانت ایک عورت کے پاس	۱۹۵
۱۹۱	دو بیویاں اور ایک شوہر	۱۹۶
۱۹۲	دوسرا اور دوسرے والا بچہ اور اس کی میراث	۱۹۷
۱۹۳	کسی شخص کو خطاؤ قتل کرنا	۱۹۷
۱۹۴	اگر کوئی بے گناہ قتل کر دیا جائے	۱۹۸

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۸	کالے اور اونٹ کے جھگڑے کا فیصلہ	۱۹۵
۱۹۹	دو کشتیوں کا تصادم	۱۹۶
۱۹۹	امیر معاویہ نے اسی طرح فیصلہ کیا جس طرح	۱۹۷
۱۹۹	جناب امیر نے فیصلہ کیا تھا !	۱۹۸
۲۰۰	جماعت کا ایک عجیب فیصلہ	۱۹۹
۲۰۰	غلام کا سر کاٹ لو	۲۰۰
۲۰۰	علم نفسیات کا عجیب فیصلہ	۲۰۱
۲۰۱	مالی خدا میں سرقہ کرنا اور اس کی سزا	۲۰۱
۲۰۱	جاہلوں کی سزا	۲۰۲
۲۰۱	عاملہ عورت پر زنا کے جرم میں سزا	۲۰۲
۲۰۲	دھوکہ سے سفید داغ والی عورت سے نکاح کرنا	۲۰۲
۲۰۲	نوا کی یادداشت	۲۰۳
۲۰۳	ماورعہ فغان میں جماع کرنے کی سزا	۲۰۳
۲۰۳	شام چور کا ایک شوبار چوری کرنا	۲۰۴
۲۰۴	چور کا قتل کرنا جائز ہے	۲۰۴
۲۰۵	زانی کا قتل اگر شادی شدہ ہے تو جائز ہے	۲۰۵
۲۰۵	وہ کون سا عدو ہے جو نوکروں میں برا تقسیم ہو جاتا ہے	۲۰۵
۲۰۶	مسئلہ دیتا رہ میرے لوگ میرا حق نہیں دے رہے ہیں	۲۰۶
۲۰۶	مسئلہ منبر میری بیٹی کو اس کا حق صحیح دلایا جائے	۲۰۶
۲۰۷	نفس کی میراث کا مسئلہ	۲۰۷
۲۰۷	اس کو ترکہ میں سے ساتواں حصہ دو	۲۰۷
۲۰۸	نفس میں معاملہ عورت کا حمل سا قتل کرنا	۲۰۸
۲۰۸	شراب پینے کی سزا اسٹی کوڑے کر دیے	۲۰۸

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۱۸	عسب و دار کرنے والا مجرم نہیں	۲۱۸	۲۰۸	حضرت علیؑ کو دیگر آسمانی کتب پر بھی عبور تھا	۲۱۷
۲۱۸	گواہی بیکلہ پڑی — !	۲۱۹	۲۰۹	فولادی در کے توڑنے کا طریقہ	۲۱۸
۲۱۸	چار غیر عادل گواہ	۲۲۰	۲۱۰	بیٹری کا وزن معلوم کرنا	۲۱۹
۲۱۸	ایک گواہ پر بھی قیصر ہو سکتا ہے۔	۲۲۱	۲۱۱	مرد اگر عورت سے گچھے کر میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا	۲۲۰
۲۱۹	عورتوں کی گواہی	۲۲۱	۲۱۱	لہجان بھی لاکھوں پائے	۲۲۱
۲۱۹	شہرابیوں کی دیت	۲۲۱	۲۱۱	زوجہ کی کینز سے ہمبستری کرنا	۲۲۲
۲۱۹	غلاف خانہ کعبہ اور حضرت عمرؓ	۲۲۱	۲۱۲	غلام کا قاتل اور اس کی سزا	۲۲۳
۲۲۰	یہ زندہ مردے سے نکلا ہے	۲۲۲	۲۱۲	آقا کے حکم سے اگر غلام کسی کو قتل کر دے تو	۲۲۴
۲۲۰	دھوکہ سے مزا لینا	۲۲۲	۲۱۲	سزا آقا کو دی جائے !	۲۲۴
۲۲۰	تین قاتل کے مجرموں کو الگ الگ سزا دینا	۲۲۲	۲۱۲	شکار کا فیصلہ	۲۲۵
۲۲۱	بیٹے کو روندنے والے کی سزا	۲۲۳	۲۱۳	اے زر مرغ و سفید مجھ کو چھوڑ کر تم کسی دوسرے	۲۲۶
۲۲۱	تھپیلی کے بیٹے میں تھپیلی	۲۲۳	۲۱۳	کو فریب دینا	۲۲۷
۲۲۱	بد فعلی پر آقا کا قتل کرنا	۲۲۳	۲۱۳	اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟	۲۲۷
۲۲۲	جناب امیرؓ نے اپنا حقم بھی دے دیا۔ !	۲۲۳	۲۱۴	شکار کا مسئلہ	۲۲۸
۲۲۳	موتیوں کا بار اور جناب اُمّ کلثومؓ	۲۲۳	۲۱۵	امام عدل کو اقرار جرم کو معاف کرتے کا	۲۲۹
۲۲۳	امام حسنؑ اور شہید کی مشکیں	۲۲۳	۲۱۵	حق ہے۔	۲۳۰
۲۲۴	غلیفہ وقت کو کتنی رقم ذاتی خرچ کیلئے ملنا چاہیے	۲۲۴	۲۱۵	بیت المال میں سب سلمانوں کا حقم برابر ہے	۲۳۰
۲۲۵	مرد ہو جانے کی سزا	۲۲۴	۲۱۶	میری نظر میں عرب اور عجم برابر ہے	۲۳۱
۲۲۵	بیت پرستی کی سزا	۲۲۴	۲۱۶	تقسیم میں ہر مظلوم اور قریب آباد کی رعایت	۲۳۲
۲۲۶	ایک مقتول اور کئی قاتل	۲۲۴	۲۱۶	نہیں کی سبائی	۲۳۳
۲۲۶	شتر مرغ کے انڈے	۲۲۴	۲۱۷	حضرت علیؑ کی صاحبزادی اُمّ کلثومؓ اور حضرت علیؑ	۲۳۳
۲۲۷	تلی کھانے سے منع کیا !	۲۲۴	۲۱۷	بحیثیت حاکم۔ !	۲۳۴
۲۲۷	شبِ عروسی شوہر کو قتل کر دیا	۲۲۴	۲۱۷	مسجد میں قلعہ کوئی کی سزا	۲۳۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۲۷	بیٹے کے قتل کی سزا	۲۵۸
۲۲۸	قرعہ اندازی سے فیصلہ	۲۵۹
۲۲۸	سحق کی پاداش	۲۶۰
۲۲۹	بکالت عین جماع کرنے کی پاداش	۲۶۱
۲۲۹	فاسق علماء و محافل طبیب مجلس کراہیہ دار کی سزا	۲۶۲
۲۲۹	ناہائز سفارش کرنا !	۲۶۳
۲۳۰	غلام کی گواہی	۲۶۴
۲۳۰	بچہ کی گواہی	۲۶۵
۲۳۰	وحشیت میں عورت کی گواہی	۲۶۶
۲۳۰	عورتوں کے خصوصیات میں عورتوں کی گواہی	۲۶۷
۲۳۱	دشمن کی گواہی	۲۶۸
۲۳۱	جاسوس، قیادہ شناس اور چوری کی گواہی	۲۶۹
۲۳۱	دو متضاد گواہیاں اور فیصلہ	۲۷۰
۲۳۲	گواہی میں باختلاف	۲۷۱
۲۳۲	سحرت عمر کے خوف سے استعاطہ حمل ہونا	۲۷۲
۲۳۳	غلام مہر میں دیا	۲۷۳
۲۳۳	گواہی میں دھوکہ ہوا	۲۷۴
۲۳۴	اگر پتہ نہ ہو کہ کون پہلے مرا تو — !	۲۷۵
۲۳۴	بدکار عورت کی طرف سے الزام	۲۷۶
۲۳۴	دو عورتوں کی آپس میں بدہمتی	۲۷۷
۲۳۵	ایک ہی وقت میں کئی تہمت لگانا	۲۷۸
۲۳۵	خدا کا جرم کرنے والے کی سزا	۲۷۹
۲۳۵	قتل عدا اور قتل عمد کی مہلت	۲۸۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۳۵	غلطی سے زیادہ سزا مل گئی	۲۸۱
۲۳۶	خود کی چوری	۲۸۲
۲۳۶	غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹ دیا	۲۸۳
۲۳۶	سنگ گزیدہ کا حکم	۲۸۴
۲۳۷	تاوان چوبایان	۲۸۵
۲۳۷	ایک ماں اور بچہ کی میراث	۲۸۶
۲۳۸	تجسیر اسود	۲۸۷
۲۳۸	قتل مسلم بر مقابل یہود !	۲۸۸
۲۳۸	عرب میں لاش	۲۸۹
۲۴۰	مربعین مجرم کا حکم !	۲۹۰
۲۴۷	انکار رسالت کی سزا	۲۹۱
۲۴۷	ایک یتیم پر انوکھا حکم !	۲۹۲
۲۵۰	مجنون کا زنا کرنا	۲۹۳
۲۵۲	ایک مرد کا اقرار زنا	۲۹۴
۲۵۳	ایک عورت کا اقرار زنا !	۲۹۵
۲۵۵	ایک شخص جس نے بد فعلی کا اقرار کیا	۲۹۶
۲۵۷	بے گناہ قاتل	۲۹۷
۲۵۹	غلام شوہر	۲۹۸
۲۶۲	ہاتھی کا وزن معلوم کرنا !	۲۹۹
۲۶۲	آسمان کی مصافحہ دریافت کرنا	۳۰۰
۲۶۳	سورج کی جماعت معلوم کرنا	۳۰۱
۲۶۳	زمین سے سورج کا فاصلہ کتنا ہے	۳۰۲
۲۶۴	ابراہیم صحر کی بنیاد کی تاریخ معلوم کرنا	۳۰۳

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۰۴	تعزیرات اسلامی	۲۶۵
۳۰۵	آغاز نظام مصطفیٰ مبارکباد	
۳۰۶	جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈی نینس	۲۶۹
۳۰۷	مجموعہ منابہ فوجداری (ترمیم آرڈی نینس)	۲۷۹
۳۰۸	جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈی نینس	۲۸۱
۳۰۹	شراب، چرس، بھنگ وغیرہ	۲۹۲
۳۱۰	شراب نوشی کی ممانعت اور سزائیں	۲۹۴
۳۱۱	ترکیہ الشہود	۲۹۶
۳۱۲	ادویا قی یا اس قسم کے دوسرے مقاصد کے لئے لائسنس	۳۰۰
۳۱۳	علم اور روک نظام	۳۰۲
۳۱۴	چوری، ڈکیتی، راہزنی	۳۰۸
۳۱۵	کوٹوں کی سزا کی تعمیل کا آرڈی نینس	۳۲۰
۳۱۶	نظام زکوٰۃ کا اجراء	۳۲۳
۳۱۷	عشر	۳۲۶

انتساب عقیدت

اس کتاب کو میں اپنے چھوٹے بھائی محمد مفتی خان المعروف کے۔ ایم ایم ایف کے نام نامی دادم گرامی سے منسوب کرتا ہوں اور ان کی کامیابی و کامرانی ساتھ ہی وطن و ملت کے لئے بہبود و کاروائی کے لئے بوسلہ محمد و آل محمد دعا گو ہوں۔ کیونکہ قدیم کائنات میں مذہب حق کی ترویج اور مومنین کو کام کے لئے لوٹ خدمت کا جذبہ موجود ہے۔

خادم اہلبیت
محمد وصی بخان

تقریظ

ابن مفکر اسلام
علامہ سید عباس حیدر عابدی
رحمۃ اللہ علیہ



جناب محمد وصی خاں صاحب صدر مرکزی تنظیم عوامی اتحادی انجمنوں کی طرف سے لوٹ قومی خدمات کی وجہ سے شیخان حیدر کرار کے درمیان میں ان کی خدمت کے ذریعہ اس کا دل جیت لیتے ہیں یہ ان کی ذاتی کتاب ہے اس کتاب سے پہلے وصی خاں صاحب ایک کتاب علی علی لکھی تھی جو ان کی مقبول ترین کتاب ہے۔ زیر نظر کتاب حضرت علی کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی وقت کی اہم ضرورت کے مطابق وصی خاں صاحب نے اس کی ترمیم کام آپ نے ایک خالص دینی جذبے کے تحت اجراء کیا ہے۔ یہ کتاب تمام دینی اور مذہبی حلقوں کے اندر رگوں کوٹ کے لئے بہت اہم ہے جو ان کو درپیش ہیں ان کے والد صاحب محمد عسکری خاں صاحب کے لئے بہت اہم ہے۔ آپ سیاست سے الگ رہ کر ہمہ وقت قومی اور اسلامی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آپ بڑے علم دوست اور ایک عظیم کتاب خانہ کے مالک ہیں۔ اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے بڑے مالک فیصلوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ جو ان کی محنت اور علمی کاوش کا ثمرہ ہے۔ ان کے فیصلے اسلام کی بارگاہ میں دست برد عا ہوں کروہ وصی خاں صاحب کی اس عظیم دینی خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں دین و ملامت کے لئے خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے۔

امامی اثنائی ۱۳۹۵ھ (علامہ سید عباس حیدر عابدی)
گلشن اقبال، کراچی

تقریظ

جناب مولانا الحاج
سید رضی جعفر نقوی صاحب مجتہد
ایم۔ اے۔ گولڈ میڈلسٹ



عالی جناب محمد وحی خاں صاحب دام مجیدہ صدر محفل حیدری
اپنی محضات خدمات کی وجہ سے ملت جعفریہ کے افراد اور شیخان حیدر کرار
کے درمیان کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ خالص دینی جذبے کے تحت
جو کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔
محفل حیدری کے زیر اہتمام آپ نے عرصہ سے مذہبی نشریات کا
سلسلہ قائم کر رکھا ہے جس میں علی علی نامی کتاب انتہائی ممتاز و منفرد
حیثیت رکھتی ہے جس کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں اور فرزندان
ملت کے درمیان یہ کتاب انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔
اب موصوف نے ایک اور ضروری موضوع پر قلم اٹھا کر وقت کی
ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ جب سے اس
مملکت خداداد میں اسلامی طرز حیات اور شرعی حدود و تعزیرات کا
غلغلہ بلند ہوا ہے اس وقت سے اردو زبان میں ایک ایسی کتاب کی
بہت شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس میں اسلامی حدود و
تعزیرات کو حضرات محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعلیمات
کی روشنی میں پوری تشریح کے ساتھ سلیس اور عام فہم انداز میں
پیش کیا گیا ہو۔

فاضل مولف جناب محمد وحی خاں صاحب دام مجیدہ نے وقت
کی اس اہم ضرورت پر ہنگامی اور انتہائی محنت و جانفشانی سے
اسلامی حدود و تعزیرات پر مشتمل یہ کتاب نذر ناظرین کی جس کا نام آپ

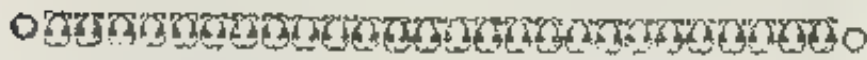
نے "حضرت علی کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی" تجویز کیا ہے۔
اس کتاب میں آپ نے حدود و تعزیرات، قصاص و دیات اور قصاصات و
زکوٰۃ وغیرہ جیسے اہم ترین اسلامی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اور جابجا
دوسرے اہل قلم کی قابل قدر نگارشات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اور اس
طرح قیمتی مضامین کا ایک گلدستہ بنا کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے
کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ خاص طور پر آپ نے مولائے کائنات سیدنا محمد
امام المتقین، امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بعض ناوار
روایات فیصلوں کو عصر جدید کے قوانین سے اس طرح ہم آہنگ کر کے پیش
کیا ہے کہ عدلی انسانی تحسین و آفرین کے پیش بہا موتی لٹانے کے ساتھ
عقیدت کو حقیقت کے قالب میں دیکھ کر نگاہ و فکر کی بالیدگی کا سامان
فراہم کر سکے۔

زکوٰۃ وغیرہ جیسے اہم شرعی موضوعات پر موجودہ دور کے دو انتہائی
جلیل القدر اور مایہ ناز مجتہدین کرام حضرت اعلم دوزاں فقیرہ عصر آیت
اللہ العظمی آقائے سید ابوالقاسم عثمی دام ظلہ العالی اور عالم اسلام کے
زعیم اعلیٰ رئیس شیخان جہاں حضرت آیت اللہ العظمی آقائے سید روح اللہ
موسوی خمینی دام ظلہ العالی کے گرانقدر فتاویٰ کا اضافہ کر کے آپ نے ایک
اہم دینی و مردانہ کوپورا کرنے کے ساتھ ساتھ کتاب کی افادیت کو بھی چار
چاند لگا دیئے ہیں۔

موصوف کی خواہش پر میں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک
بالاستیعاب دیکھا ہے اور جہاں جہاں ضروری علوم ہوا مناسب ترمیم بھی
کر دی ہے۔ البتہ جو حقہ دیگر اہل قلم کی نگارشات یا ان کے اقتباس پر
مشتمل تھا اس میں کسی رسم کا تصرف کرنے کے بجائے اسے من و عن باقی
رہنے دیا گیا ہے۔

بارگاہ محمود میں دست بردعا ہوئی کہ وہ فاضل مولف جناب
محمد وحی خاں صاحب کی اس عظیم قلمی کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں
دین و مریب کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرماتا رہے۔

کتاب کے بارے میں!



محترم قارئین کرام! ایک عرصہ سے یہ میری دلی آرزو تھی کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اُن فیصلوں کو یکجا کر دوں جو آپ نے عہد رسالہ صلاوات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک بنی نوع انسان کی فلاح اور حق و انصاف کے پرچم تلے ارشاد فرمائے۔ اے مولا! میں کس طرح آپ کی حسن ثنا کو بیان کروں اور کس طرح آپ کے قابل ستائش فیصلوں کو شمار کروں جبکہ میرے وہم و گمان آپ کی کیفیت پہچاننے سے عاجز ہیں اور ہمارے ذہن آپ کی حقیقت معلوم کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے نفس آپ کے اس مقام کو سمجھنے کی تاب نہیں رکھتے جس کے آپ مستحق ہیں اور وہ بیان کرنے سے قاصر ہیں جو آپ کے شایان شان ہے۔ آپ کا خود اپنا ارشاد ہے کہ

”قسم ہے اس پروردگار کی جس نے دانہ کو شکاف سے پیدا کیا اور روح کو پیدا کیا۔ اگر میں چاہوں کہ لوگوں کو وہ آیات و عجائب دکھاؤں جو مجھ کو رسول اللہ نے بتلائے ہیں تو یہ لوگ کفر کی طرف پلٹ جائیں گے۔ (نبایع المودۃ صفحہ ۴۰۳)

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ
”امیر کلام بہت ہی شدید ہے جس کو اہل علم (من اللہ) کے سوا کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا“

اسی سلسلہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت ہے کہ

رسول اللہ کے متعلق ہونے والے کمالات میں سے کچھ دیکھتے۔

آپ نے فرمایا

”اگر میں اپنے کمالات میں سے تم کو ایک کمال بھی دکھا دوں تو تم کہہ دو گے کہ علیؑ جادوگر اور کاسین ہے (کرمعاذ اللہ)“

مسند احمد بن حنبل ۲ / ۲۶۶ میں روایت کرتے ہوئے ہے کہ

”جب رسول اللہؐ میرے حضرت علیؑ علیہ السلام کو نبیلینے لئے یمن روانہ کیا تو حضرت علیؑ حضورؐ کا ثقات کے پاس قشرین مانے اور ارشاد فرمایا ”سے اللہ کے نبیؐ میری کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کیجئے تاکہ میں اس ہم من میں آپ کے معیار پر یوں اثر سکوں“

یہ سنکر رسولؐ خند سے آپ کو نہ دیک بلیا اور سب اقدس پر پنا ہاتھ مار اور فرمایا۔

”خداوند تمھاری زبان و دل کو ناصت رکھے گا“

حضرت علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں

”اس روز کے بعد پھر کبھی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنا میرے لئے دشوار نہیں ہوا“

خداوند میرے اسلام نے اسے تقضیا فیصلہ کے جن کا حافظ ناممکن ہے۔
- تاہم اس ماجیز کو جو کچھ مختلف کتب تاریخ و حادثات سے مل سکے ہیں ان کو یکجا کر دیتے ہیں اور وہ بدیر باظرین کر رہا ہوں۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ زندگی کا کوئی شعبہ اور دن رات ہونے والے مسقدمات کا کوئی پہلو ایسا نہیں ملتا جس پر حضرت علیؑ علیہ السلام کے مطلق فیصلے اتنا اندر ہوتے ہوئے اور اس بنا پر اگر یہ دعویٰ کر دے کہ آج، قسیم عالم کی عزائموں میں جہاں کہیں بھی حرج فیصلہ ہو رہے ہیں وہ دراصل عدالتِ علویہ کی عیاں شایوں کے حربوں منت ہیں تو میری دشواری بجا نہ ہو گا۔

(دعویٰ حق)

مقدمہ

حضرت علیؑ کے تاریخ ساز فیصلے

حضورؐ کا سنت کا ارشاد گرامی ہے کہ ”علیؑ تم سب سے اعلیٰ فیصلہ کرنے والے ہیں“

خود انساب میر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے لئے مسد بھٹائی گئی تھیں، اہل وراثت میں قدمیت کے مطابق، اہل انجیل میں بھیل کے مطابق، اہل رولر سے مطابق، اہل اسلام کے درمیان قرآن مجید کے مطابق، اہل یہودی و عیسیٰ کے مطابق جو کہ ان تمام کتب و روایہ پر مکمل رافقا ہو اور جو مسلم لہجہ کا جانتے والے ہو۔

سورہ کا قائل، اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حق کی تشریح دینی ہو سکتی ہے جو سبھی کو یکے کی ہو جس کے ذریعہ ان نازل ہوئے اور جنہوں نے اس کو نافذ کیا۔

”یہ سب سب شخص کی جو ہر طرح سے کامل و اکمل ہو جس نے علوم و فنون سے حاصل کئے ہوں۔ باب مدینہ العلم کہلائے فقہ کامل۔“
اور جسے تو نور نبیؐ سے سب کے متعلق مفقود آجائے تو اس کا ماہر ہو۔
”اس میں فیصلہ کر دے علم نفسیات کا ماہر ہو تو ایسا کہ ایک ہیں ہیں۔“
”یہ کو پہنچ جائے۔ انسانی تخیل EMOTION اور
”یہ سب سب کو ذریعہ سبب دے تو غلام شہ سے بول اس کے کہ

کہ وہ عداوت ہے، حق، انصاف، سچی بات کی مستحکم ٹھہر جائے نہ نہ رہے۔
چاہے کسی کی گور میں ہو۔

۱۔ عدل اور انصاف کی دنیا میں، اپنے حق کے لئے جرح کرنا اس کی بنیاد بھی آپ ہی نے ڈالی۔

۲۔ ایک گواہ پر جرح دوسرے کی غیر حاضری میں کی اور درست نتائج اُحد کئے۔

۳۔ آپ ہی نے گواہ کی شہادت کو قلمبند کر کے گور خارج دیا۔

۴۔ آپ ہی نے حلف اٹھانے پر فیصلے کئے۔

۵۔ آپ کی زبانت باس کا کہنا "تمام قانون کی نظر میں یکساں ہیں" کا اصول دیا۔

۶۔ مادہ یا حکم اور عام آدمیوں کے درمیان قانون کی نظر میں فرق کو مٹا دیا۔ درویش کا مرتبہ اس ضمن میں برابر قرار دیا۔

آپ کے زمانہ خلافت کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ کے خلاف ایک ہودی نے مقدمہ درج کیا جس میں عدالت کے سامنے پیش ہوئے۔ عدالت نے حضرت علیؓ کو۔ آپ کی کینیت سے یعنی ابوالحسنؓ کے حکم کا طلب کیا جس پر حضرت علیؓ قاضی سے باز رہے ہو گئے اور فرمایا "آپ سے فیصلہ نہ کر اؤں گا۔ مجھے میرے نام سے کیوں نہیں بیکار۔ جبکہ یہودی کو اس کے نام سے بیکار کیا ہے مجھے آپ سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ آپ نے مجھے کینیت سے بیکار کر برتری لگا ہے ہم سب قانون کی نظر میں یکساں ہیں۔"

سرور کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ علیہ السلام کو ایک گور کی بات یہ بتائی تھی کہ جب فریقین مقدمہ متعارفے پاس لائیں تو اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے فریق کی بات نہ سنی ہو۔ ایک اور مشہور واقعہ یہ کہ جب امیرؓ کے پاس ایک شخص آیا کہہ رہا تھا اور آپ کا مہمان ہوتا تھا ایک بار ایک مقدمہ میں آیا اور حسب سابق امیرؓ نے اس کا ہیمان ہو گیا آپ سے آنے کا سبب پوچھا۔ امیرؓ نے کہا کہ یہ

معلوم ہو کہ وہ مقدمہ کا ایک فریق ہے تو آپ سے عرض کیا۔ تم میرے پاس سے کسی دوسری جگہ چلے جاؤ آپ جانتے تھے کہ لغت میں اس طرح اس بات کا ایک ترصیق پر ہو گا وہ طرح طرح کے دہمپوں میں مہلتا ہو جائے گا۔

بات آئی تو لکھ بڑھ رہا ہے کہ اس کے برعکس اس دنیا کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں دارالافتاء کا حق طلب کیا گیا تو یہ کہہ کر عدلیہ کا دعویٰ خارج کر دیا کہ نابالغ کی شہادت قابل قبول نہیں۔ بیٹے کی گور ہی ماں کے حق میں نہ لے جائے گی جس کا وہی دیا۔ ایک شخص اٹھ اٹھ کر تلے طویل آدمی کا پیر حق ایک چادر میں کس طرح سے لٹکا ہے تو بیٹے کو کہا جاتا ہے اٹھ اور گور ہی دے وہ اٹھتا ہے درہنہ ہے میں سے ای چادر نکلیں دیکھیں کیا ہی حق و انصاف ہے۔ کیا دوسرے گواہ بیٹا تھا۔ خیر چھوڑے ان باتوں کو جس سے دھڑکے ہوں۔

جناب امیرؓ علیہ السلام کے سامنے پیچیدہ سے پیچیدہ ترین معاملات آئے۔ یہی نظر اس کے حصے سے جز ہے لیکن یہ لوگوں میں سے ایک نظر میں حل کر کے دیا کہ حیرت میں ڈال کر اپنی برتری کا لوہا مٹا دیا۔ اور لوگوں کو اتر کر گور بنا دیا۔ اگر علیؓ نے خود سے تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے۔

نبیؐ کی موت پر آپ کے سب سے خلیفہ امیرؓ معاویہ کو بھی یہ کہا کہ اگر "علیؓ کی موت سے علم و فہم کی کسی چیز گئی۔"

علامہ اس ابی حدید فرماتے ہیں۔
"میں اس شخص کی کی توقع کر رہا تھا کہ وہ اس کے فضائل کا انوار اس کے دشمنوں کو کرنا پڑے اور اس سے یہ ممکن نہ ہو سکا کہ وہ نہ کار کر لیا نہ پریدہ ڈالیں نہ کوئی تم کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہے کہ جو امیرؓ سلطنت اسلامیہ پر عاصی تھے اور مشرک و مذبذب ان کا سب سے خلیفہ تھا اور انھوں نے اس کو گور کھانے کے لئے تجاویز کرنے (ان علیؓ) کے خلاف کھائے و قاتل کر ڈھے سے ملے نہ ممکن نہ جانی اور تمام مسلمانوں پر اس کو جاری کیا۔ اور ان کے ملاحوں کو ڈرایا نہ کیا۔ بلکہ اس کو قید و سن و قفس کی سزا بھی دی۔ اور ان کو ایسی روایت کے پیاں کرنے سے منع کیا جس میں ان حضرت علیؓ کی فضیلت ہو کسی قسم کی بڑائی ہو۔"

یہاں تک کہ اس بات سے ڈیڈا کوئی شخص (مصلیٰ) کے نام پر ایسا نام نہ رکھنے یا لے لیکن ان مت کم کو سنسنوں کے باوجود (علیؑ) کی رخصت مت نہ دہندہاں مکاں میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ آپ کے معاذ بل گویا مت تک تھے جتنا اس کو چھپا یا اتنا ہی اس کی خوشبو چاروں طرف پھیلتی تھی وہ آفتاب عالم تب تھے جس کو مانتا ہی پھیلتی پوشیدہ نہیں کر سکتی۔ اور آج بھی۔۔۔ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے بتائے ہوئے رہیں اصول ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ اور تاقیامت یہ رہیں اصول ہمارے لئے مستحکم راہ ثابت ہوتے رہیں گے۔

نذر عقیدت

میرسی تہمت کا سبب مدحت پیدا رہے دھبی
ورنہ ارباب سخن میں ہر اہمیت کیا ہے!

بخدمت میدوں ویدو، مام، الاس و بجاں دلی العہد و امران الحجہ ب الحسن سلام، شہید علیؑ آپ دلف پر جس مہر کی جوہریت قدس میں حقیر نہراندہ آجے آقاہ و دو جہاں لے جت خدا آپ کے جہز جہز حضرت علیؑ علیہ السلام کے تاریخی فیصلوں کو ایسی ڈی پھونکی رہاں میں پیش کر رہا ہوں۔ قاجھے سی علیؑ مائیگی کا پورہ پورہ احساس و احترام ہے مگر ساتھ ہی ساتھ بھی ہو کہ بیری پیش کش کو جو معذرت کے لی طے لگتا ہے سر یہ ہے قبول فرمائیے اور جہر مت الوان والہاں میں میرے نام کو درج کرے گا حکم فرما میں یہ آپ کی بارگاہ سے رہے والدہ صاحبہ محمد عسکری خاں مرحوم کی مغفرت کا بھی مستحق ہوں۔

محمد وصی خاں

حضرت علیؑ کے فیصلے ماڈرن لاء کی نظر میں!

مصر کے ایک عداسفر کا مقولہ ہے: "ایہ وہاں بنائے ہیں ورفا لون لی جکی خزیوں کو پیوستی ہے"۔ یہ فقرہ ایک حد تک درست ہے واقعی دنیا میں قانون ساز اداروں پر اکثر و بیشتر ان لوگوں کی کمزیریت ہے جو اصول ہیں وہ اپنے وقار اور دولت کو قائم رکھنے کے لئے لالچا لائے ایسے ہی قانون وضع کریں گے جو ان کے مفاد میں ہوں۔

حضرت علیؑ عید شدہؑ اپنی ہمدی زندگی کو حق و انصاف کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ نے برائے ادادہ مختلف موقعوں پر نصائح و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کچھ فیصلے دیئے ہیں جن کو ہم موجودہ قانون کے ملا کر پیش کریں گے۔ اس سے پہلے میں کچھ نصائح تحریر کرتا چلوں جس کو مولائے کائنات نے ہی لوزا ان کی فلاح کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

۱۔ آپ کا دست و دھارہ میں جینے سے نہیں بیٹھ سکتا جب تک مظلوم کو اس کا حق نہ ملو اور وہ

۲۔ ان کے حقوق کا لحاظ میرے حقوق کا لحاظ ہے۔

۳۔ اگر میرا ذاتی مال ہوتا تب بھی میں اسے برابر تقسیم کرتا۔

۴۔ نہر اس کی ہے جس کے پیچھے اس کی کھدائی میں شریک ہوں۔

۵۔ ہمدی کو ستمش سے ملتا ہے یہ کوئی آباؤی جائداد نہیں۔

۶۔ نظام مزہ مظلوم، نہ تعصب ہونہ خود پسندی۔

۷۔ حیو تو سن طسرح کہ لوگ مختار سے پاس آئیں مرحادہ تو تمھیں

یاد کر کے رہیں۔

۸۔ قوال کی کرتا میں پڑھتا میں جدید قانون کی منافست سے کچھ فیصلے

حداب میر علیؑ اسلام کے پیش کروں گا۔ مولا حضرت حق صاب ہے۔

APPEAL & REVISION APPEAL

اپیل۔ نظر ثانی۔ نگرانی

ہر قانون ساز ہی کے وقت اس بات کا لحاظ رکھ جانا ہے کہ اگر ایک مقدمہ کا فیصلہ عدالت کر دے تو اس کی پیل عدالت بالا میں چڑھ سکا اور پھر اس کے بعد آخری عدالت میں نگرانی۔ نظر ثانی اسی عدالت کے سامنے ہوتی ہے جس نے فیصلہ کیا ہو۔ دوسری عدالت بالا میں کی جاتی ہے۔

نگرانی کی ایک مثال پیش خدمت ہے۔
امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہمیں میں ایک شخص کا گھوڑا سبھاؤ میں کرکھا گا راستہ میں ایک شخص کو کھیل دیں۔ اور وہ مر گیا۔ مقتول کے وارث گھوڑے کو پکڑ کر حضرت علی علیہ السلام کے پاس لائے۔ مالک نے ثبوت دیا کہ گھوڑا اس کے گھر سے بھاگ گیا تھا۔ راستہ میں مقتول آگیا۔ حضرت نے مالک کو بڑی کر دیا۔
فنگرانی۔ اس فیصلہ کے خلاف نگرانی حناہ سرور کائنات کی عدالت میں کی گئی۔ حضور نے امیر مومنین کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

COMPOUNDABLE OFFENCES

قابل مصلحت جرم

عام طور پر قانون میں چند ایک جرائم ایسے ہوتے ہیں جو بغیر جائزت عدالت کا بن مصلحت ہوتے ہیں، درج ذیل ایسے ہوتے ہیں جس میں مصلحت کی اجازت عدالت سے حاصل کرنی پڑتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صفوان بن میسر بن حرام میں موجود تھا وہ اپنی چادر رکھ کر میثاب کرنے چلا گیا تو چادر چوری ہو گئی وہ یہ دیکھتا تھا کہ میری چادر کس نے لی ہے۔ یہاں تک کہ چور پکڑ گیا۔ صفوان رسول خدا کی خدمت میں پہنچا کر کہہ اٹھا۔ آنحضرت نے ہتھ دت کے بعد اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔
صفوان نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری چادر کے سبب اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔

آنحضرت نے فرمایا "ہاں"
صفوان نے کہا "یا رسول اللہ میں اسے بخشے دیتا ہوں"
آپ نے فرمایا

"میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا؟"
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

"جو شخص کسی چور کو پکڑے۔ پھر اسے معاف کر دے تو اسے اختیار ہے لیکن جب معاملہ امام کے روپروہ ہو جائے گا تو آپ اس شخص کا کوئی اختیار نہ ہوگا بلکہ امام ہی کو مکمل طور پر اختیار ہوگا۔"

دیوانہ MAD

ہر قانون میں ہے کہ دیوانگی کے عالم میں جو جرم ہو اس پر سزا۔ حد یا تعزیر نہیں ہے بلکہ سزا میں بھی دیوانہ کے ساتھ معاملہ کوئی معاملہ نہیں دہشتہ لفظ نقصان کو نہ دیکھ سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے۔

ایک واقعہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک دیوانی عورت نے ناک کے جرم میں گردن مارنے کے نالی نالی اور حکم سنگ باری ہوا۔

امیر مومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا "آپ نے رسول خداؐ کا ارشاد ہمیں سننا کہ تم کو یہ حقوق پر حد ساقط ہے۔ (۱) دیر نہ چلے تک تندرست نہ

پہنچا ہے، سو پانچواں جب تک میرا رن ہو جائے۔ (۳) گھنٹہ باغ: ہو جائے
(کو کعبہ دار کا)

CONFESSION BY COERCION

جب سب سے اقبال جرم

موجودہ نظام میں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پچیس ملزم کو عدالت میں
لا کر اس سے اقبال جرم کرا لیا جاتا ہے۔ عدالت اسے اقبال جرم پر سزا دیتا ہے لیکن
ایسے مقدمات میں جہاں عدالت یا لاسٹیشن پر کوئی شہرہ کو کرنا ہوتا ہے اس میں
جرم سے اقبال جرم حالانکہ عدالت ابتدائی میں قہر کر لیا جاتا ہے پھر بھی جرم
سے انحراف کر جاتا ہے۔

ایسے ہی مقدمات میں اب میرٹھ کے ایک ملزم سے پیش ہوئے جس کے پھیلے

آپ نے اس طرح کیے۔
۱۔ امیر المؤمنین کی خدمت میں ایک مرد اور ایک عورت گرفتار کر کے
لائے گئے جن پر کار کی کا الزام تھا دونوں نے یہی فعل کا اعتراف کیا لیکن ساتھ
ہی ساتھ عورت نے اتنا اور راستہ کیا کہ اس شخص نے مجھے اس جرم کے لئے
بھلا کر سب کر دیا تھا آپ نے عورت کی سزا سنا کر دیا۔

۲۔ ایک عورت نے بیکار کی کا اقبال جرم کیا۔ حضرت عمرؓ نے، اس کے گھٹا
نہ دیکھ کر حکم دے دیا۔ حضرت علیؓ کو جب اس عید کی اطلاع ملی تو آپ نے
نظر ثانی کی جو اہل تشیع کی اور مراد یہ کہ اس نے کسی معقول وجہ سے
اس جرم کا، نہ کیا کیا ہو۔ آپ نے جرم کی وجہ دریافت کی تو اس نے یہ کہا کہ
صبر میں وہ اور ایک چور ہوا ہے اسے اور مٹا چلے تھے میرے پاس نہ بانی تھا
اور نہ کسی جائزہ کا دودھ اس نے بیکار کر دیا وہ کو دودھوں استیا و بیست

میں نے پانی مانگا اس نے انکار کر دیا اور کہا جب تک اس کے فاسد دودھ کو پورا
نہ کروں گی اس وقت تک پانی نہیں دوں گا۔ میری بیاس کی سہارا ہو گئی
تین چار مرتبہ پانی مانگا۔ ہر دفعہ چور ہے سے سہارا مل رہا تھا۔ اور
جب قریب المار کا پڑ گئی تو بھوڑا ایسا کیا۔

حضرت نے فرمایا
جو شخصیں مجھ پر ہوا اور سرشی اور نہ یاد تو کہے وہ پچھو اس پر کوئی
گتہ نہیں۔

۳۔ سی عدالت ایک عورت کو کہہ رہی تھی اس کو حضرت عمرؓ کے سامنے پیش
کیا گیا اس نے اپنے گناہ کا قرار کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو سزا دے کر گناہ کا
حکم دیا۔ حضرت علیؓ عید السلام نے حکم دیا کہ جرم عورت ہے۔ اس کے بچے کا
کیا قصور ہے جو اس کے پیٹ میں ہے؟
حضرت عمرؓ نے ایسا فیصلہ نہیں دیا۔ (معاذ اللہ)

۴۔ جب حضرت عمرؓ میں ایک حاملہ عورت کو گرفتار کیا گیا تو عدالت کے سامنے
پیش کیا گیا حکموں نے کو حیرت کی تو اس نے عدالت کا اعتراف کر لیا۔ سزا دے
کا حکم دیا گیا۔ جس سے جہاں تھے وہ سب میں امیر المؤمنین مل گئے وہ اس
قالت کو کہا۔

امیر المؤمنین نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ اس کو سزا دے کر کی کا
حکم دیا ہے؟ جواب دیا۔ "ہاں" کیونکہ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔
آپ نے فرمایا۔ "اس بچہ کا کیا قصور ہے جو اس کے شکم میں ہے۔ پھر اپنے
نہ مانا۔" معصوم ہوتا ہے اسے جھڑکا دروڑا دھمکا کر لیا ہے۔ حضرت
عمرؓ نے کہا ایسا بچا ہوا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا
"کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ نہیں سنا۔
تو دست چھو کر کہہ دیجئے کہ میں نے سنا ہے۔ اگر کسی کو یہ خبر ہو تو اسے

ڈول کر ڈھک کر قرار کیا جائے تو اس کے اقرار جرم کی کوئی حیثیت نہیں ہے
رکشف مکر مناقب خوارزمی

RETRACTED CONFESSION

انحراف اقبال جرم

ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں جن میں مجرموں نے اقبال جرم کیا اور پھر اس سے انحراف ہو گئے۔
- مایو بن مالک نے پیغمبر خدا کے حضور بدکاری کا اقرار کیا آپ نے اسے سزا رکھنے کا حکم دیا جب پتہ چلے کہ وہ بھانگ بکھا رہا ہے تو اس نے اقرار کی ٹہری، ماری جس سے وہ رک گیا تو اس سے قتل کر دیا۔
جب یہ بھنگیوں کو لایا تو آپ نے فرمایا تم لوگوں نے میں سے بھانگ کھائے یا نہیں؟ تو جوابی تو جرم کا اقبال کیا تھا جو وہی معاف ہو۔
- شیخ اس موقع پر موجود ہوتے تو تم لوگ گمراہ نہ ہوتے۔
پھر آنحضرت نے اس شخص کی دیت بیت المال سے اس کے ورثہ کو دلوادی۔
(من ویکھترہ فقویہ)

COMMON INTENTION

محبت مشترکہ

۱۔ ایک مقدمہ محبت مشترکہ کا نقل کیا جاتا ہے۔
ایک شخص کو اس کی سوتیلی ماں اور اس کے آشنا نے ملکہ ختم کر دیا تھا

کے۔ اس مقدمہ آیا۔ فیصلہ ٹھہرا کہ ایک کے بدلہ میں دو کو سزا دیوں؟
حضرت علیؑ نے فرمایا۔
"اگر کسی آدمی ملکہ اور اسے سزا کر کے بے جا دیں اور تقسیم کر دیں تو کیا آپ سب کو سزا دیں گے؟"
انھوں نے کہا جبراً۔۔۔ پھر اس کے مطابق حکم دے دیا۔
(قصائے امیر المومنین)

ON MEDICAL REPORTS

طبی معائنہ کی رپورٹ

آج کل کی دنیا میں طبی معائنہ اور کیمیکل انالیسس پر مقدمات کے فیصلوں کا بہت حد تک انحصار کیا جاتا ہے۔ بنا وقتاً ہی معائنہ ربان کی مشورہ کو اسکل من کوک ضرور دے دیتا ہے۔
حاج میر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے سچ سے ترہ تو برسوں قدر ایسے فیصلہ جات کا انحصار طبی معائنہ اور کیمیکل رپورٹ پر کیا
چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- ۱۔ حضرت عمرؓ کی عدالت میں ایک عورت نے ایک شخص پر غوکا کیا کہ اس نے اس سے زنا باجبر کیا ہے۔ اور یہی رن پر تو کپڑوں پر، ہڈی کے سفیدی پر، دل دیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے گوم پا کر منہ ٹھوکر پڑے پوچھا: "سہ جہی جرم کی، سو گھڑا ہڈی کے سفیدی بھی۔" (راستہ دستہ مفید)
- ۲۔ ایک عورت نے لڑکی کو ختم دیا۔ ورد دوسری نے لڑکے کو۔ لڑکی داسے نے بچہ تبدیل کر لیا اور مقدمہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے حکم دیا دو لڑکیوں کو دھکے کر دینا کیا جائے جس کا وزن زیادہ ہو گا

اس کے حوالہ کر دو۔ (کوکب دہلی - احسن الکبار)
۳۔ میرالمومنین کی خدمت میں ایک دوست میرزا کرتار کر کے لائی گئی
اس پر بزم تھا کہ اس نے بدکاری کی ہے آپ سے عذر خواہی کر کے حکم دیا۔
اس کا بھارت لہو۔ عورتوں نے طبی معائنے کے بعد بتایا کہ وہ گوری ہے
آپ نے اسے بڑی کر دیا۔ (الامام علی - روکس بن رائٹر)
۴۔ ایک عورت کی شادی کے ۶ ماہ بعد بچہ پیدا ہو گیا۔ سویرے مقدمہ
حضرت مولانا کے سامنے پیش کر دیا۔
انھوں نے عورت کو سنگ ساری کا حکم دے دیا۔ حضرت علیؑ نے اپنے
مقربان کے لئے فرمایا۔

آپ سے فرمایا قرآن میں ہے جو بچی ولاد کو یس مدت تک دودھ
پھاہئے۔ تو مائیں اسی دودھ کو پورے درجہ تک دودھ پلائیں اور قرآن
میں یہ بھی ہے کہ حمل اور اس کی دودھ بڑھائی تیس ماہ ہے۔ یوں حمل ۶ ماہ ہو
اس عورت کو آ کر دکر دیا جائے۔ (کوکب دہلی - مناقب حضرت زین العابدین)
دھ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کے سر پر ضرب لگائی، مار کھانے والے
دو ٹوٹا کر وہ اپنی گویائی، بیائی اور قوت شانہ لھو بیٹھا ہے۔ امیرالمومنینؑ نے
کہا کہ اس سے کہو کہ سورج کے سامنے تمھیں کھوئے اگر کھوئے رہ کیش تو تو تھی،
ہے۔ کوئی چیز صحرارہوں ناک میں دو۔ اگر آسمان بھائیں تو قوت شانہ درجہ
ہے۔ زبان پر سوتی جیھو دو۔ لہذا اسے اگر سرخ رنگ نکلتے تو یہ گونگا بنیوں۔
اور اس تکلیف سے زبان خود بول نکلتی۔ (سن لایحضرہ فقہیہ)

معاهدات CONTRACTS

روزمرہ کی زندگی میں ہم بے شمار معاہدے ایک دوسرے سے کرتے

وقت میں درمیان خود بخود عمل پذیر ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جنہیں
میرزا کہا جاتا ہے آپ یا مار سے سود سے سود لیں تو سود
والے۔ یہ بھی معاہدہ ہے زمین مکان اور دیگر کسی تیار
۱۰۔ بھی ہوتے ہیں ہر معاہدہ کے دو حصے ہوتے ہیں ایک
ACCEPTANCE دوسرے کی جا سے قبولیت اس سلسلہ میں چند دقتیں
۱۱۔ ہیں۔

۱۔ میرزا حسین حضرت علیؑ اسلام کو دے کے باغداد گئے تھے کہ ایک
۲۔ ایک شخص نے کہا کہ ایک درجہ کی عورتیں میرے
۳۔ میں دکاندار سے لے گئی مالک نے پسند نہیں
۴۔ دکاندار کو پسند نہیں لیتا۔ حضرت نے دکاندار کو کہا
۵۔ دکاندار کے درمیان نہیں ہے بلکہ اس کے مالک اور مقدمہ
۶۔ دکاندار سے میرزا نے معاہدہ نہیں کیا بھائی ہیں واپس دو۔
(منہج مباحثہ)

۱۔ مالک سے حضرت نے لے لے اور نہ خریدنا چاہا ایک امراتی ۱۳۔
۲۔ دکاندار سے لے لے۔ اس سے کہا کہ یہ امراتی چاہا کہ ۶۔ نے ہمارے
۳۔ دکاندار سے لے لے۔ دکاندار نے کہا کہ اس کو میرزا نے خریدنا
۴۔ نہ چاہا تھا۔

۱۔ میرزا نے اس کا فیصلہ کیا۔
۲۔ میرزا نے اس کے مالدار کی مشورہ کرنی تھی۔ کہا: "نہیں"
۳۔ دکاندار نے لے لے۔ معاہدہ میں نہ نہیں ہے صرف امراتی

(فقہائے امیرالمومنین)

میرزا حسین

LABOUR LAW

قانون محنت

آج کی دنیا میں مزدوروں کے لئے قانون وضع کے محلات ہیں جس پر روزانہ سے بھگڑے چلتے رہتے ہیں اور قانون میں جلد جلد تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جناب سزور کائنات نے مزدوروں کے لئے ایک واضح قانون ایک جامع فقرہ میں دیا۔

”مزدور کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو“
اگر اس قانون پر عمل ہو تو سب لادگی ضرورت سے نہ قانون کی عین ہے
۱۔ میرٹھ میں کے زمانہ میں جسٹس میں ایک تہہ کی کھڑکی کی گئی۔ گورنر
سے مزدوروں سے بگاڑی اور کسی کو بھی ان کی محنت کا معاوضہ ادا نہ کیا۔ جب
یہ بات امیر المومنین تک پہنچی تو آپ نے گورنر کو خط لکھا۔

”کیا تم حدیث رسولؐ سمجھو گے؟“ کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک
ہونے سے قبل مزدور کا ادا کرو۔ ہزاروں بچے جنہوں نے کھڑکی کی؟
یو۔ این۔ اور نے ۳ سال قبل بے گار کو عین توفی قرار دیا ہے۔ جب کہ
امیر المومنین کا عمل تیرہ سو سال قبل ہے۔

LAW OF TORT

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے چند فیصلے قانون طارٹ
کے تحت بھی کئے ہیں۔ طارٹ یہ وہ معاوضہ ہوتا ہے جو منگی کو مدعا علیہ
کے غلط، غفلت اور لاپرواہی کے فعل کی وجہ سے دلایا جاتا ہے جس سے

گرم نہ بھی ہو۔ اس قانون کا روح یورپ میں مقرر ہوئی ہندی میں ہیں
نقص نہ یہ کیا جاتا ہے کہ جس قدر مذہب ملک ہوگا سکا قدر ٹارٹ کے سخت
اقدامات زیادہ ہوں گے اور جرم میں کمی ہوگی۔ کیسی ملک کے مذہب ہونے
کی اتنی تصور کی جاتی ہے۔ جناب میر علیہ السلام نے اس وقت طارٹ کے
نات فیصلے کئے جبکہ ہمیں اس قانون کا تصور بھی نہ تھا۔ علامہ خرمائی

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی کے بیل نے کسی
کے گدھے کو مار ڈالا۔ رسول اللہ کے پاس مقدمہ آیا تو آنحضرت نے فیصلہ دل سے
فرمایا تم فیصلہ کرو۔ انھوں نے حکم دیا کہ ایک جانور نے دوسرے جانور کو مار ڈالا
کوئی مقدمہ نہیں بنتا۔ آنحضرت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تم فیصلہ کرو۔
انھوں نے سب فیصلہ کی تائید کی۔ آنحضرت نے پھر حضرت علیؓ سے فرمایا تم
فیصلہ کرو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر بیل گدھے کے (قسطیل میں گیا تھا تو
بیل کا مالک گدھے کے مالک کو قیمت ادا کرے۔ اگر گدھا ایسی جگہ گیا جہاں
بیل تھا تو کسی پر ذمہ داری نہیں یہ فیصلہ سن کر آنحضرت نے اظہار مستہ کیا۔
(نامہ سراج خطیب بغداد)

۲۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کے سر پر ضرب لگا کر اس کی ہڈی کاٹ دی
کہ اس کی ضرب سے بیباکی۔ موت گویائی اور حسن مشامہ خلائع ہو گئی۔
”بیل نے فرمایا“ اگر یہ سچ ہے تو اس کو ایک جان کے ایک ہتائی خون بہا
دینا پڑے گا۔

۳۔ تین لڑکیاں آپس میں کھیل رہی تھیں۔ ایک لڑکی نے دوسری لڑکی
کو کاٹنے پر بٹھا لیا۔ تیسری نے اس لڑکی کو چٹائی تو کاٹنے پر منہ نہ کھلی وہ بھول
نہ سکی اور لڑکی کو گرادی جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گئی مقدمہ جب
امیر علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا۔

آپ سے فرمایا۔ جو لڑکی کاٹنے پر بٹھائے ہوئے تھی اس سے ایک تہہ
دیتے کہ مرے لڑکی کے امرا کو دی جائے۔ باقی ایک تہہ کی ساق ہے۔ کیونکہ

مرنے والی خود کھیل میں خوشی شدہ کی تھی۔

ہم حضرت علی علیہ السلام سے بدویت ہے کہ رسالت آپ نے مجھے میں تمام بنا کر بھیجا وہ ایک مقدمہ پیش چو کہ سیر کے شکار کو ایک گڑھا کھودا جس میں سیر تھا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور دیکھنے کے لئے دھک دھکا کرنے لگے۔ ایک آدمی گڑھ میں پھسلنا اس نے دوسرے کو تھام لیا اس نے تیسرے کو اس سے چوتھے کو ستر سب گڑھے میں گرے سیر کے ان جانوروں کو بھاڑ ڈالا۔ چاروں مر گئے۔ آپ نے ایک جو تھائی۔ ایک تھائی۔ نصف اور ایک پوری دیت اس کو ان کے لئے چھوڑ دے گڑھا کھودا۔ ورنہ سے ممنوع ہے جو ہم لیا وصول کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ پہلا سبھی جو گڑھ میں دشا کو پہنچا اور دوسرے کے ارا کو ۱/۲ دیت تیسرے کے ورنہ کو ۱/۴ دیت اور چوتھے کے ارا کو ۱/۸ دیت دوسری دیت دوسرے کے خلاف اپیل نہ کرے ایجاب سرور کائنات کے پاس کی جھولنے والی کا یہ صدمہ حال رکھا۔

۵۔ چند لوگ لکڑی سے گھیس رہے تھے ایک لڑکے نے لکڑی پھینکی تو دوسرے کے نیچے کے دانٹ پر لگی جو ٹوٹ گیا۔ یہ مقدمہ حضرت امیر علیہ السلام کے پاس آیا۔ گوہ پیش ہوئے سمجھو لے بتایا جب لکڑی پھینکی گئی تو سب پر رکیب گیا تھا۔ آپ نے فرمایا جو خبردار کر دیتا ہے وہ بری انداز ہے۔

اچھے قاضی یا جج کی صفات کیسی ہونی چاہئیں

جناب امیر علیہ السلام نے قاضی اور جج کی صفات بتلائیں۔
کما عقل۔ صحیح بصر۔ زیرک۔ سہو و عفت سے عاری۔ ذہانت۔ ایسی کہ مشکل سے مشکل مورخہ حل کر دے۔ علیٰ اخلاق۔ دلیر اور پست حیالات سے گویر۔ راست گو۔ امانت دار۔ حسی و مادی سے پاک۔

دائریہ حق سے باجور نہ ہو۔ کتاب و سنت و فقہ پر حاوی ہو۔ انسانی فطرت سے پرہیز واقف ہو۔ فقہ کی حالت میں حیلہ نہ کرے۔ ایسا امر کر و قبح پر نہ اٹھ کر چلا جائے فیصلہ نہ کرے۔

عدالت میں تلکدلی سے کام نہ کرے (فروع کافی و نہج البلاغہ)

قاضی یا جج کیلئے حکومت وقت کی ذمہ داری

حکومت وقت کو چاہئے کہ ان کی معافی حالت کے مطابق قاضیوں یا ججوں کی تجویز و مقرر کرے۔ اگر کسی جج یا قاضی کا رہن سہن اس کی آمدنی سے زیادہ ہو تو اس کی سرزدستی کی حالی چاہئے۔ (بہج البلاغہ)

امیر المومنین کے عدل اور انصاف کو۔ غیر مسلموں نے بھی آپ کے انتقال کے بعد یاد رکھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی نے غیر مسلموں کو کس قدر متاثر کیا یہ ایک وسیع موضوع ہے آپ کی نہاد پسند طبیعت نے ہر قوم کے لوگوں کے دل جیت لئے تھے، اس سلسلہ میں لبنانی عیسائی حارح حمدانی کا ذکر مناسب معلوم دیتا ہے جس نے حضرت علی علیہ السلام کی سو حکمرانی ۵۰ حلوں میں لکھی ہے۔ کتاب کا نام "تذات علیہ السلام" ہے جب حارح حمدانی پہلی حلد مکمل کر کے کالو سل نے مسلمان مائندوں کی طرف رجوع کیا مگر کسی نے اس کی کتاب کی طرف توجہ دی۔ نہ لکھا تھا کہ ایک عیسائی کی لکھی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی سوانح حیات کو نہ خریدے گا۔ ہر چند حارح حمدانی نے اٹھیں اربعین دلا یا کہ اس نے اپنی تمام عمر پر حضرت علی کی سیرت کے

مطالعہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور اس کی کتاب ہے نصیحت ہوگی مگر خدا سے
برخاست۔ ایک دن وہ مالوسی کے عالم میں تنہا گرج میں بیٹھ تھا کہ سید نے
اسے دیکھ لیا۔ اور پاس آکر اضر دگی کی وجہ پوچھی اس سے بتایا کہ اس کی کتاب
کی پہلی جلد کے لئے کوئی ماستر تیار نہیں ہو رہا ہے اور دوسرا اس کے پاس اتنی رقم
نہیں کہ وہ اس کتاب کی طباعت پر صرف کر سکے۔

آپ نے بشپ سے پوچھ کتنی رقم دے گا اسے جو دق کے تحفہ عرض کیا۔ آپ نے
لشپ نے فرمایا۔ وہ تحفہ سے رہنا۔ بھروسہ اب کرہ میں گئے۔ سیف کھولا
مطلوبہ رقم داکٹر براتی کو دے دی۔ اور کہا یہ رقم لو اور اپنی کتاب کی طباعت کا
انتظام کرو۔ جو دق بہت خوش اور حیرت زدہ ہوا۔ تحفہ کو تاہ کتاب بھیجی
اور بہت جلد یک لگی۔ جو دق تمام دھول سندھ رقم نے کر بادی صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور تمام رقم مع منافع ان کی خدمت میں پیش کر دی
بتیبے اصل رقم لڑکھائی اور منافع واپس کر کے فرمایا۔ جو دق رقم واپس
لے لو اور دوسری جلد لکھ کر دے گا اس تمام کرو۔ جو دق نے مسخر ہو کر پوچھ
میرے معزز مرقی میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ وہ کام جو مسلمانوں کے
کرنے کا تھا اس کو ایک سیچی پادری کرنے کیوں سراہا دیا۔

آپ نے بشپ سے فرمایا۔

ہم پر علیؑ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ جیسے مسلسل انکار
اور عوام کے مسلسل بخور کرنے پر حلیف بنے تو یہودیوں۔ عیسائیوں
اور زرتشتیوں کا وعدہ ان کی خدمت عالی میں اس لئے حاضر ہوا تاکہ
یہ معلوم کرے کہ ایسا مشافہہ اسلامی حکومت میں ان کی
کیا حیثیت ہوگی؟

حضرت علیؑ نے انھیں یقین دلانے ہدے فرمایا۔

وہ میں غامض ہیں کہ تمہیں اپنی زندگی و ذات، انجیل
اور دسٹا کی شریعتوں کے مطابق بسر کرنے کی اجازت ہوگی۔

در علیؑ نے جو فرمایا تھا اپنے دور خلافت میں سے ایسا کیا تب ہی تو
جب علیؑ شہید ہوئے تو ان کی سنہادت پر مسلمانوں سے زیادہ
یہودیوں عیسائیوں اور زرتشتیوں نے گریہ و نالہ کیا۔

نہ جرداق علیؑ کی سوانح حیات کو محفوظ رکھنا۔ علیؑ کے اس
حسان کا جو انھوں نے عیسائیوں پر کیا ایک ادنیٰ سا بدلہ ہے۔
ان کے دور خلافت میں یہیں انصاف ہماری کتاب سے ملا اور
ہم کو ہر طرح کی مذہبی آزادی ملی۔

فطری قانون میں اپنے اور پرکے سبب ہیں

حضرت علیؑ کا مقدس کردار

جناب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کی خلافت کا زمانہ
فلس اور مساوات کا دور دورہ ہے۔ آپؑ حقیقی بھائی حضرت عقیلؑ
تنگی اور فلاس کے عالم میں زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں ایک دن آپؑ
نہ جرداق بہت پریشان ہو کر آپ سے اس طرح گفتگو فرماتی ہیں۔

نہ وجہ۔ اب تو اللہ کے فضل سے آپ کے چھوٹے بھائی علیؑ خلیفہ
مسدین امیر المومنین ہو گئے ہیں۔ لہذا آپؑ گران سے اسٹارٹ
اپنی تنگی کا ذکر فرمادیں تو سنا پرکار سے مدد دینے میں کچھ اضافہ ہو سکے۔

عقیلؑ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم تنگی سے زندگی گزار رہے
ہیں لیکن بہت سے لوگ ہم سے بھی زیادہ پریشان حال ہیں۔ اس لئے میں اپنے
لئے حضرت علیؑ سے کچھ مانگ کر ان کی پریشانیوں میں اور اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔

زیرِ سجدہ - دوسرے لوگوں میں وہ آپ میں بڑا فرق ہے آپ خدا کے
پیغامِ حق کے لئے ہیں اور خلیفۃ المسیح کے لئے آپ بھی ہیں اور رسول اللہ
کے وقت میں وہ رسول ہیں۔ آپ کے لئے یہ پریشانی حالی خاندانی
عظمت بزرگوار کا ہے۔ آپ صرف اس لئے آئے کہ فرمائیں وہ خود سمجھ
جائیں گے اور آپ کی آمد کی کوئی کمی نہیں نکالیں گے
عقیدہ - حق تو ہمیں چاہتا ہے دوسرے ہم گر بلائیں تو کچھ حیا فت کا
سہارا بھی کرنا چاہئے جس کی ہم قدرت ہمیں رکھتے۔

نہ وجہ۔ اس کا نظام میں کوئی رورہ نہ تھا۔ ایک درہم بچہ دے گی، درتو عورت
میں دھوٹ کے، اہتمام کے لئے کچھ سبیل نکال آئے گی۔

نقصیں۔ بہت اچھا اگر تم سر دشمنی پر توتے میں ہیں دلوں پر ملاؤں گا اور اُن کی حقیقت حال بن کر دیں گا۔

کھاتے ہوئے انہوں میں کچھ شیعہ بھی تھے، حضرت عقیل نے اس طرح ذکرِ تحفہ کیا۔

ذکرِ بھڑا۔
تفصیل۔ بھڑائی اللہ کا شکر ہے کہ اب آپ تمام مسلمانوں کے میرے چچے
میں ہیں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

ہے۔ دعا فرمائیے۔ خدا مجھے اپنے فرائض سے کما حقہ سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔

عقیدہ - یقیناً خداوند عالم آپ کی مدد کرے گا آپ ہر ایک ذریعہ کی سچائی کا خیال رکھتے ہیں اور غریب و مسکین کی دادرسی کرتے ہیں۔

عقلمند کو استحقاق و ضرورت کہتا ہوں۔ لیکن جہاں سے
عقلمندوں کا زمانہ بڑا نازک ہے۔ اکثر لوگ نہایت تنگی اور پریشانی سے
گذر اوقات کرتے ہیں خود ہمارے حال یہ کہ اپنی ضروریات بھی پوری نہیں

ہو تو میں سو فیصد نہایت قلیل ہے کئی دفعہ آپ کی بھانج سنے کہا کہ آپ سے ذکر
کروں نیکیں میں غلامِ حق رہا۔

عقلی۔ آپ تو ماشاء اللہ بہت اچھے کھانا کھاتے ہیں (کھانے کی طرف اشارہ کر کے) ایسا کھانا تو متوسط لوگوں کو بھی معیوب نہیں رہتا۔ عقلی۔ یہ تو آپ کی بھانجی نے روزانہ ایک درہم بچا کر دو ہفتہ میں یہ اچھام کیس ہے۔ درہم۔۔۔۔۔

عسی غم۔ تیندوڑہ روز تک روزانہ ایک درہم کم میں آپ کا گزارہ
ہو گیا۔ مریدانہ کی کیا ضرورت ہے۔

عقیدے - آپ تو بائی کھال لگاتے ہیں۔ دی گریبان کی تکلیف کا ذکر
 آپ نے بھائی سے نہ کی ہے تو، ورس سے کرے۔ آپ تو بچائے اہل دگر کے

تعمد سے نہ کیجئے۔

عقیل سے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت علیؑ نے دست پناہ جو چوٹھے میں پڑا تھا وہ سرسج ہو رہا تھا کچل کر عقیل سے ہاتھ نہ رکھ دیا۔

عقیدہ کا راستہ حدیث کریمہ پر چھپے پشائے ہوئے کہا۔
عقیدہ علیؑ پر تیار کرنے کو چھپے جیادرا۔

عربی میں آپ دُنیا کی آگ سے ایسے ملبہلا اٹھے اور مجھے دوزخ کی آگ میں دھکیل دیا جانتے ہو۔ چنانچہ یہ جس کو جہنم کی آگ کہتے

یاد رہے کہ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہلکا سا درد ہو گا، مگر یہ سب باتیں سن کر دل میں ہلکا سا درد ہو گا۔

اے مجھے تو ہمیشہ کی آگ سے کون بچا دے گا

حضرت علی علیہ السلام کے چند فرامین

وہ فرامینِ جن کے مطاعہ سے معلوم ہو گا کہ الہی زندگی کا کیا شہ

اور دن رات ہونے والے واقعات کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت علی علیہ السلام کے فرمین کو کسی نہ ڈر نہ ہو۔ آپ بقیۃ عالم کے بحرِ نازیدگان ہیں اور سب کی کھڑکی ہیں جس سے جہان کو بینش کر رہا ہوں جو بلا سند حضرت علیؑ کے علم کے کھٹکھٹیں مارتے سمندر سے چند کوسے کی حیثیت سے زیادہ سرگرم نہیں ہیں۔

مساوات

عام مسلمانوں کے ذریعہ بلا استثناء و احتیاج سب کے ساتھ یک رنگی سے پیش آؤ۔ اور اپنے چہرہ زبان، نشست و برخاست کے ذریعہ اس کا دل رکھو یہ نہ ہو کہ پوشِ ظہری مقدارِ عیشیتیں ہو اس کو تو کتنا ہی نظرِ بڑھ کی امید واری ہو اور جو کسے دوسرے وہ کتنا سے عدل و انصاف کی طرف بہ شہرت و یاس دیکھتا ہے۔

قسم

دل سے پہلے قسم کھاؤ اس کے بعد بارِ ثبوت اس کے دوسرے کھو کیونکہ اس طرح بخوبی مقدمہ پر سے تارنگی دور ہو جاتی ہے اور جج صحیح فیصلہ تک پہنچتا ہے۔

گواہ

جو شخص گواہ پیش کرنا چاہے اس کو اتنی ہمدست دوس میں وہ گواہ پیش کرے پس اگر وہ گواہ ہمیشہ کہے تو اس کا حق دلوانا اور اگر نہ پیش کر سکے تو پھر اس کے متعلق فیصلہ کرنے میں تم مجاہد ہو۔

شرطِ گواہ

یہ بھی واضح رہے کہ تمام مسلمان عادل ہیں لہذا ان کی کوئی کوئی

قبول کرنا (سوائے ان استثنائے ص کے جو سزا یافتہ ہوں۔ اور انھوں سے توبہ نہ کی ہو یا جس نے جھوٹی گواہی دی ہو۔ یا وہ جو بد معاشرتی عمل متہم ہوں۔

جلد بازی

جلد بازی سے کام نہ لینا ہر معاملہ کو اس کے وقت پر ہاتھ میں پٹ اور انجام کو پہنچا دینا نہ وقت نہ پٹ ہی برتا کر معاملہ مستحب ہو تو اس راہ راہ نہ کرنا۔ دوستی ہو تو اس میں کمزوری نہ دکھانا ہر کام کو اس کے وقت پر کرنا اور ہر معاملہ کو اس کی صحیح جگہ پر رکھنا۔

غصہ

دیکھو! بے غصہ کو طیفِ کو، ہاتھ کو، زبان کو، قابو میں رکھنا سزا دینے کو اس وقت تک طعنے کا رکھنا یہاں تک کہ غصہ ٹھنڈا ہو جائے اس وقت تعین اختیار ہو جو مسائب سمجھ کر دے۔ لیکن اس وقت تک بے ادبہ صحیح طور سے قابو نہ پاسکو گئے۔ جب تک یہ دوسرا دوسرا علم کی طرف واپسی کا معاملہ متبادرے خیالات پر غائب نہ آجائے۔

ظلم

یاد رکھو جو کوئی خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو خدا خود اپنے مظلوم بندوں کی طرف سے ظالم کا حریف بن جاتا ہے۔

حدود

قصاص و حدود و تعزیرات کے مقدمات اس وقت تک فہم نہ کرنا جب تک کہ ان کو میرے سامنے پیش نہ کر دیا۔

باطل

اور یہ بھی جان لو کہ لوگوں کو حق پر نہیں ڈال سکتے جب تک کہ

ان کو باطل سے ٹکرنے کی عادت نہ ڈالو۔

روز کا کام

ہر روز کا کام اسی روز تک ہر دن کے لئے اسی کا کام بہت ہوتا ہے۔

مصاحب

اہل تقویٰ و ہمدق کو اپنا مصاحب بنانا انھیں ایسی تربیت دینا کہ وہ تمہاری جھوٹی تعریف کبھی نہ کریں کیونکہ تعریف کی بھی بھرا رہے آدمی غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عبادت

دن اور رات میں اپنا ایک وقت ضرور خدا کے لئے وقف کر دینا۔ اور جو عبادت بھی انجام دینا وہ تقرب الہی کے لئے ہو اور سے اس طرح انجام دینا کہ ہر لحاظ سے کامل ہر کسی طرح کا کوئی نقص اس میں نہ رہ جائے۔ چاہے اس کے متحمل جسم کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔

تنگ و صلہ

اگر دیکھو محکمہ عدالت میں کبھی دل تنگ یا پریشان نہ ہوتا کیونکہ یہ وہ جلیل القدر منصب ہے جس کا جو اللہ نے واجب کیا ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ دینے کے لئے اللہ کے پاس بہت دیکھ بدل ہے۔

اتر با پروری

خبردار کسی مصاحب یا رشتہ دار کو جاگیر نہ دینا ایسا کر کے تو یہ لوگ عیاں پر ظلم کریں گے خود فائدہ اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں بدگواہی تمہارے سر پہ لگی۔

ایمانداری

تمہیں سب سے زیادہ پسند وہ راہ ہونا چاہیے جو حق کے لحاظ سے سب سے زیادہ درمیانی انصاف کی رستہ سب سے زیادہ عام اور دھارے کو سب سے زیادہ فائدہ مند کرنے والی ہو۔

جبر و تہمت

نیز در خدا کی عظمت سے کبھی ٹکر نہ لینا اس کی جبر و تہمت سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ خدا سب کو ذلیل کرتا ہے و مغروروں کو نیچا دکھاتا ہے۔

خدا کی عظمت

اور اگر حکومت کی وجہ سے غرور پیدا ہونے لگے تو صبر بڑے باؤنٹا خدا کی طرف دیکھنا جو تمہارے بھی اور میرے بھی اور تم پروردہ قدرت رکھتا ہے جو خود تمہارے اور پر نہیں رکھتا اگر ایسا کر دگے تو نفس کی غیبیانی کم ہوجائے گی اور جھٹکی ہوئی نفس ٹھکانے آجائے گی۔

دستور رفتگان

کسی ایسے اچھے دستور کو نہ توڑنا جو اس اُمت کے اگلے لوگ جاری کر گئے ہوں اور جس سے لوگوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہو۔ اگر ایسا کر دے گا وہ اچھے دستور جاری کرنے کا قہر اگلوں کے لئے باقی رہے گا اور عذاب تمہارے سر پہ آئے گا۔

نیکو کار و بدکار

تمہارے سامنے نیکو کار و بدکار برابر نہ ہوں ایسا کرنے سے نیکوں

فریادی

اپنے وقت کا ایک حقہ فریادیوں کے لئے وقف کر دینا سب کا جمہور کو
ان سے ملنا ایسا موقع پر تھا مای مجلس عام رہے کہ جس کا جی چاہے بے دھوک
جملہ آئے۔ اسی مجلس میں کم خدا کے نام پر خاکسارین جاؤ۔ فوجیوں۔ افسروں
اور پولیس والوں سے مجلس کو بالکل خالی رکھنا تاکہ آئے والے دل کھول کر
اپنی بات کہہ سکیں کیونکہ میں نے رسول اللہ کو بار بار فرماتے سنا ہے
کہ اس اُمرت کی بھلائی نہیں ہو سکتی جس میں کمزوروں کو طاقتوروں
سے پورا حق نہ دلا جاوے۔

ججوں کی جانچ اور امت آزمائی

تھانہ فرمائی ہے کہ اپنے قاضیوں کے فیصلوں کی جانچ کرتے ہو کھلے
دل سے ان پر خود دھڑک دینا کہ ان کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ در کسی
کے سامنے ان کو ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اپنے دربار میں انھیں ایسا
درجہ دو کہ تھا اسے کسی صاحب اور دربار کا کو ان پر دباؤ ڈالنے کی ہمت
نہ ہو سکے۔

جج کس کو بناؤ

ملک میں نفعان قائم کرنے کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا جو
تھانہ کی نظر میں سچے، فاضل ہوں، نجوم معاملات سے دل تنگ نہ ہونے
ہوں۔ اپنی غلطی پر اڑے نہ چننا ہی ٹھیک نہ سمجھتے ہوں۔ وحق کے ظاہر
ہو جانے کے بعد باطل سے کچلے نہ رہتے ہوں۔ طبع نہ ہو۔ اپنے پر خو میلانہ
کرنے کے عادی ہوں۔ شکوک و شبہات پر ٹھہرنے والے ہوں صرف
دلائل کو اہمیت دیتے ہوں۔ مدگ و مدعا علیہ سے بحث میں اکتانہ جاتے
ہوں۔ واقفیت کی نہ تک پہنچنے سے جی نہ چراتے ہوں اور حقیقت کھل سچا

پہلے فیصلہ میں بیباک ہوں۔ یہ ایسے لوگ ہوں جنہیں نہ تعریف سے خود گردی
ہو نہ جابلوسی ہی مائل کر سکتی ہو۔ مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔

حضرت عمر کا ایک خاص حکم

حضرت عمر بن خطاب کہا کرتے تھے خبردار اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ
مسجد میں موجود ہوں تو ہرگز کوئی دوسرا شخص فتویٰ نہ دے۔

تمام اعضاء جسمانی کی تفصیلی دیت

تیم انسانی کے ہر عضو کو نقصان پہنچانے کی سزا جرمانہ

حضرت علی علیہ السلام نے دیات اعضاء جسم انسانی پر مشتمل ایک
کتاب بھی تحریر فرمائی ہے جو کتاب خیار و احوال دیت میں "کتاب علی" کے
نام سے مشہور ہے جس کے ماویٰ ظریف بن واضح ہیں۔ وہ کتاب اولیٰ وغیرہ
نے اس کو منسلک کر لیا ہے۔ یہ کتاب دراصل حضرت کے وہ فرامین
ہیں جو آپ اپنے عمال حکومت کو بھیجواتے رہے ہیں۔ وہ اس کی
خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت نے سیکرے کر ناخن یا ننگ ہر ہر
عضو کی دیت بیان فرمائی ہے۔ جو آپ کے بے پناہ علم تصادد کی کرمیت
دلیل ہے۔

آج کل حکم ملک میں اس کا ہی نظام نافذ کیا جا رہا ہے تو اس کا
ماسا بہت ضروری ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ شخص جس کے کسی
عضو کو ضرر پہنچا گیا ہے گھر دیت کا مطالبہ کرے تو اس کو نقصان
بے حد بق دیت دینا لازم ہے۔ مگر عمده نقصان پہنچا یا ہے تو نقصان
دیت دونوں میں سے جو چاہے اس کو حساب رہے۔ اور اگر عمده

ہے بلکہ خطا ہے تو اس صورت میں قصاص کا سبب بنتی ہے۔ دیت متین ہے یہاں پر یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ مقدار دیات میں لفظ دیت استعمال کیا گیا ہے جو سونے کا سکہ ہے درستی کی جگہ بلاد اسلامی میں اب بھی رہا کرتا ہے اس کا حساب حسب ذیل ہے۔

- (۱) ایک دینار برابر ہے ایک مثقال سترہ
- (۲) ایک مثقال سترہ برابر ہے ۲۰ قیراط۔
- (۳) ایک قیراط برابر ہے ۳ دانہ جو۔
- (۴) ایک مثقال سترہ برابر ہے ۲/۳ مثقال صیرفی۔
- (۵) ایک دینار برابر ہوا ۴ دانہ جو یا ۳/۴ مثقال صیرفی۔

تفصیل دیات

جسم انسانی اور اس کے مختلف عضو

۱	انسانی جان کی دیت =	۱۰۰۰ دینار
۲	انسانی بصارت کی دیت =	۱۰۰۰ دینار
۳	کال (سماعت) =	۱۰۰۰ دینار
۴	ناک =	۱۰۰۰ دینار
۵	ناطقہ (زبان) =	۱۰۰۰ دینار
۶	دوڑی ہونٹ =	۱۰۰۰ دینار
۷	دوڑی ہاتھ =	۱۰۰۰ دینار
۸	دوڑی پیر =	۱۰۰۰ دینار
۹	پیرھ کی پٹری =	۱۰۰۰ دینار

- ۱۰ انسانی اینٹین کی دیت = ۱۰۰۰ دینار
- ۱۱ رتن سن = ۱۰۰۰ دینار
- ۱۲ سر پر نسی ضرب پڑے کہ مضر و بول و بدنہ روکنے پر دیت ہے۔ ۱۰۰۰ دینار
- ۱۳ وہ اعضا جو جفت ہیں ان کی مجموعی دیت جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ۱۰۰۰ دینار ہے۔ اور ایک کی ۵ دینار لیکن اس کا مدد سے پورٹ و اینٹین مستثنیٰ ہیں اور ہر پورٹ کی دیت ۴۰ دینار اور ہر پورٹ کے پورٹ کی دیت ۴۰ دینار ہے۔

ظہیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے بیٹے کے ہونٹ کی دیت اس لئے زیادہ قرار دیا ہے کہ بچہ سوٹ کھانے سے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ وہ کھانے پانی کو باہر نکلنے سے روکتا ہے اسی طرح انٹین میں داہنے بیضہ کی دیت ۶۶۶ دینار یعنی پوری دیت ۳۳۳ ہے۔ اور بائیں طرف کی بیضہ کی دیت ۳۳۳ دینار ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے امام سے پوچھا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو اعضا جفت ہیں ان میں سے ایک کی دیت آدھی ہے۔ بتہ دہنے بیضہ سے لڑکے کی خلعت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی دیت زیادہ ہے۔ (وسائل کتاب دیات)

کے زخموں کی دیت

- ۱ گرم خون نکل آئے = ۱ دینار
- ۲ اگر پڑی بخود آدھ چلائے = ۵ دینار

- (۳) اگر بڑی نکل جائے ۱۵۰ دینار
 (۴) اگر بڑی نکل جائے ۱۵۰ دینار بڑی نکلے اور ۵۰ دینار زخم کے
 (۵) اگر دار دماغ تک پہنچ جائے تو ۳۳۳ دینار
 (حافظ دوسا نکل کتاب الدیات)

چہرہ کی دیت

۱. اگر اب زخم ہو جس سے منہ کے سرے کی ہڈی دکھائی دینے لگے تو اس کی دیت ۲۰۰ دینار ہوگی۔
 ۲. اگر منہ کو زخم بھرنے کے بعد یسالتاں باقی رہے تو چہرہ کو سبب دے کر اس کی دیت ۵۰ دینار۔
 ۳. اگر زخم بڑے تک پہنچ جائے تو اس کی دیت ۵۰ دینار۔
 ۴. اگر اس کے دونوں ٹکڑے کو چھید دے تو اس کی دیت ۵۰ دینار ہوگی۔
 ۵. اگر کٹے میں ایسا چھید پڑ جائے تو بعد میں بھرے تو اس کی دیت ۱۰۰ دینار ہوگی۔
 ۶. اگر بڑی پھٹ جائے تو اس کی دیت ۸۰ دینار ہوگی۔
 ۷. اگر ایسا زخم ہو کہ بڑی ٹکڑے پڑ جائے تو اس کی دیت ۱۵۰ دینار ہوگی۔

۸. اگر بقدر درہم یا اس سے زیادہ گوشت جدا ہو جائے تو اس کی دیت ۳۰ دینار ہوگی۔
 ۹. اگر زخم کا نشان باقی رہ جائے تو اس کی دیت ۱۲ دینار ہوگی۔
 ۱۰. معوی زخم کے لئے دیت ۱۰۰ دینار ہوگی۔

.....

طمانچہ مارنے کی دیت

۱. اگر گول سپاہ ہو جائے طمانچہ مارنے سے تو اس کی دیت ۶ دینار ہوگی۔
 ۲. اگر نعل پڑ جائے تو اس کی دیت ۳ دینار ہوگی۔
 ۳. اگر صرف سرخ ہو جائے تو اس کی دیت ۱ دینار ہوگی۔
 (دوساں دوتی کتاب الدیات)

داڑھی کی دیت

۱. کوئی شخص کسی شخص کو اس کے منہ پر پسی داڑھی کی جگہ پسی
 ۲. اگر اس کی داڑھی دو بار
 ۳. اگر اس کی داڑھی تین بار
 ۴. اگر اس کی داڑھی چار بار
 ۵. اگر اس کی داڑھی پانچ بار
 ۶. اگر اس کی داڑھی چھ بار
 ۷. اگر اس کی داڑھی سات بار
 ۸. اگر اس کی داڑھی آٹھ بار
 ۹. اگر اس کی داڑھی نو بار
 ۱۰. اگر اس کی داڑھی دس بار
 ۱۱. اگر اس کی داڑھی بارہ بار
 ۱۲. اگر اس کی داڑھی ستر بار
 ۱۳. اگر اس کی داڑھی اسیس بار
 ۱۴. اگر اس کی داڑھی سو بار
 ۱۵. اگر اس کی داڑھی سو و پچاس بار
 ۱۶. اگر اس کی داڑھی سو و اسیس بار
 ۱۷. اگر اس کی داڑھی سو و سو بار
 ۱۸. اگر اس کی داڑھی سو و سو و پچاس بار
 ۱۹. اگر اس کی داڑھی سو و سو و اسیس بار
 ۲۰. اگر اس کی داڑھی سو و سو و سو بار

دانتوں کی دیت

۱. ایک دانت کی دیت جبکہ وہ گر جائے ۵۰ دینار۔
 ۲. اگر سپاہ ہو جائے اور سان بھرنے کا حال پر رہے تو اس کی دیت ۵۰ دینار ہوگی۔
 ۳. اگر دانت چلے گئے ۵۰ دینار۔

روان سپہ درگم خودہ کے ہر ۱۲ دینار
(روان و دوائی و پاشا الہستان)

کان کی لو اور تھنوں کی دیت

- (۱) کان کی لو گر کٹ جائے تو کان کا ۱۲ یعنی اس کی دیت ۶۶۶ دینار ہے۔
- (۲) ناک کا تھننا اگر شقی ہو جائے تو ناک کا ۱۲ یعنی ۳۳۳ دینار ہے۔
(دوائی و کتاب ادبیات)

ہنسل کی دیت

- اگر ٹوٹ جائے ۴۰ دینار پھٹ جائے ۳۲ دینار
اگر زخم سے اندر سے ٹہری دکھائی دینے لگے ۲۵ دینار
اگر ٹہری ٹوٹ کر نکل جائے ۲۰ دینار اگر سوراخ ہو جائے ۱۰ دینار

موٹھے کی دیت

- اگر ٹوٹ کر ٹھیک ہو جائے تو ۱۰۰ دینار پھٹ جائے تو ۸۰ دینار
اگر ٹہری دکھائی دے لگے تو ۶۰ دینار اگر ٹہری نسو جائے تو ۵۰ دینار
اگر چھید ہو جائے تو ۲۵ دینار اگر ٹوٹ کر ٹھیک نہ ہو ۳۳ دینار
اگر اکھر جائے تو ۳۰ دینار

~~~~~

## بازو کی چوٹ کی دیت

- ۱۔ اگر پیٹ میں اگر بازو ٹوٹ جائے تو اس کی دیت ۱۰۰ دینار ہوگی۔
- ۲۔ اگر زخم سے ٹہری دکھائی دینے لگے تو ۲۵ دینار ہوگی۔
- ۳۔ اگر چھید ہو جائے تو دیت ۲۵ دینار ہوگی۔

## زخمی کہنی کی دیت

- ۱۔ اگر ٹوٹ جائے اور ٹھیک ہو جائے تو دیت ۱۰۰ دینار ہوگی۔
- ۲۔ پھٹ جائے تو ۳۲ دینار۔
- ۳۔ اگر زخم سے ٹہری دکھائی دینے لگے تو ۲۵ دینار۔
- ۴۔ اگر ٹہری نکل جائے تو ۵۰ دینار۔
- ۵۔ اگر چھید ہو جائے تو ۲۵ دینار۔
- ۶۔ اگر ٹوٹ کر ٹھیک نہ ہو سکے تو ۳۳ دینار دیت ہوگی۔
- ۷۔ اگر چوٹ سے اکھر جائے تو ۲۰ دینار دیت ہوگی۔

## پہنی کو چوٹ لگنے کی دیت

- ۱۔ اگر ٹوٹ کر ٹھیک ہو جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- ۲۔ اگر پھٹ جائے تو ۸۰ دینار دیت ہوگی۔
- ۳۔ اگر ٹہری نمودار ہو جائے تو ۲۵ دینار دیت ہوگی۔
- ۴۔ اگر ٹہری نکل جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- ۵۔ اگر سوراخ ہو جائے تو ۲۵ دینار دیت ہوگی۔
- ۶۔ اگر زخم ٹہری تک اتر جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
- ۷۔ اگر ہاتھ کی ایک ٹی ٹوٹ جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
- ۸۔ اگر طاقی ٹوٹ جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## پنجہ کو چوٹ لگنے کی دیت

- (۱) اگر پنجہ ٹوٹ جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۲) اگر ٹہری نمودار ہو جائے تو ۲۵ دینار دیت ہوگی۔
- (۳) اگر ٹہری نکل جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۴) اگر سوراخ ہو جائے تو ۲۵ دینار دیت ہوگی۔
- (۵) اگر زخم ٹہری تک اتر جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۶) اگر کھٹ جائے تو ۱۶۶ ۲/۳ دینار دیت ہوگی۔

## انگوٹھے کو چوٹ لگنے کی دیت

- انگوٹھے دو حصہ ہیں اور ہر کا حصہ بخلہ حصہ ہر ایک کا حکم علیحدہ ہے۔
- (۱) اگر ہر کا حصہ انگوٹھ ٹوٹ جائے اور ٹھیک ہو جائے تو ۶ ۲/۳ دینار دیت ہوگی۔
  - (۲) اگر ٹھیک ہو جائے تو ۱۳ ۱/۲ دینار دیت ہوگی۔
  - (۳) اگر ٹہری نمودار ہو جائے تو ۱۶ ۲/۳ دینار دیت ہوگی۔
  - (۴) اگر ٹہری نکل جائے تو ۲۵ دینار دیت ہوگی۔
  - (۵) اگر سوراخ ہو جائے تو ۲۴ ۱/۲ دینار دیت ہوگی۔
  - (۶) بخلہ حصہ اگر ٹوٹ جائے اور ٹھیک ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
  - (۷) اگر ٹھیک ہو جائے تو ۶۶ ۲/۳ دینار دیت ہوگی۔
  - (۸) اگر ٹہری نمودار ہو جائے تو ۸۰ دینار دیت ہوگی۔
  - (۹) اگر ٹہری نکل جائے تو ۱۶۰ دینار دیت ہوگی۔
  - (۱۰) اگر سوراخ ہو جائے تو ۸۰ دینار دیت ہوگی۔

- (۱) اگر کھٹ جائے تو ۱۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۲) انگوٹھا اگر کٹ جائے تو ۲۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۳) اگر پورے سے کم کٹے تو اسی نسبت سے دیت ہوگی۔

## کو لٹھے پر چوٹ لگنے کی دیت

- (۱) اگر کو لٹھے کی ٹہری ٹوٹ جائے تو ۲۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۲) پھٹ جائے تو ۱۶۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۳) ٹہری نمودار ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۴) ٹہری اگر نکل جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۵) اگر کھٹ جائے تو ۳۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۶) لٹھ کٹ کر درخت ہو جائے تو ۳۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## قدم اگر زخمی ہوں

- (۱) اگر ٹوٹ جائے تو ۲۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۲) ٹہری ظاہر ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۳) ٹہری نکل جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۴) اگر سوراخ ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔

## ران کے زخمی ہونے کی دیت

- (۱) ران کی ٹہری اگر ٹوٹ جائے تو ۲۰۰ دینار دیت ہوگی۔
- (۲) اگر پھٹ جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔

- (۱) اگر بڑی کمزور ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۲) اگر صرف سوراخ ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۳) اگر بڑی نکل آئے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۴) اگر ٹوٹ کر کچ ہو جائے تو ۳۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## پنڈلی پر چوٹ لگ جا

- (۱) اگر ٹوٹ جائے تو ۲۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۲) اگر بڑی پھٹ جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۳) اگر بڑی کمزور ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۴) اگر بڑی نکل جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۵) اگر سوراخ ہو جائے تو ۲۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۶) اگر ٹوٹ کر ٹھیک نہ ہو سکے تو ۳۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## زالو کی چوٹ کی دیت

- (۱) اگر ٹوٹ جائے تو ۲۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۲) اگر پھٹ جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۳) اگر کھڑ جائے تو ۲۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۴) اگر سوراخ ہو جائے تو ۲۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۵) اگر ٹوٹ کر ٹھیک نہ ہو سکے تو ۳۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## کان کی لو اور نقصان کو اگر زخمی کر دیا جائے

- (۱) اگر کان کی کوٹ جسے ٹکانا کاٹ یعنی ۴۰۰ دینار دیت ہوگی۔

- (۲) اگر ٹکانا کا نقصان ہو جائے تو ٹکانا کاٹ یعنی ۳۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (دانی کتاب الدیات)

## ہنسی کے زخمی ہونے کی دیت

- (۱) اگر ٹوٹ جائے تو ۴۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۲) اگر پھٹ جائے تو ۳۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۳) اگر زخم کے اندر سے ہڈی دکھائی دے لگے تو ۲۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۴) اگر بڑی ٹوٹ کر نکل جائے تو ۲۵۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۵) اگر سوراخ ہو جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔

## عورت کے سر کے بال

مام جعفر فوق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر عورت کے سر پر کھون پانی ٹپکا جائے جس سے اس کے بال نہ ٹپک سکیں تو ۱۰۰ دینار اس کی دیت ہوگی۔ (دانی ج ۲ صفحہ ۱۰۰)

## ہاتھ کی انگلیاں اور ناخن کے زخمی ہونے کی دیت

- (۱) اگر ہاتھ کے تین حصے ہیں اور ہر ایک حصہ کے لئے دیت کا حکم مذکور ہے۔  
 (۲) اگر ہاتھ جو مٹھپی سے لے کر انگلیاں تک ہو جائے تو ۱۰۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۳) اگر بڑی کمزور ہو جائے تو ۴۰ دینار دیت ہوگی۔  
 (۴) اگر بڑی نکل جائے تو ۲۵۰ دینار دیت ہوگی۔



۱۵۱ اگر سورخ ہو جائے تو ۱۲ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۲ اگر اکھڑ جائے تو ۵ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۳ اگر لہری نکلی جلد ہو جائے تو ہاتھ کا پلہ حصہ یعنی ۸۳ پیسہ دینار۔

ب۔ وسطی حصہ۔

۱۵۴ اگر ٹوٹ جائے ۱۱ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۵ اگر بھٹ جائے ۸ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۶ اگر بڑی نمودہ ہو جائے ۶ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۷ اگر اکھڑ جائے ۳ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۵۸ اگر کٹ کر الگ ہو جائے تو ۵ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

ج۔ اوپر کا حصہ۔

۱۵۹ اگر ٹوٹ جائے تو ۵ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۰ اگر بھٹ جائے ۴ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۱ اگر بڑی نمودہ ہو جائے تو ۲ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۲ اگر بڑی نکل جائے ۵ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۳ اگر سورخ ہو جائے ۶ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۴ اگر کھڑ جائے تو ۳ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۵ اگر کٹ کر جدا ہو جائے تو ۲ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

د۔ تاجن

۱۶۶ اگر دوبارہ نکلے تو فی تاجن ۵ دینار۔ اگر نکلے یا سیاہ

نکلے تو ۱۰ دینار دیت ہوگی (مافی الخ)

## سینہ اور پشت پر زخم ایک کی صورتیں

۱۔ سینہ اگر ٹوٹ جائے در دو ذوں طرف نہ جھک جائے تو ۵۰۰ دینار

۲۔ چوٹی۔

۱۶۷ اگر ایک طرف ٹوٹ جائے تو ۲۵۰ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۸ اگر دو طرف سے سینہ کے ساتھ پہلو بھی ٹوٹیں تو ۵۰۰ دینار

دیت ہوگی۔

۱۶۹ اگر ایک جانب پہلو ٹوٹے تو دیت ۵۰ دینار ہوگی۔

۱۷۰ اگر بڑھ کی پٹی ٹوٹ کر در سمت ہو جائے تو ۵۰ دینار دیت ہوگی۔

۱۷۱ بستان مرد کا کٹ جائے تو اس کی دیت ۱۰۰ دینار ہوگی۔

۱۷۲ اگر دو ذوں پسٹوں کٹ جائیں تو ۳۵۰ دینار دیت ہوگی۔

۱۷۳ اگر عورت ہو وراسلے پستان در حقیقیات سے تو سلی

دیت ۵۰۰ دینار ہوگی۔

۱۷۴ اگر دو ذوں پستان نہ حقیقی ہو جائیں تو ۵۰۰ دینار دیت ہوگی۔

اوپر کی یسلیاں جو ذیل کی محافظات میں ہیں۔

۱۔ اگر ٹوٹ جائے تو ۲۵۰ دینار دیت ہوگی۔

۲۔ اگر بھٹ جائے تو ۲ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۳۔ اگر بڑی نمودہ ہو جائے تو ۴ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۴۔ اگر بڑی نکل جائے تو ۴ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۵۔ اگر چھید ہو جائے تو ۴ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

اوپر کی یسلیاں جو ذیل سے زخموں کی محافظات ہیں۔

۱۵۹ اگر ٹوٹ جائے تو ۱۰ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۰ اگر بھٹ جائے تو ۲ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۱ اگر بڑی نمودہ ہو جائے تو ۲ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۲ اگر بڑی نکل جائے تو ۲ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۳ اگر چھید ہو جائے تو ۲ پیسہ دینار دیت ہوگی۔

۱۶۴ اگر چھید سینہ یا شکم میں اندر تک نہ جائے تو ۳۰۰ دینار

دیت ہوگی اور اگر دوسری طرف سے بھی باہر نکل جائے تو ۴۳۲ دینار دیت ہوگی۔

## ایک حشیم کی یعنی ایک آنکھ زخمی ہونے کی دیت

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جو ایک آنکھ سے مجرم تھا کسی شخص نے اس کی صحیح آنکھ پھوڑ دی تھی تو آپ نے ۱۰۰ دینار دینے کا حکم فرمایا۔

(۱) مجرم کی آنکھ پھوڑ دی جائے اور نہ نفع دیت ۵۰۰ دینار بھی، اس سے وصول کئے جائیں یا

(۲) مجرم پوری دیت یعنی ۱۰۰۰ دینار دے ورنہ اس کی آنکھ معاف کر دی جائے۔

اس شخص کو مجرم کے بارے میں مذکورہ دونیہ صول میں سے ایک فیصلہ اختیار کرنا ہوگا۔

(والی دو مسائل کتاب الدیات)

## زبان کے کچھ حصہ کی دیت

مجموعہ امور زبان میں سے ہر حصہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک شخص آیا اور اس نے شکایت کی کہ فلاں شخص نے مجھ کو مارا جس سے میری زبان کا ایک حصہ کٹ کر اٹک ہو گیا جس کی وجہ سے گفتگو کرنے میں دشواری ہوئی ہے حضرت عمرؓ حیران ہوئے کہ اس سے پوری زبان کی دیت کی جائے یا عضو کی دیت کی ضرورت میں وہ دیت کتنی ہو۔ اس ہی دوران حضرت عمرؓ سے حضرت علیؓ سلام سے رجوع کیا۔ تو میرے مومنین حضرت علیؓ علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا کہ اس سے تروہ بحد الف۔ ہ۔ ت۔ ث سے ہی نکلے اور چہنئے، حرف اس کی زبان سے صحیح نکل سکیں اس کی نسبت سے دیت اس سے وضع کر دو باقی کی دیت یہ شخص خدا رب سے ملے۔

(قصہ ادبہا صفحہ ۸۶)

## پیر کی انگلیاں اگر زخمی ہو جائیں تو اس کی دیت

(۱) اگر انگلی ٹپا یا راکٹ جائے تو اس کی دیت ۳۳۳ دینار ہوگی۔

(۲) اگر ٹھٹھے کا پچھلا حصہ جو پیر سے منسلک ہے ٹوٹ جائے تو ۶۶ دینار دیت ہوگی۔

(۳) اگر پھٹ جائے تو ۲۲ دینار دیت ہوگی۔

(۴) اگر ٹوٹ کر ٹکڑا ہو جائے تو ۸ دینار دیت ہوگی۔

(۵) اگر ٹپڑی نکل جائے تو ۲۲ دینار دیت ہوگی۔

(۶) اگر سوراخ ہو جائے تو ۱۱ دینار دیت ہوگی۔

(۷) اگر کھڑ جائے تو ۱۰ دینار دیت ہوگی۔

(۸) اگر ٹھٹھے کا اوپری حصہ جن میں ناخن ہے ٹوٹ جائے تو ۱۲ دینار دیت ہوگی۔

(۹) اگر پھٹ جائے تو ۳۳ دینار دیت ہوگی۔

(۱۰) اگر ٹپڑی ٹکڑا ہو جائے تو ۴ دینار دیت ہوگی۔

(۱۱) اگر ٹپڑی نکل جائے تو ۸ دینار دیت ہوگی۔

(۱۲) اگر سوراخ ہو جائے تو ۱۱ دینار دیت ہوگی۔

(۱۳) اگر کھڑ جائے تو ۱۰ دینار دیت ہوگی۔

(۱۴) اگر جبہ ہو جائے تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

(۱۵) اگر ٹھٹھے کا ناخن جدا ہو جائے تو پھر نہ نکل سکے تو اس کی دیت ۳ دینار ہوگی۔

۶۰. بڑی منبر کی بنیاں جو قدم میں ہیں اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۱. اگر پھٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۲. اگر بڑی کنور ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۳. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۴. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۵. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۶. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۷. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۸. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۶۹. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۰. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔

۷۱. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۲. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۳. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۴. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۵. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۶. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۷. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۸. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۷۹. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۸۰. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔

(اوقاف دوسرے کتب لکھتے ہیں)

۱. (نوٹ) مذکورہ صورتوں میں بڑی منبر کے لئے جو دیت ہے وہ صرف  
 بڑی کے لئے ہے۔ ورنہ ٹوٹنے کی اور نمودار ہونے کی نصف دیت اور بڑی  
 سزا دیت ہے۔

## دست بردہ کی دیت

۱. ہر بھروسہ دار عید مسام سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی ایسے  
 شخص کو قتل کر دیا جس کا دینا ہاتھ تھا۔ حضرت نے اس مقدمہ  
 کا فیصلہ سن کر فرمایا کہ اس مقتول کا ہاتھ کسی جوت کی وجہ سے کاٹا گیا  
 ہے یا کسی نے طنز کا نام ہے سب سے پہلے اس کی دیت سے وصول کرنی چاہیے  
 صورت میں مقتول کے اوٹیاں دونوں میں سے ایک کے مجاز ہیں۔ چاہیں تو  
 قاتل کو قتل کر دیں لیکن اس کے اوپر اگر وہ دیت واپس کر دیں جو اس کے  
 ہاتھ کے وصول وصول کی گئی۔ درجہ ہیں تو ایسے مقتول کی دیت سے  
 ہاتھ کی دیت کم کر کے باقی قاتل سے وصول کرنیں اور اگر اس کا ہاتھ نہ  
 ہو کسی حمایت کی یا واسطہ میں کاٹا گیا ہو اور نہ اس کی دیت لی گئی ہو  
 مقتول کے اولیاء کو اختیار ہے چاہے اس کو قتل کر دیں ورنہ نہ دیں۔  
 چاہیں تو پوری دیت وصول کر لیں (کافی بکوال قضا ص ۵۷)

## وسطی حصہ

۲۸. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۲۹. اگر پھٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۰. اگر بڑی منبر ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۱. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۲. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۳. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۴. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۵. اگر ٹوٹ جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔  
 ۳۶. اگر سو رخ ہو جائے تو  $\frac{1}{2}$  دینار دیت ہوگی۔



## ۶۲ علقہ یعنی حمل ساقط ہونے کی دیت

اگرچہ شیخ مفید سے منقول ہے کہ ایک مرد نے ایک حاملہ عورت کو مارا جس کے بعد مرد سے حمل کا حمل ساقط ہو گیا تو بھی ابتدائی مراحل میں علقہ کی صورت میں تھا۔ اگرچہ بعض اہل علم نے اس پر اختلاف کیا ہے مگر یہاں تک کہ وہ چالیس دینار دیت کے ادا کرے مگر دیکھ کر اس مضر و بہرہ فاصل نہ طلب کرے۔ اس کے بعد آپ کے اس کی تفصیل میں اس طرح ارشاد فرمایا۔

(۱) علقہ کی دیت - بیس دینار

(۲) علقہ کی دیت - چالیس دینار

(۳) علقہ کی دیت - ساٹھ دینار

(۴) ڈھائی کی دیت، شکل بننے کے قبل - انسی دینار

(۵) شکل - روح پڑنے سے قبل دیت - ۴۰ دینار

(۶) جب علقہ میں روح آجائے تو اصل کی دیت ایک سو دینار ہے یعنی

جاندار انسان کی خلقت کے اندر سے فقہا قرآن پاچہ ماریج ہیں

ہندویری دیت نہ تھا عاب سے عظیم ہوگی۔

## فقہ جعفری کی رو سے قذف کی سزا

یعنی الزام تراشی کی سزا

الزائم تراشی ایک بہت بڑا جرم ہے جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور دنیا بھی۔ ایسا آدمی جو کسی شخص پر کسی کام کا جھوٹا الزام لگاتا ہے تو ظاہر ہو جائے بعدہ بہت دلیل و دعوہ ہوتا ہے۔

روایت سن کر ہم کی سزا علامہ جعفری کے منہ سے نکلتی ہے کہ جس کا قذف ہو تو اس کی وضاحت موجود ہے۔

## سزا حد قذف (شہمت کی سزا)

علامہ سید مرتضیٰ جعفری نقوی (ایم سے)

تصہیر سید۔

اسلام کی عمومی تاریخ و تشریک کا ہمہ گیر رہیہ چاہے تو ذہن انسانی بہت مسالی سے اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ اسلام میں "جرم و سزا" کا ایک خاص تصور ہے۔ اور ایک مخصوص نعرہ ہے جو دوسرے عام نظریات سے بہت مختلف ہے۔

اسلام دنیا کی طور پر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے جس میں ہر معنوی نعمت و نسیبہ کی یہی فراوانی ہو کہ جرم کرنے کی کسی ضرورت نہ ہو۔ اسی سے اسلام نے سب سے زیادہ زور ایک صالح معاشرے کے قیام پر دیا ہے۔ جہاں جرم کا تصور کرنا بھی انتہائی اخلاقی گناہ سمجھا جائے۔ اور اس سے نہ تو ایسی آسائش ہے سزا کرنے کی تہذیب رکھتا ہے جس میں اخلاقی اندر سے جرم ہو جائے اور نیکوں کا تصور انعام ہو جائے کہ کوئی بھی گناہ نہ کرے۔ گناہ کا عمل قبول کیا جائے۔ پھر جرم کے سزا کے لئے یہی فطری عمل تو ہر دے کا رہا یا گیا ہے کہ کسی بھی جرم کا یہ کتاب، اور کسی بھی گناہ کی سزا تو ہر دے کا رہا یا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ کوئی شخص اپنی انسانی کمزوریوں و عیوب سے بے خبر رہنے سے مجبور ہو کر کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کر دیتا ہے جس کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے ہو۔ اس گناہ کے تحت کسی کا حق بدل ہو تو ایسے موقع پر اسلام کی انتہائی گنجائش یہ ہوتی ہے کہ وہ گناہ

ہمت نہ ہو۔ ہر سے جس حد تک ممکن ہو سیریزہ ڈالا جائے۔ اور اس  
صفت میں سیریزہ دراصل کے حد تک وہ میاں ہو۔ وہ چاہے تو اسے بڑا گھبرا  
کو معاف کر دے۔ درجہ ہے تو سے روز قیامت سر جسے۔ انبیاء ہر ذری  
یراس کا گناہ کسی طرح عیاں۔ پچھلے پائے۔ دراصل تو کسی کسی پرستہ کا  
سیریزہ کا ہے۔ وسوسہ۔ رہا ہے تو شریعت سے اس سے پہلے بتائی سیریزہ  
کی نہ بھی بخیر کی ہے۔ اس شخص کو سیریزہ ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور  
دوسرے لوگوں کے لئے اس کی یہ سیریزہ ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو کہ معاشرت  
میں کبھی کسی کو اس سے نہ ہمت نہ ہو کہ وہ دوسرے پر سیریزہ لگائے کی کو شریعت  
کرے

اسی لئے یہ کہہ دیکھتے ہیں کہ سیریزہ سے عین بدتر ہے جو ہم پر امتیازی نہایت  
سزا دینے کا حکم دیا ہے۔ اس میں کسی درجہ جیسے سنگین جرم کی حد تک ہیں ہمت  
لگائے کا جرم بھی متاثر ہے جس کے بارے میں آج اس مضمون میں ایک مختصر  
اور جامع تبصرہ پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ کی باقی جہاں  
سیریزہ دراصل ہر طرح کی حد میں کی۔

## قذف (تہمت)

### کی تہمت، سزا، اور شرائط

”قذف“ یعنی کسی شخص پر مدعا کا یہ کہ تہمت لگا۔ بخود وہ شخص مرد ہو  
یا عورت اور اس تہمت کے لئے کوئی بھی عطا مستعمل کیا جا رہا ہے اور جس  
جو مدعا کی تہمت لگائی جائے وہ قطعی ہو یا غیر قطعی ہے۔

یہ قطعی ایسے کہتے ہیں جس میں ایک مرد کی عورت کے ساتھ مدعا کی کرے اور اگر دوم کو  
ایک دوسرے کے ساتھ ایک عورت دوم کی عورت کے ساتھ تھوڑے مترنگ فعل کا  
تو یہ قطعی کہتے ہیں جو قطعی حیوانات کے بھی خلاف ہے۔

حکم۔ یعنی کسی خاص جرم پر شریعت کی طرف سے جو سزا معین ہو سے  
کہتے ہیں۔ وہ اگر کوئی جرم ایسا ہو جس پر کوئی حد معین نہ ہو۔ سزا  
شرع کو یہ حد معین ہے جس پر وہ ایسی حد معین کے مطابق جتنی چاہے۔  
تو اس پر کوئی حد معین نہ ہو۔ کہتے ہیں۔

”قذف“ ان ہمت میں سے ہے جس پر ایک خاص سزا معین ہے جسے  
قذف کہتے ہیں۔ اور دراصل یہ مضمون میں سی پر روت کی حد معین ہے۔  
قذف۔ یعنی اس تہمت کی قسط لگانے والا۔

”وف“ یعنی وہ شخص جس پر اس حد کی ہمت لگائی گئی ہو۔  
حاصلی کس قذف یعنی جس شخص پر یہ جرم ثابت ہو جائے سے وہ قذف

”قذف الطلاق“۔ اس حد کے جاری ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا  
اجراء ضروری ہے۔

۱۔ جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہے وہ حاکم شرع سے مدعا جاری کرنے کا  
حق رکھتا ہے۔

۲۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مطالبہ کرے تو حاکم، اسی طرف سے یہ مدعا جاری نہیں  
ہو سکتا لگانے والا، بالغ و عاقل ہو۔ کیونکہ اگر وہ بالغ نہ ہو یا دیوانہ  
اس پر مدعا جاری نہیں کی جاسکتی خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر۔  
۳۔ جس پر تہمت لگائی گئی ہے وہ بالغ، عاقل، آزاد، مسلمان اور عاقل  
ان ہمت لگانے والا، بالغ و عاقل ہو۔ کیونکہ اگر وہ بالغ نہ ہو یا دیوانہ  
اس پر مدعا جاری نہیں کی جاسکتی خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر۔  
۴۔ جس پر تہمت لگائی گئی ہے وہ بالغ، عاقل، آزاد، مسلمان اور عاقل  
ان ہمت لگانے والا، بالغ و عاقل ہو۔ کیونکہ اگر وہ بالغ نہ ہو یا دیوانہ  
اس پر مدعا جاری نہیں کی جاسکتی خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر۔

۵۔ مدعا کی تہمت لگانے والا اس شخص کا باپ نہ ہو۔ کیونکہ اگر باپ  
اس تہمت کی تہمت لگائے تو اس پر مدعا جاری نہیں ہوگی اسی طرح  
اس شخص پر مدعا جاری نہ ہوگی۔ تہمت لگانے والا اس کا بیٹا، حاکم شرع  
نہ ہو سکتا۔ کیونکہ اگر باپ پر مدعا جاری کی جائے تو اس پر مدعا جاری نہیں ہوگی۔

مردہ جوئی کا اس کے سوا بقیہ شوہر سے کوئی بیٹا یا کوئی اور قریبی رشتہ دار نہ ہو تو وہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔

۵) "معاف نہ کیا ہو"، کیونکہ اگر ایک شخص دوسرے پر ہتھمت لگائے میسک وہ اسے معاف کر دے تو اب وہ شخص حاکم شرع سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ جس شخص سے مجھ پر ہتھمت لگائی گئی تھی اس پر جہاد کی جائے۔ لیکن یہاں تک معاف نہ کیا ہو۔ حق مطالبہ برقرار رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر معاف کئے بغیر دنیا سے نفرت ہو جائے تو اس کے دوزخ کو یہ حق حاصل ہے کہ حاکم شرعی سے مطالبہ کریں اور اگر اس کے کوا دت ہوں۔ بعض معاف کر دیں۔ بعض مطالبہ کر رہیں۔ بھی حاکم شرع اس کے مطالبہ کے مطابق حد عتدائی کر سکتا ہے۔ لیکن ان دنوں یہاں تک زندہ ہے، مرنے والا بھی ہے کہ جسے فراموش کر دے اور اسے تو حاکم شرع سے جہاد کی کرنے کا مطالبہ کرے کیونکہ ہتھمت اسی پر لگائی گئی تھی۔ اگر جس پر ہتھمت لگائی گئی ہو اسی کو معاف کرنے یا مواخذہ کرنے کا براہ راست حق بھی حاصل ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص صفاً قید سے کہے کہ مجھ سے بیٹھنا بیٹھنا سے بدکاری کی ہے تو چونکہ بیٹھے یا بیٹھی پر ہتھمت لگائی گئی ہے۔ ہذا امداد کرنے یا مواخذہ کرنے کا حق بھی، ان ہی دواؤں کو حاصل ہے۔ یا پھر مواخذہ کرنے یا مواخذہ نہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

یہ لکھا "قتل" کی سزا یہ ہے کہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو اسی کا بدلہ مارے جائیں۔

یہی دفعہ یہ جرم کیا ہو تب بھی یہی مراد ہے۔ اگر ایک دفعہ کا سزا یافتہ جرم دوبارہ کیا جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی بھی پھر سزا ہے۔ لیکن اگر دوسرے کا سزا یافتہ جرم، تیسری بار اسی جرم کا ارتکاب ہو تو اب اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور اس سے یہ جتنا ہے کہ اس جرم نے ہتھمت کو کتنا سنگین جرم قرار دیا ہے کہ وہ من شریعت میں کسی ایسے شخص کا وجود برداشت کرتے کو تیار نہیں، جس نے تو گویا ہتھمت لگانا معمول بنا رکھا ہو۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں مذہب و ملت کو جو سے لکھ کر پھینکنا چاہت

ہے اور اسے قطعاً بے بسد نہیں کہ اس کی آواز میں کوئی ایسا شخص زندہ رہے جو اسے جو تو گویا ہتھمت لگاتا پھرے

ہتھمت کوئی بھی لگائے اس کی سزا یہ ہے جو اوپر بیان کی گئی۔ خواہ ہتھمت لگانے والا آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔ ہتھمت مار دینے کے لئے اس شخص کے جسم کو مگا نہیں کیا جائے گا بلکہ کپڑوں کے اندر ہتھمت تازہ یا مارے جائیں گے۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رکھی جائے گی کہ اگر یہاں تک ہتھمت دوسرے سے مارے جائیں نہ سکتا ہی ہوتا بلکہ وہ عیانی طریقہ سے۔ دوسرے شخص بھی ہتھمت جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کر رہا ہو، وہ اس کی مقررہ سزا سے صرف اس صورت میں بچ سکتا ہے کہ اسے گواہ عیثی مرد یا عورت کو اپنے خود ہی سے بیان کی تصدیق کر دیں جن کو معاف کرنے یا مواخذہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ یعنی وہ شخص جس پر ہتھمت لگائی گئی تھی، یا اس کے عیثی سے رخصت ہو جائے کی صورت میں اس کے قریبی رشتہ دار سے۔

### نوٹ :-

"قتل"، یا جرم اور پھر ذکر کی گئی وہ ہتھمت کی مکررہ، لا محدود کے علاوہ ایک اور صورت میں بھی دی جا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی "زنا" کی م عادت ہو تو اس نے گواہی دی ہو۔ اس سے زنا ثابت ہو جاتا ہے تو قاضی کے پاس گواہی دینے کے بعد، اگر ان گواہوں میں سے کوئی ایک مکر جائے اور کہے کہ میں نے جو زنا کی گواہی دی تھی وہ جھوٹی تھی۔ تو اس مکر کے لئے ہتھمت (ہتھمت) کی مقررہ سزا دی جائے گی خواہ قاضی نے یا جرم کے مطابق حکم معاد رکھ دیا ہو یا نہ کیا ہو۔

۲) اس لئے یہ شخص قاضی کے سامنے یہ دعویٰ کر چکا ہے کہ میں نے سزا کی جیسے سزا خود ہی سمجھوں سے دیکھا۔ اور یہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ تو گویا یہ خود اقرار کر رہا ہے کہ یہ سزا میرے ذہن میں کیا بلکہ میں نے تو ہی دیکھتے وقت تجھوٹ دی کہ میں نے ہتھمت لگائی تھی۔ اور جو شخص جو دہی کر رہا ہے کہ اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اسے کسی مرد و عورت پر بدکاری



و نہایت لگائی ہے وہ یقیناً اس سر کا مستحق ہے جو نہایت لگائے و لہذا کے لئے  
 مترجیع سے منع کر رکھی ہے اور اس مسئلہ پر غور کرے سے یہ بات بھی ظاہر ہوگی  
 ہے کہ نہایت لگائی اس ہی جہاں میں سے ایک جہز سے جس کے ثبوت کے لئے دو گواہوں  
 کی گواہی تھی کافی ہے اور اگر ان خود اس جہز کا اقرار کرے تو اس کا تہا قریب بھی  
 کافی ہے اس مقام پر بعض غلط فہمیوں کا ذکر بھی ہے ۱۰ اگر سدا ہے جو  
 کا خود اقرار کر رہا ہے تو سے دوبارہ اقرار کرنا چاہیے تاکہ دوبارہ کا قرضہ دو گواہوں  
 کے ہاتھ نہ چلا جائے لیکن سدا پر یہ شرط ہے کہ وہ کسی سے نہ لے کر دے دینی فہم نہ ہو  
 جو ہم کے لئے کافی ہے۔

تمہ کلام کے طور پر یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ اسلامی مترجیع  
 میں نہایت کی نہایت احترام اس نسبت اور مابوس اسلامی کے پیش نظر مقدمہ کی گئی  
 ہے نہ تو اس مترجیع میں اس نسبت اور مابوس اسلامی کو تسلی خود دینے پر متفق  
 ہوا کہ وہ ہو تو پھر ایسا انسان کسی احترام کا حقدار نہیں رہتا۔  
 یہی وجہ ہے کہ اگر دو گواہی ایک دوسرے پر نہایت لگائیں دو گواہ ایک  
 دوسرے کو مخاطب کر کے کہیں کہ تم نے یہ کاشی کی ہے تو پھر دو گواہوں میں سے نہ  
 کسی کو مزید خود کا حق ہے نہ خود دہی ہو سکتی ہے کیونکہ اس صورت میں جتن  
 حق پہلے کا دوسرے پر ہے اتنا ہی دوسرے کا پہلے پر ہے۔ پھر مواخذہ میں  
 اور یہ سن کر کہ کسی؟ دو گواہ نے خود دہی کی ہی عزت پہنچا رہا ہے یہ سن کر  
 کرے کی کوستش کی اور نیلام کی قیمت بھی وصول کرے۔  
 (استغفر اللہ عنہما ج الصالحین)



اس الزام کی نہایت حقیرانہ کی گئی ہے اس کو میں کتاب  
 بعد دیت میں ابو صفین الزمانیہ جناب مولوی سیف علی حسین صاحب  
 تاشہ کی کتاب پر محمد ابراہیم خان صاحب کے صفحہ نمبر ۳۰۶ و ۳۰۷ اور ۳۰۸ و ۳۰۹  
 فصل حد قذف سے تحریر کر رہا ہوں۔

۱۔ اگر کوئی ماخ و عاقل کسی بالغ و عاقل و سزا دہستان صاحب نفقت کو یعنی  
 اس شخص کو جو علانیہ زنا یا لواط نہیں کرتا کہہ کہ لے لے لے یا سے بول کر کہنے  
 لے یا منکوحہ کی نہ پرہیز کرے کہ تو نے زنا کیا ہے یہ لواط کیا ہے یا وہ کسی  
 لفظ میں کہے بغیر علیک اس کا مطلب قذف (الزام تراشی) ہو تو اس کو کسی  
 ورنہ سزا نا واجب ہے۔ خواہ سزا دہستان ہو یا غلام۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنے مرند کو جس کی ولایت کا قرضہ کر چکا ہو کہے تو میر  
 میں نہیں یا کوئی شخص کسی غیر کو کہے کہ تو اپنے مایہ کا بیٹا نہیں ہے تو حد  
 قذف مارنا واجب ہے۔ رلیعی ۸۰ ورنہ

۳۔ اگر کسی کو کہے کہ اے رانی کے بیٹے یا اے رائیہ کے بیٹے یا اے دو زانیوں  
 کے بیٹے حد قذف مال و رہا پ لہذا کی طرف سے واقع ہوگی شریعت کے دو گواہوں کے  
 ہوں۔ گو خاہد کافر ہو۔

۴۔ اگر کسی ایسے مسلمان کو جس کی ماں کافر ہے۔ کہا جائے کہ تیری ماں زانیہ  
 ہے تو تعزیر دی جائے گی۔

۵۔ اگر کسی کو کہے کہ اے زانیہ کے شوہر یا اے زانیہ کے بھائی یا اسے  
 زانیہ کے باپ تو اس کی طرف سے حد قذف ہوگی جس کو زنا کی نسبت  
 دی ہے زانیہ کی طرف سے اور اگر کہے کہ لڑنے فلاں عورت سے زنا  
 کر رہا ہے یا فلاں مرد سے بچھوے لواط کیا ہے یا تو نے اس سے لواط کیا ہے

تو حد قذف بت دیں۔  
 ۶۔ اگر کوئی بائنت کا کلمہ کسی کی نسبت کہے کہ تو زانیہ کی جیسے کوئی  
 اپنی عورت سے کہے کہ میں نے تجھ سے کیا کرنا یا کسی سے کہے کہ تیری وجہ سے

سے رات کو مجھے احتلام ہوا یہ کہہ کر اے فاسق یا اے مشرابی بشریہ کی مخاطب،  
 علی بن افسق نہ مروت، ایسے شخص مرتد و مارنا ضروری ہے۔

(۱) اگر زمانہ نسبت بجے یا دیر ہو، نے یا کا خریا مملوک کی طرف سکاٹے رہا  
 سے منجھ کو زمانہ کی نسبت لگاٹے جو علامہ زمانہ کرتا ہوتا ہے سے تعزیر کا  
 (۲) اگر باب مرتد کی طرف زمانہ کی نسبت کرے تو باب کو تعزیر دین

۹۔ اگر کوئی شخص ایک جماعت کو زلے منسوب کرے تو اسے تعزیر میں حد قذف متن مال کے میراث میں پہنچتی ہے۔ جیسے کوئی کسی کے باپ کو کہے کہ زانی ہے در حد جانہی جو سب سے پہلے باپ مر جائے تو اس کے بیٹے کو حق پہنچتا ہے کہ حاکم شریعت سے رجوع کر کے باپ کے قاذف کو حد لگوائے مگر اس کی میراث مستورہ نہ ہوگی۔

(۱۰) اگر حد قذف کے چند آدمی واردت ہوں اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے  
 لواحق (حد میں کہہ کر) ہونگی) مافی واردت پوری حد جاری کر سکتے ہیں۔

۱۲۔ اگر وہ شخص ایس میں ایک دم سے کوڑا سے منسوب کریں تو وہ دونوں کو تفریح دی جائے۔

گو کہ غزیرہ کی جائے ۔  
 ۱۳۱۱ گز کوئی شخص بغیر خدا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا کسی امام علیہ السلام کو  
 یا حرمہ سیدہ عیسیٰ علیہا السلام کو یا کہے تو اس کا قتل واجب ہے ۔ اور ہر  
 شیئہ دے کو جائز ہے کہ اسے قتل کرے ۔ بشرطیکہ اپنی جان کا خوف نہ ہو  
 اسی طرح اس شخص کا قتل واجب ہے جو نبوت کا دعویٰ کرے ۔

۱۲۔ اگر کوئی شخص جو طہر مسلمان ہو اور کہے کہ میں نہیں جانتا کہ نبی  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ تھے یا جھوٹے (معاذ اللہ) تو وہ بھی  
قہر میں مبتلا ہوگا۔

۶۴

جو سائنس دان کی خبر تھی اور ہے!

منشی اب نے عہد کے طے و درماں پر قصہ کہہ کر دکھا تھا چھٹی قسم کی انکو یہ تہذیب تمام  
اور اس کے نزدیک سزاوازیوں کی تعلیمی عام انھوں نے سے بھی روز بروز تہذیب محمدیہ کو جسکی کھپائی کا پھیلنا

[illegible][illegible]

وہابیوں نے یہی دعوے کیا کہ اسلام شریعت کو دہم قرار دے دیا تاکہ حرمت کے احکامات پر ہرگز کوئی نظر نہ لائے جو نہ لوگ برسرِ مکتبہ کے تھے اور ایک نئے اس کی توجہ نہ بنی اور دشمنوں کے مخالفوں و دشمنوں کے مخالفین نے اسے ایک نئے دعوے کے تحت لے لیا۔

مگر بہت ملاوٹ ایک عربی کی نصف پینڈی کی ہڈی سے اس نے اپنے حریف حریف کے خلاف کیا کہ وہ اس کی جڑ نہیں  
جس سے سرورہ کی ہڈی ہے۔ اس کی طرح کے دو چوتھے وہ دو گوند کی پلوں بھی ہم ایک پھر پھیل پلائے ہیں۔

اس مقام پر ہمیں دکاندار کے فیصلے کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے اور ان فیصلوں کے ذریعہ ہمیں

اسی کے بعد اس کے بعد دو ہفتوں کی طرف سے تھوڑا دل کٹی، جیسا کہ صورت نظر کی آ رہی ہے۔ یہ دیکھنے

[illegible]

نبی بات مانع ہوئی بجایے سچی کہتے رہا ائمہ اور مصلح کو پسند نہیں ہے۔

خدا دیکھیں وہ سچو ایام جاہلیت میں ستر سو بیس تھے محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جیت کر یہ کو





## فقہ جعفری کی روئے شراب نوشی کی سزا

شراب نوشی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو دین اور دنیا دونوں جہل میں الٹ کر ڈال دیتی ہے۔ مشکل کو آسان بناتی ہے اور حق و باطل کو نزدیک لاتی ہے۔ سترائی جہنم کی حالت میں ہوتا ہے تو ایسے اور پرانے، اچھے اور بُرے کی تمیز نہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اس کو بھی شراب کو "مُحِبِّاتِ کَیْمَہ" ہیں یعنی ہم دنیاوی برائیوں کی جڑ، اسی وجہ سے شرع اسلامی کی رو سے عادی سترائی کو قتل کرنے کا حکم ہے اس ضمن میں کچھ واقعات تحریر کروں گا جس سے اس شخص اور نایاگ شے سے دوری اور احتیاط برتنے کا سبق ملے گا۔

**واقعہ نمبر ۱۔** دو برخلاف امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام میں ایک شخص نے پانی پیا تو سوال کیا کہ شراب کس حد تک حرام ہے؟ آنجناب نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو چند جود شراب کی کسی طالب یا کسویں میں پڑ جائے یا ڈالی جائے اور اس کے پانی سے سبزه آگایا جائے اور اس سبزه کو کوئی چاؤ کر کھائے اور یہ چاؤ ذرا کھا گیا جائے تو اس چاؤ کا گوشت میرے لئے حرام ہے۔

قارئین کرام دیکھ آئیے مولائے کائنات حضرت علیؑ نے اس شراب سے دور رہنے کی کتنی احتیاط برتی ہے۔

**واقعہ نمبر ۲۔** شراب نوشی کی سزا پہلے چالیس کوڑے تھے جس سے کوئی حاضر خواہ نتیجہ کہیں نکلا ایک دن حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالحسن یا وجہ اتنی سختی کے لوگ شراب پینے میں باز نہیں آتے اس پر جناب امیر علیہ السلام نے کہا کہ اس کی سزا دینی گمراہی جائے یعنی سترائے پینے والے کو انہی دس لگائے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا

اس کی توبہ فرمائیے۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب ستراب پینے کا توبہ نہ ہوگا جب بدست ہوگا تو اول قول کے کا یعنی (ہدیان) جب ہدیان کے کا تو آخر اکہ کے کا اور مفسر یعنی اول قول کہنے والے کی سزا حد ۸۰۔ انہی کوڑے ہیں اس لئے سترائی کوڑے لگانے کا ہے۔ عین کچھ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کے قول کو اختیار کر لیا اور گندہ کے لئے ستراب نوشی کی سزا انہی کوڑے مارنے کا حکم عطا فرمایا (بحار جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ مطبعت بیروت ص ۷۷)

## مسائل مطابق بدیۃ المومنین

آذ بتالیف جناب مولوی سید فیض حسین  
ناشر پبلشرز ابراہیم ٹرسٹ

## فصل نشہ

(۱) جو شخص نشہ کی چیز کھائے یا پئے یا بوزہ پئے یا مشیرہ انگوڑی کھائے کے بعد اور نوبت کم ہونے سے پہلے کھائے بشرطیکہ مجبور نہ ہو اور حرمت کو جانتا ہو۔ اور بالغ و عاقل ہو تو سے نشہ اٹھانے کے بعد پرہیز کر کے انہی کوڑے عشت اور کاندھ پر ماریں۔ مرنے اور سترم کاہ کو چاہیں خواہ وہ نادہود یا عیلام۔

(۲) اگر کسی نے شراب کا استعمال کرنے کو اسے بھی حد ماریں۔

(۳) اگر کسی پر عیس مرتبہ نشہ کی حد جاری ہو چکے ہو پھر بھی مرتبہ قتل کر دیں۔

(۴) شراب کو حلال قرار دے کر پئے تو مرتبہ ہے اور پھر شراب و کسی نشہ کی چیز کو حلال جاننے کو اسے حد ماریں۔

(۵) اگر کوئی شراب کا بیچ حلال جان کر فروخت کرے تو پہلے سے

توبہ کرنے کے لئے کہیں اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ قتل کر دیں۔

- (۶) نیت کی چیزیں بیچنے والے کو تفریر دیں۔
- (۷) نیت کی چیز کا بیع والا گواہی گزرتے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہے اور گواہی کے بعد توبہ کرے تو ساقط نہیں اور اگر خود اقرار کرے تو حد بھر توبہ کرے تو مام کو اختیار ہے۔
- (۸) اس جرم کے لئے دو عادل گواہ ضروری ہیں۔ یا خود اقرار کرے بشرطیکہ بالغ و عاقل ہو۔
- (۹) اگر کسی نیت کی شے کو بے غلطی سے پئے یا اس کی حرمت کو نہ جانتا ہو تو حد ساقط ہے۔
- (۱۰) اگر کوئی شخص کسی ایسے نیت کو حلال جانے جس کی حرمت بر تمام اہل اسلام میں اتفاق ہو مثل مردار کے ذرا سے قتل کر دیں۔
- (۱۱) اگر سے حرام سمجھ کر کھائے تو اسے تفریر دیں۔
- (۱۲) اگر عداوت سے یا تفریر سے کسی مرد کے قتل کر دیں تو اس کا خون بہا نہیں ہے۔ (یعنی کچھ جرم نہیں) اگر گواہوں کا متفق ظاہر ہو تو بیت المال سے خون بہا دیا جائے۔

## غلط استنباط۔ ایک عجیب و غریب فیصلہ

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قتادہ بن مظعون نے شراب پانی جب خلیفہ نے چاہا کہ ان پر حد جاری کریں تو قتادہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی "لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا أَوْ عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا هُمْ أَكْفَرُوا" (ترجمہ) یعنی ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کے لئے اس چیز میں کوئی حرج نہیں ہے جس کو وہ کھالیں جبکہ وہ تقویٰ اختیار

اور ایسا لائیں اور عمل صالح بھی لائیں وہ بیخ استبدال مستحکم حضرت عمرؓ اس کو معاف کر دیا۔ یہ واقعہ جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو آپ خلیفہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں سے سوال کیا کہ میں نے اسٹاپ کیا ہے کہ قتادہ نے سنا ہے یا اور تم نے اس کو حد سے معاف کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ قتادہ نے یہ آیت پڑھی تھی (اور یہ وہی آیت) اس لئے میں نے اس کو معاف کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قتادہ اس آیت کے اہل نہیں ہیں۔ ورنہ یہ اس آیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جو ان کی طرح حرام راستہ پر چلے لیکن آیت میں صعب سے پہلے ہی کہہ دیا گیا ہے کہ جو ایمان لائے اور عمل صالح بجالائے ظاہر ہے کہ ایسا شخص حرام کو حلال نہیں کرے گا۔ اور کوئی بڑا عمل کرے گا۔ بعد قتادہ کو دایں طاہرہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر توبہ عمل کراؤ اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دو کیونکہ وہ ایسی بات کہے تھی وحد سے ملتے اسلام سے خارج ہو گیا کیونکہ وہ اس بات کا قائل ہو گیا کہ کوئی حرام نہیں ہے یہ مستحکم حضرت عمرؓ بھی متنبہ ہوئے اور ادھر قتادہ حضرت علیؓ کے اس مصلیٰ سے خبردار ہوئے تو انھوں نے فوراً توبہ کی پھر حضرت عمرؓ اس میں متفکر ہوئے کہ قتادہ پر شراب پینے کی حد کس طرح جاری کی جائے۔ اس پر حضرت علیؓ علیہ السلام نے رشتہ اور مایا کہ قتادہ کو نہ کوڑے مارے جائیں۔

## فقہ جعفری کی رو سے زنا کی سزا

حضرت علیؓ عید الشہدہ کے روز کرم بنی آخر ازماں عید الشہدہ سے ولایت کے وقت کہ جب میں نے بعد میری امت میں رما کی۔ یاد آتی ہو جائے گی تو ناگہانی موت کی لڑت ہو جائے گی۔ (روانی جز ۹ صفحہ ۳۴)

موت کی (ناگہانی) سے ہر وہ موت مراد ہے جو غیر کسی مقدمہ کے واقع ہو جائے جیسے ہارٹ فیل، سٹروک

ملکہ ریشہ ویز چکی، آج کل کثرت ہے۔ زنا جو کہ جو رسی جھیلے دق ہوئے ہیں۔  
اس لئے ہم ان کو تو عام طور سے نہیں دیکھتے لیکن اس کا بیج (اموات) می پڑ  
یعنی اچانک موت (ہمارے) میں نظر ہے۔

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے زانی کو چھ باتوں کے لئے تیب  
رہنا چاہئے تین ان میں سے دنیا میں اور تین آخرت میں جو تین دنیا میں ہیں  
وہ یہ ہیں۔

۱۔ اچھوٹا ہونا۔

۲۔ فقیر ہونا۔

۳۔ جلدی مر جانا۔

تین اور باتیں جو آخرت میں پیش آئیں گی۔

۱۔ غضب الہی ہونا۔

۲۔ سختی محسوس ہونا۔

۳۔ آتش جہنم میں بہت جتنا رہنا۔

بہت سی حدیثیں ہیں آپسے کہ ایک سزا (حد جاری ہونے) سزا (ملنے) سے  
بہت سے لوگ غیر سزا کی کام چھوڑ دیتے ہیں سزا کی ن کی دنیا اور  
آخرت کی حفاظت کرتی ہیں اور حد (سزا) کا فائدہ چالیس دن یا دس برس  
کے فائدہ سے زیادہ ہے۔

### • ایک واقعہ :-

ایک شخص امام علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا  
میں بخودوں کے ساتھ شہید ہوں۔ ایک مرد زنا کرتا ہوں اور دوسرے  
مرد زنا نہ کر کے اس کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔ یہ سب کچھ حضرت امام علیؑ  
نے ارشاد فرمایا۔ "اللہ کو اطاعت سے زیادہ کوئی شے پسند نہیں۔ نہ یہ  
کہ وہ مرد زنا نہ کرے۔"

اس وقت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہنچا اور فرما

حسن و قیوں کا عمل کرتا ہے اور اللہ سے محبت کا مفید وار ہے۔

(دقی جز ۹ صفحہ ۳۴)

## غیر شادی شدہ کا زنا کرنا اور اس کی حد

امیر مومنین حضرت علی علیہ السلام غیر شادی شدہ کو ۸۰ تا زیادہ لگا کر  
تہرہ دے کر حبس کرتے تھے۔ (دقی جز ۹ صفحہ ۷۹)

## شادی شدہ کا زنا اور اس کی سزا

امیر مومنین حضرت علی علیہ السلام شادی شدہ مرد و عورت کو ۸۰ لگا کر  
تہرہ دے کر حبس کرتے تھے۔ (دقی جز ۹ صفحہ ۷۹)

## زنا کی سزا مطابق توضیح المسائل آقا علی الخوئیؑ

۱۔ سزا میں ہم آقا علی الحاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئیؑ کے فتاویٰ جو کہ انکی  
توضیح المسائل صفحہ نمبر ۲۹۱ اور ۲۹۲ سے تحریر کر رہے ہیں۔ جناب  
آقا علیؑ شہید فرقہ کے ایک بہت بڑے مجتہد ہیں جن کے احکام و  
فتویٰ کی پابندی ہر شیعہ کرتا ہے۔

۱۔ مسئلہ نمبر ۲۰۲۵۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی عورت سے  
۱۔ جن کی طرح اس سے نسبت رکھتی ہو زنا کرے تو اسے حاکم مشرع  
حکم سے قتل کر دینا چاہئے۔ یہی حکم اس وقت ہے جب کوئی کافر کسی  
مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے۔

۲۔ مسئلہ نمبر ۲۸۴۶۔ جب کوئی آزاد شخص زنا کرے تو اسے





چھوٹے ہاتھوں کے اس وقت آپ کے حکم سے مردی نے مدد کی۔ یہیں  
زبانیں روک کر کیونکہ سزا اس کے لئے جاری کی جاتی ہے کہ وہ گناہ کی  
اب سزا ملے گی۔ (دانی جز ۹ صفحہ ۴۴)

دوسرا واقعہ :-

## زمانی پر مہر نہیں ہے

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا  
زمانے کے اوپر کوئی مہر نہیں ہے اور نہ اس عورت پر حد ہے۔  
جبیر: زمانہ کیا ہے۔ (دانی جز ۹ صفحہ ۴۶)

تیسرا واقعہ :-

## زمانہ بالچرخ پر حد نہیں ہے

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس  
وہ مرد لے گئے جھوٹے زمانہ کیا تھا۔ عورت نے کہا۔ یا امیر مومنین  
میں نے حشر اٹھوئے۔ ناکہ میرے یہ شکریہ آپ نے میں پر سے حد اٹھا دی  
فرمایا کہ اگر ان لوگوں (حکومت کے نقاب) سے پوچھا جائے تو یہ فتوہ  
کہ اس عورت کا عین نہ کہ وہ حالانکہ خدا کی قسم! امیر مومنین ع  
نے یہاں پر عورت کی مائت کا عین کیا ہے۔

نوٹ :- اسی صورت میں عورت پر کوئی حد نہیں ہے۔  
جبکہ اس نے نہ باع کر کیا ہو ورنہ عورت پر حد ہے۔  
ہے جبکہ امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت ہے  
کسی نے پوچھا کہ اس شخص کی کیا سزا ہے جس نے کسی عورت

۱۰۔ اور وہ قتل کیا جائے گا۔ چاہے مٹ دیا شدہ ہو یا غیب  
۱۱۔ (دانی جز ۹ صفحہ ۴۵)

## زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است

۱۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۲۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۳۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۴۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۵۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۶۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۷۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۸۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۱۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۲۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۳۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۴۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۵۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۶۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۷۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۸۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۹۹۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است  
۱۰۰۔ زمانہ میں کثرت نہ کہ کمین بڑے است

مسئلہ اول کے مفاد کے طور پر یہی جاتی ہے اصل میں یہ کیا نسبت دوسرے مسئلہ کے  
اسلامی مسئلے کے حوالہ بہت کم ہیں لیکن اصل کے علاوہ دوسرے مسئلہ میں لیکن جو کہ  
اسلامی حدود سے باہر ہیں اور صرف ان کے قانونی حیثیت سے سمجھے ہیں۔  
سوائے ان کے جو کہ ان کے واسطے قدر میں نہ کہ ان کے اس کے حدود کے لئے  
کوئی نیا دس حد کا قانون نہ ہو سکتا۔

تیسرے بڑے اصحاب یہ ہیں کہ بدستختی سے پورے عالم اسلام میں ہر جگہ  
نذرانے منصوبہ برپا کیے گئے ہیں تو اسلام سے عقیدہ ناسنان  
بلکہ مشرک دوسری زبانیں اور مغربی تہذیب و تمدن سے نفرت رکھتے ہیں۔  
ان کو ہمارا خیال یہ ہے کہ آج مغربی اقوام کی دامن گیری کے بغیر زندگی کے کسی  
میدان میں ترقی ممکن نہیں زندگی کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے معاملات  
مثلاً عالم اسلام کو مغربی اقوام کے درباروں پر سجدہ کر دینا یا جاپیٹے اور کچھ  
سے کام کرنا اور مشکلات کا حل ڈھونڈنا یا جاپیٹے ایسے منکسر خوردہ  
وہیت کے لوگ کیسے بوجہ دت کر سکتے ہیں کہ وہ دیکھ انداز میں خود کو ان کے ابداد  
کے لئے قربان کر کے بخیر کر دے وہ مسلمانوں کو مذکور کریں۔ وہ کثرت برائی کی نصیحت  
سے بے محاشا ہوئے ہیں کہ کٹر الیں۔

میں تو تین اسباب میں حضور سے ملکر پورے عالم اسلام کو نہا کر رکھا۔  
 چنانچہ ایک عظیم خدمت دی گئی اور پھر یہ بھی لایا اور نہا کر رکھا کی وہ بھی  
 پہلے ہی سے مصلحت سے پورے نظام کے لئے یہی دوسرے کون و نہا کر رکھا وہ بھی  
 مسلمانوں اور کافر دونوں کے حق میں ہم صرف خدا کے فضل و جبار سے شکایت  
 کرتے ہیں۔

فقہ جعفری کی رو سے چوری کی سزا

اسلام میں جوہری کیسٹن بائیسٹو کا اٹھانا ہے یہ ایسا عمدہ حکم ہے  
بغیر دھوکہ جوہری سے امکانات ختم ہو جاتے ہیں بلکہ جوہری ہمیشہ کے

حالت ہوتی ہے جن مقامات پر یہ طریقہ صواب ہے وہاں لوگوں کو جو کچھ  
شیخی کا چہرہ ہیں بتا دینی بہر حال یہ وہ چہرہ ہی کا حکم ہے لیکن سوال یہ ہے  
اگر یہ کام تھکوں سے کیا جائے تو کیا نکتہ نظر ان کو ہم میں صرف اتنا ہے

[illegible]

واقعه مملى .

خلیفہ معتمد عباسی کے دربار کا واقعہ

معظم عباسی کے دربار میں ایک دفعہ افسر بی بی جو بیٹیں کیا گیا خدیوہ  
بیبا کا اصل پر حوالہ دے کر بتایا کہ وہ غلامہ نہ تھی کہ بیٹی حوصل میں جیسے کہ  
محمد تقی علیہ السلام کو بھی ملے گا

۲۔ جو کہیں سے کاٹا جائے

علماء و فقہاء - اس حیرت انگیز واقعہ کے لیے حائل کیا جائے۔

[illegible]

اس پر کچھ عمل و وقت نہ ملے مخالفت کی ورنہ انھوں نے کہیں سے ہاتھ کاٹا جانیے  
لائے دی ورنہ انھوں میں یہ آیت تلاوت کی

«فَاِذَا جِئْتُمْ اَرْضَكُمْ وَرَبَّكُمْ وَرَبَّكُمْ اِلٰى الْمَوْتِ»

اس آیت میں کہیں تک عطف ہاں تک نہ لگایا ہے۔

اس وقت جعفر امام نقی علیہ السلام کی حاضری ہو رہی تھی اور ان سے یہ بات  
کہ آپ کیا کہتے ہیں۔

امام نقی علیہ السلام :- تو ان سے کہا :- ورنہ نہ مرنا

معلوم ہوا کہ آپ نے یہ جواب دیا :-

خلیفہ عباسی :- مجھ کو ان لوگوں کے کہنے سے مسوکار نہیں رہا آپ ان  
دست اور سناٹوں۔

امام نقی علیہ السلام :- تمام حاضرین، میں معاذ میں

عطفی یہ ہیں بلکہ جو یہی کہتے ہیں کہ

«مَنْ جَاءَ بِرَأْسِ الْوَلَدِ جَاءَ بِرَأْسِ الْوَلَدِ» اور اگر کوئی چھوڑ دیا جائے

خلیفہ عباسی :- کہیں دلیل ہے؟

امام نقی علیہ السلام :- قرآن میں ہے۔

«وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ»

کسی سجدے کے مقدمہ اللہ کے لئے ہیں۔ اگر اس کا پورا ہاں تھا کاٹ دیا

جائے تو سجدہ ناقص ہو جائے گا۔ لیکن سجدہ میں بیٹھنے کے ساتھ ہی

انھوں نے زمین پر لگنا شروع کیا ان میں ہاتھ کی چھبیلی بھی شامل ہے

خلیفہ عباسی :- جواب بالکل ٹھیک ہے اور حکم دیا کہ جو لوگوں سے

منظور ہوا وہ :-

افسوس کہ یہ صحیح جواب آپ کی شہادت کا سبب بنا اس بعد میں

بعد تمام وہ باری علی و وقت ہاں آپ کے دشمن ہو گئے اور طرح طرح سے

خلیفہ کو آپ کے خلاف کھڑے کرنے لگے۔ جسکی وجہ سے خلیفہ متعظم عباسی

دہر کے درمیان تہمید کر دیا (منہجی لانا جلد ۲ صفحہ ۴۴۴)

### • دوسرا واقعہ

حضرت میں حیدرہ سب ان کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ایک مقام سے گزر

رہا تھا کہ میں نے ایک ایسے چٹائی پر گر کر کھڑا ہوا کہ وہاں ایک چٹائی پر

میں سے سوال کیا کہ تیرا ہاتھ کس نے کاٹا؟ اس نے جواب دیا اس نے جو

بہتر بنانا تھا تو ہے۔ یعنی عیسیٰ بن جہاں شاہ علیہ السلام

میں سے یہ بات پوچھا کہ کیا واقعہ ہے؟

اس نے بیان کیا کہ ہم آٹھ آدمی تھے جن کا کام چوری کرنا تھا۔ بالآخر

ہم گرفتار ہو گئے اور میرا بھائی حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں لے جاتے

تھے آپ نے پوچھا۔ تم نے چوری کیسے کی؟

”ہم نے تو یہ کہہ دیا کہ ”بھائی پوچھا۔ حانے سے کہ چوری کرنا حرام ہے؟

ہم نے کہہ دیا ”ہاں“

پس آپ نے فرما دیا کہ اس کو سے جاؤ اور ان کے ہاتھ کاٹ دو۔

چنانچہ ہم سے سب سے ہاتھ کی ٹنگھیاں کاٹ ڈالی گئیں۔ اور ان کو ٹھیک

معدہ پہنچنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ میں نے بعد میں کوئی گھر میں رکھا گیا

ہمارا خوراک بھی دینا شروع ہوئی۔ لیکن کہ آخر میں مل ہو گئے پھر ہم کو کشت

علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ہم کو خلعت فارسی سے نوازا

اور اسناد دے کر فرمایا کہ اس کے بعد اگر کوئی تم کو کشت میں ملے گی۔ اور

اگر کسی نے تم کو قتل کرے تو اسے بریدہ ہوتی میں جاؤ گے؟

(بخاری ج ۱ صفحہ ۴۹۸)

دیکھ بیٹے جو کہیں طرح طرح کی سزا کے بعد رکھ دیاں ہو

سے جو طرح رٹاؤں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو سزا کے جالس چوٹی کے ساتھ

امیر ہوئے ان کو یہ دیکر رہا تھا۔





## مکرر پتوری کی سزا

حضرت کریمؐ کے سہ سے یک چہرہ پیش کیا گیا تو انھوں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ دوسری دفعہ پتور سے چہرہ کی اور پچھلے گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ تیسری دفعہ لایا گیا اور حضرت کریمؐ نے پھر اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت علیؑ علیہ السلام نے منع کیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ یہ دوسرا کٹ چکے ہو۔ یہ فیصلہ کیا جائے گا۔

## پتوری میں حد واجب ہونے کی حد

یہ پتور کیا مکارا میں خود کا کمرے کی عرض سے داخل ہو۔ اس وقت کٹھنایا کرے جسے کٹور اور چھوٹی اور بقول سے گواہے پکڑیں۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کے سہ سے جب اس کا مقدمہ پیش ہو تو فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اگر یہ سہاب گھر کے حدود سے نہ رہے تا تب واجب ہی ہوتا یعنی اس کے ہاتھ کاٹے جاتے (تفسیر صفحہ ۸۶)

والفظ: حضرت امیر علیہ السلام کم از کم رجب دینیہ کے بعد پتوری پر حد جاری ہر ما چلتے تھے (روای حد ۹ صفحہ ۷۱)

ابوالاعلامصری اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ  
کا منقولہ مکالمہ

یہ مرتدا و ملاح مصری نے سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ کے سامنے جو کی

(سنن بہر حسب دلیل الفاظ میں اقرار فرمایا کیا۔)

یہ بعد ازاں مصری :- جس ہاتھ کی دیرت یا عینہ و رقیہ اس پر کیا بات ہے کہ صرف ۱۲ دینہ کی خاطر کاٹ دیا جائے۔

سید مرتضیٰ علیہ السلام نے جواب دیا :- (جو جواب دیا) موت اور یا پتوری کی حد سے اس ہاتھ کی دیرت بڑھتی ہوئی تھی لیکن خیانت کی دیرت نے اس کو مستلزم یہ حکمت بارگاہی تعالیٰ ہے۔ جس کو سمجھو۔

## افترار جرم کے شر الہی

صحاب امیر علیہ السلام نے اترت دفرایا کہ کوئی سہ سے گھر سے جرم کا ثبوت نہ کرے تو اس کو اس طرح دیکھنا چاہیے :-

۱) کہ وہ اسے جو سس و حواس میں ہے۔

۲) کہ وہ اسے اختیار میں ہے۔

۳) کہ وہ اسے یقین ہے۔

۴) کہ وہ اسے مادہ سے یا قید عامہ کے خوف سے یا کسی سختی کے خوف سے یا کسی سختی کے خوف سے الگ سے ایسی چوہی کا اصرار نہ کرے بلکہ تو اس

صورت میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹنا چاہیے گا

(روای حد ۹ صفحہ ۷۲)

## مطابق فقہ جعفریؑ : خدا سارق یعنی چور کی سزا

تحریر :- محترم مولانا محمد رفیع اعجازی مربیہ تہذیب و اخلاق اسلامی  
 کتب فقہیہ سے استفادہ کرنے والے علم کی خاطر اپنی حکمت کا مدد سے ایسی صورتیں مقرر کر دی ہیں جن کے  
 ذریعہ معاشرہ میں ایسا ہیہ انتہا ہمت و عداوت کی ضرورت نہ ہو جس سے ہر دین سے ذریعہ اصلاح  
 کو اپنا کیرہ بننے سے محفوظ رہے اور ہر گناہ کی سزا میں ہو۔  
 اِنَّ الصَّالِحَ لَا يَغْنَاهُ عَنْهُ النَّفْسُ وَ الْمَالُ وَ النَّارُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْكُفْرُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْيَهُودُ وَ لَا يَنْفَعُهُ  
 الْمَسِيحُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْبَنَاتُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْبَنَاتُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْبَنَاتُ وَ لَا يَنْفَعُهُ الْبَنَاتُ  
 چور کی سزا :- جب کوئی شخص کسی دوسرے کی ملکیت میں سے کسی چیز کو چھین کر لے جائے تو اس کی سزا  
 انگوٹھا چھین کر نیکمال قطع کرنا ہے جس کی کڑی سزا ہے کہ اسے توبہ کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔  
 فقہ کی باتیں کی کسی طرح جو کچھ مرتد بھروسے یا دین کے نام پر لگا کر چاہیں گے۔  
 اگر چہ بھی نہ دے کے تو مصلحت و اہم کو دیکھا جائے گا۔

۱۔ چور کی سزا میں یہ مصلحت ملحوظ ہے کہ انگلی پر قطع ہونے سے ہاتھ بڑا و بڑا نہ ہو  
 دین کو جو چاہے اگر کوئی شخص جو فقہ جعفریؑ کے احکام کی تائید کرے تو اسے کوئی قسم کر سکتا ہے ایک  
 ہاتھ کا ہتھیار سے دوسرے ہاتھ کی پکڑنے کی پکڑ ہے اور ہاتھ کا ہتھیار  
 جاسے ہر ممکن نہیں ہے۔

۲۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ یہ وجہ اہل عقیدے کے لئے روٹی کپڑا مکان کا قطع  
 کر سکتا ہے جو اللہ کی جانب سے اس پر فرض ہے اور چاہے چاہے تو کوئی جاننے کی صورت میں  
 ممکن نہیں ہے۔

۳۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ اس سے ہاتھ و پیراں کے روٹی کپڑے مکان کا یا بہت مال  
 بہت بڑے بڑے ہم عروہ کے لئے بھیہ کیا گیا ہے۔

۴۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی کوئی تکلیف برداشت کرے  
 سوائے اپنے ہاتھ و پیراں کے تو کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ انگلی پر قطع ہونے سے ہاتھ بڑا و بڑا نہ ہو  
 دین کو جو چاہے اگر کوئی شخص جو فقہ جعفریؑ کے احکام کی تائید کرے تو اسے کوئی قسم کر سکتا ہے ایک  
 ہاتھ کا ہتھیار سے دوسرے ہاتھ کی پکڑنے کی پکڑ ہے اور ہاتھ کا ہتھیار  
 جاسے ہر ممکن نہیں ہے۔

۵۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 سوائے اپنے ہاتھ و پیراں کے تو کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ انگلی پر قطع ہونے سے ہاتھ بڑا و بڑا نہ ہو  
 دین کو جو چاہے اگر کوئی شخص جو فقہ جعفریؑ کے احکام کی تائید کرے تو اسے کوئی قسم کر سکتا ہے ایک  
 ہاتھ کا ہتھیار سے دوسرے ہاتھ کی پکڑنے کی پکڑ ہے اور ہاتھ کا ہتھیار  
 جاسے ہر ممکن نہیں ہے۔

۶۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 سوائے اپنے ہاتھ و پیراں کے تو کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ انگلی پر قطع ہونے سے ہاتھ بڑا و بڑا نہ ہو  
 دین کو جو چاہے اگر کوئی شخص جو فقہ جعفریؑ کے احکام کی تائید کرے تو اسے کوئی قسم کر سکتا ہے ایک  
 ہاتھ کا ہتھیار سے دوسرے ہاتھ کی پکڑنے کی پکڑ ہے اور ہاتھ کا ہتھیار  
 جاسے ہر ممکن نہیں ہے۔

۷۔ یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 سوائے اپنے ہاتھ و پیراں کے تو کوئی شخص کوئی ہاتھ کوئی تکلیف برداشت کرے  
 یہ مصلحت بھی ملحوظ ہے کہ انگلی پر قطع ہونے سے ہاتھ بڑا و بڑا نہ ہو  
 دین کو جو چاہے اگر کوئی شخص جو فقہ جعفریؑ کے احکام کی تائید کرے تو اسے کوئی قسم کر سکتا ہے ایک  
 ہاتھ کا ہتھیار سے دوسرے ہاتھ کی پکڑنے کی پکڑ ہے اور ہاتھ کا ہتھیار  
 جاسے ہر ممکن نہیں ہے۔



# زکوٰۃ

## فقہ جعفری کی رو سے احکام زکوٰۃ

زکوٰۃ کا مبنیٰ ہی مقصد یہ ہے کہ ضرورت مند فرد کی امداد و دستگیری کی جائے اور مستقل حادی رہے۔ رسالہ خالص کی رو سے جب تک زکوٰۃ اور نہیں کی جائے، مال کی تعلیم نہیں ہوتی۔ حضرت محمد مصطفیٰ کے زمانے میں زکوٰۃ کا نظام جتنا تک تک کارندوں کے دینے کی بنیاد پر اور پھر مقررہ امداد پر صرف کر دیا جاتی تھی جیسا کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے قسمت رسول کریم کے مطابق یہی نگرانی میں جمع زکوٰۃ کو فرائض تقسیم کرنے کا بندوبست فرمایا۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے حبیب خلافت میں جسے محنتی اور کٹھن بن کر دے کر اس کام پر مقرر فرمایا۔ ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کے ساتھ کسی چیز کے پورے وجود کے بغیر زکوٰۃ وصول کرتے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام کا حکم تھا کہ کل شخص سے زکوٰۃ وصول کرنا مجھ دے اور جو نہ کہوے کہ میں زکوٰۃ نہیں لوں اس سے بار بار پوچھ جائے۔ حضرت علی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے نہ ہی کوئی جبر و تشدد کیا اور نہ ہی اس کی ضرورت سمجھی۔ کیونکہ اگر اس کی فریضے میں جبر کیا جائے تو یہ ظلم کہا جاسکتا تھا۔

# واقعہ

## مالگزار سے متعلق حضرت علی کا حکم

اس واقعہ میں آپ کو ایک رویت بتاؤں گا جس سے معلوم ہوگا کہ

دور خلافت میں علی علیہ السلام میں آپ اپنے مانتوں کے درپہ کسی طرح ہونے لگے۔ دیکھ کر کہتے تھے کہ میں اس سے نہیں آؤں گا۔ آپ کے کیا احکام تھے کہ آپ تاریخ متاویہ لکھ کر آپ کے پاس آؤں گے یا جہاں آپ کا

کام ہے۔ کراچی (صفحہ ۹۱ - ۹۲)

"پہلی دفعہ، یہ شخص تین نفوس کیلئے کہ ہر ایک سا اور جسے عرب بزم نامہ کہتے ہیں ایک ضلع تھا۔ حضرت علیؑ انہوں نے ایک صاحب کو نہ مال کی مالک نہ تھا۔ دھوکہ کمرے پر مقرر فرمایا۔ حضرت علیؑ نے وقت نماز سے حضرت علیؑ انہوں نے فرمایا دیکھو ایک درم کو دھول گیت پر بھی کسی کو کر دے۔ اس درم پر ہر ایک مال اں چیر کر بقیہ میں سیلا۔ کہ ناجو مال کی ذرا دی کا ذریعہ ہوں۔ گہرا اندر سے مال کے لباس اور اس کے موٹی جس سے وہ کاست اور بار بار داری کا کام دیتے تھے۔ ان کو بھی ہاتھ لگاتا اس شخص سے حضرت علیؑ علیہ السلام سے کہ امیر المومنین بھی تو اس طرح والے ہو جاؤں گا۔ یہی چاہتا ہوں یعنی تھوڑے دھوکہ ہوگا۔

حضرت علیؑ علیہ السلام سے یہ سن کر فرمایا۔

خواہ تم اسی طرح والے کیوں نہ ہو۔ میری رو دیا۔ "تجویر فرموا کہ یہ تمہاری حکم کیا ہے کہ لوگوں کی زندگی کی علیٰ ہر روز سے جو چیز جو ہے سبھی مطالبہ کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں۔" (اسٹن سہجی صفحہ ۷۰۵)

"اچھا جناب، یہ علیہ السلام بلا چر زکوٰۃ جمع کر کے شرافت مند رفتار فرما کر تھے اور اس سے ہی عمل حکومت کا دوسری عدول میں ہوتا تھا۔ یہ تھے دینے تھے۔" • فقہ جعفریہ کی رو سے احکامات زکوٰۃ مصداق جہاں شریعت میں روح ندرت و مروت اعلیٰ دم لاندہ تعالیٰ سے کی گئی کہ لا یشیخ الماں کے معنی میں ہوئے لیکن ۴۷ میں ذکر کر رہا ہوں۔ بلکہ بھی مسئلہ کی طور میں اس کے پیشے جو ہے ہیں۔



## احکام زکوٰۃ

۱۱ مسئلہ ۱۸۵۳ :- زکوٰۃ جو چیزوں پر واجب ہے

۱۔ گندم ۲۔ جو ۳۔ کھجور ۴۔ کشمش ۵۔ سون ۶۔ چاندی  
۷۔ اور سونے (۸) ٹکٹے (۹) بھٹیڑ

اگر کوئی شخص ان کو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا مالک نہ رہے  
ساقط ہو تو نقد میں یا کسی چیز کی قیمت میں ایک خاص مقرر مقدار  
ان معیاروں میں سے کسی ایک معیار میں لائے کہ حق کا حکم دیا گیا ہے۔  
(۳) مسئلہ ۱۸۵۴ :- مدت جو گندم کی طسرج نرم داند ہے اور جس کی  
خاصیت جوگی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن غلے جو مٹن گندم کے  
ہے وہ باشندگان صفا کا غذا ہے، بار بار حیات و ادب اس کی زکوٰۃ دیا جائیگا۔

## زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۲) مسئلہ ۱۸۵۵ :- زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب کہ  
مال، مقدار، اہلیت کے برابر ہو جس کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی  
اور اس کا مالک بالغ، عاقل اور آزاد ہو اور اس مال میں حقوق نہ ہو  
(۳) مسئلہ ۱۸۵۶ :- جب کوئی شخص گائے، بھٹیڑ، اونٹ یا سورے  
چاندی کا یا وہ چیزیں ملک رکھتا ہو جن پر زکوٰۃ کی زکوٰۃ دینی چاہیے  
لیکن یا وہ اس چیز کے مستحق ہوتے ہی وہ اس مال پر اس طرح تصرف  
نہیں کر سکتا کہ وہ مال باقی ہی نہ رہ جائے اور اگر تصرف کرے گا تو وہ ضامن ہوگا  
اور اگر وہ اس چیز میں ہینہ میں ارادہ اور احتیاد کے بغیر شرائط زکوٰۃ میں سے  
کوئی شرط ختم ہو جائے تو پھر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۵) مسئلہ ۱۸۵۷ :- اگر گائے، بھٹیڑ، اونٹ اور سورے چاندی کا کوئی  
مالک درمیان سال میں بالغ ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

(۶) مسئلہ ۱۸۵۸ :- گندم اور جوگی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی  
ہے جبکہ انھیں گندم اور جوگی بنائے گئے اور کشمش کی زکوٰۃ بنا برائیت  
اس وقت واجب ہوتی ہے جب کہ غورہ (میز رنگ) کا خام میل ہو (اگر گھٹا ہو تو نہیں)  
جو دراصل موغیر جب کہ کھجور، روغن کے و پر مکمل ہو جائے تو زکوٰۃ واجب  
ہونی ممکن گندم اور جوگی زکوٰۃ دینے کا موقع اس وقت ہوگا جب کہ فصل تیار  
کے بعد کاٹی جائے اور ان کے دانے باہر سے الگ کر لئے جائیں مگر اور کشمش کی  
زکوٰۃ دینے کا موقع اس وقت ہوگا جب کہ یہ خشک ہو جائیں۔

(۷) مسئلہ ۱۸۵۹ :- جیسا کہ یہ مسئلہ میں بیان ہوا اگر گندم، جو، کشمش  
اور جوگی زکوٰۃ کے واجب ہونے کے وقت اس کا مالک بالغ ہو جائے تو اسے  
زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

(۸) مسئلہ ۱۸۶۰ :- اگر گائے، بھٹیڑ، اونٹ، سورے اور چاندی  
کا کوئی مالک تمام سال دیوانہ رہا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ لیکن  
سال کے کچھ حصہ میں دیوانہ رہا ہو اور باقی سال میں صاحب عقل و پُرسل ہو جا  
تو اگر اس کی دیوانگی اس حد تک رہی ہو کہ لوگ یہ سمجھ لگیں کہ پورے سال میں  
صاحب عقل رہا ہے تو مال مرہ حق واجب اس پر زکوٰۃ واجب ہے

(۹) مسئلہ ۱۸۶۱ :- اگر گائے، بھٹیڑ، اونٹ، سورے اور چاندی  
کا کوئی مالک سال کے کچھ حصہ میں صحت یا بیہوش ہو جائے تو اس سے زکوٰۃ  
ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی حکم اس وقت بھی ہے جب کہ گندم، جو، کھجور، کشمش  
کی زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت وہ صحت یا بیہوش ہو۔

(۱۰) مسئلہ ۱۸۶۲ :- اگر کسی شخص نے اس کا کوئی مال غصب کر لیا  
یا ہوا اور وہ اس پر تصرف کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے  
اس طرح اگر کسی شخص سے اس کی رعایت غصب کر لی جائے اور جس موقع پر  
اس نے رعایت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ غصب کرنے والے کے قبضہ میں ہو  
وہ پھر بعد میں قدرت اس شخص کو واپس ملے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(۱۱) مسئلہ ۱۸۶۳ :- اگر سونا چاندی یا کوئی اور چیز کہ جس پر زکوٰۃ واجب

ہوئی ہے پھر قرض سے اور یک سال اس کے پاس رہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے  
اور قرض دینے والے پر کوئی پھیر واجب نہیں ہے۔

## گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ

(۱۱) مسئلہ ۱۸۶۳۔ گندم، جو، کھجور، و کشمش کی زکوٰۃ جس وقت واجب  
ہوئی جب کہ مقدار نصاب کے برابر ہو یا بیش جائے اور ان سب کا نصاب ۴۰۰  
کیلوگرام یا پاکستانی ۶۰ من ۱۴ سیر ہے۔ اور خوردہ وزن کے مطابق ہونے پر  
(۱۲) مسئلہ ۱۸۶۵۔ اگر کھجور، جو، و گندم کی زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو اور  
اس کی زکوٰۃ دینے سے پیشتر جو دیا اس کے عیال اس میں سے نکالیں یا مستثیر  
کر دے دیں تو جتنی مقدار فروغ کینے پر اس کی زکوٰۃ دی جائے۔

(۱۳) مسئلہ ۱۸۶۶۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی زکوٰۃ واجب ہونے کے  
بعد اس کا مالک وفات پا جائے تو اس کے "اس سے زکوٰۃ دینی جائے لیکن اگر زکوٰۃ  
حاسب ہوئے سے پیشتر ہی انتقال ہو جائے تو اس کے ورثوں میں سے جس کو  
کا حصہ بھی نصاب کے برابر ہو وہ اپنے حصہ کی زکوٰۃ دے گا۔

(۱۴) مسئلہ ۱۸۶۷۔ اگر کوئی شخص حاکم شرع کی جانب سے زکوٰۃ  
جمع کرنے پر مامور ہو تو وہ گندم اور جو کے دفعہ لگ جانے دروازہ صاف ہو جائے  
پر وہی طریق کھجور اور انگور کے خشک ہو جانے پر زکوٰۃ کا مطالبہ کر سکتا ہے۔  
اور اگر مالک ان چیزوں کی زکوٰۃ نہ دے اور وہ چیز جس کی زکوٰۃ واجب ہو گئی  
ہے تلف ہو جائے تو مالک کو اس کا معاوضہ دینا ہوتا ہے۔

(۱۵) مسئلہ ۱۸۶۸۔ اگر کوئی شخص کھجور، جو، انگور کے درخت یا گندم اور  
جو کے درخت کا مالک ہو جائے اور اس کی ملکیت میں آنے کے بعد ان چیزوں کی  
زکوٰۃ واجب ہو مثلاً یہ کہ کھجور اس شخص کی ملکیت میں آئے کے بعد وہ وہاں سے  
ہو جائے تو چاہیے کہ ان چیزوں کی زکوٰۃ دے۔

(۱۶) مسئلہ ۱۸۶۹۔ اگر کوئی شخص گندم، جو، کھجور، و انگور کی زکوٰۃ  
واجب ہوئے کے بعد ان چیزوں کو فروخت کر دے تو اس فروخت کرنے والے

لو سب چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔

(۱۷) مسئلہ ۱۸۷۰۔ اگر کوئی شخص گندم یا جو یا کھجور یا انگور خرید کر دے  
اور اسے عم ہو کر بیچے دے دے زکوٰۃ دے دی ہے۔ یا خشک ہو کر بیچے دے دے زکوٰۃ

دے دے گی۔ یا نہیں تو دو دووں صورتوں میں

۱۔ اس پر زکوٰۃ واجب ہو گئی اور اگر وہ جانے کہ بیچے دے دے اس مال کی زکوٰۃ  
نہیں دی ہے تو اگر حاکم شرع مقدار زکوٰۃ کے معاملہ کی اجازت نہ دے تو اس

مقدار کا معاملہ ختم نہ ہو فروخت باطل ہے اور حاکم شرع کو حق حاصل ہے کہ مقدار  
زکوٰۃ خریدار سے چھل کرے۔ اور اگر حاکم شرع مقدار زکوٰۃ کے معاملہ خریدار

فروخت کی اجازت دے دے تو معاملہ صحیح ہو گا مگر خریدار حاکم شرع کو زکوٰۃ  
کی مقدار کے برابر قیمت دے کر دے اور اگر خریدار مقدار زکوٰۃ کی قیمت بیچنے

والے کو دے چکا ہے تو اس سے واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸) مسئلہ ۱۸۷۱۔ اگر گندم، جو، کھجور اور کشمش کا وزن کچھ ہونے  
کی صورت میں ۲۳ من ۱۴ سیر ہو اور خشک ہو جائے کہ بعد اس مقدار سے کم  
ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۱۹) مسئلہ ۱۸۷۲۔ اگر گندم، جو، کھجور کو خشک ہونے سے پیشتر  
نہ صرف میں لائیں تو اگر پھر خشک ہو جائے پر وہ مقدار نصاب کے برابر

ہو جائے مگر اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی البتہ اگر اچھٹا اس کی زکوٰۃ دے دی  
جائے تو بہت ہی پسندیدہ ہے۔

(۲۰) مسئلہ ۱۸۷۳۔ اگر کسی کھجور جو تازہ ہی رہے کھائی جاتی ہے اور جسے  
رہ چھوڑا جائے تو بہت کم ہو جاتی ہے تو اگر کسی کھجور اس مقدار میں ہو کہ خشک

ہوے پھر بھی (اس کا وزن) ۲۳ من ۱۴ سیر تک پہنچ جائے تو اس کی زکوٰۃ  
واجب ہے۔

(۲۱) مسئلہ ۱۸۷۴۔ گندم، جو، کھجور یا کشمش جس کی زکوٰۃ  
نہیں تھی شخص نے وہی ہے اگر چند سال تک اس کے پاس رکھا رہے اس پر

زکوٰۃ واجب ہوگی۔

دوبارہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

۲۲۔ مسئلہ - ۱۸۵۵ :- اگر گندم، جو، کھجور اور انگور یا دھن کے پانی سے سیبجیہ میں یا ان کی سیبجیہ کی ملکیت کی طرح زمین کی رو سے ہوئی ہو تو اس صورت میں ان چیزوں کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور ڈول کے ذریعہ کنوئیں سے پانی کھینچ کر اسی طرح کے دوسرے طرح سے آب پاشی ہوئی ہو تو پھر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے اور اگر کچھ حصے کی سیبجیہ یا دھن یا دھن کے پانی یا زمین کی رطوبت سے ہوئی ہو اور اتنی ہی مقدار کی کنوئیں اور ڈول یا اسی طرح کے دوسرے ذریعوں سے ہوئی ہو تو زکوٰۃ کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی اور بقیہ نصف (میلادار) کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے یعنی چالیس حصہ میں سے تین حصے زکوٰۃ کے دیئے جائیں گے۔

۲۳۔ مسئلہ - ۱۸۵۶ :- اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کو بارہ اسطرح کے دوسرے ذرائع سے سیبجیہ کیا ہو اور ساتھ ہی ساتھ ڈول یا اسی قسم سے طریقوں سے بھی سیبجیہ کی گئی ہو تو ایسی صورت میں اگر سیبجیہ اس مقدار کی ہو کہ کہا جاسکے کہ ڈول کے ذریعہ ہوئی ہے نہ کہ مار سے تو زکوٰۃ بیسواں حصہ ہوگی ورنہ اگر کہا جاسکے کہ سیبجیہ یا بارہ حصہ کے بار سے ہوئی ہے نہ کہ ڈول کے ذریعہ تو زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی۔

۲۴۔ مسئلہ - ۱۸۵۷ :- اگر سیبجیہ یا دھن کے بارے میں مستحکم یا بارش کے پانی سے ہوئی ہے یا ڈول کے ذریعہ تو ایسی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے۔

۲۵۔ مسئلہ - ۱۸۵۸ :- اگر کسی جنگ گندم، جو، کھجور اور انگور یا دھن یا دھن کے پانی سے سیراب کیا جائے اور کنوئیں، دریا یا اس قسم دوسرے ذرائع کی محتاجی نہ ہو اور اس کے بارہ جو ڈول کے ذریعہ سے آب ہو اور آب پاشی کے اس طریقہ سے پیداوار کے بڑھنے میں کوئی عذر نہ ملے تو صورت میں ان چیزوں کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی۔ اور اگر کنوئیں، دریا

یا اس قسم کے طریقوں سے آب پاشی کی جائے اور یا دھن یا دھن کے پانی سے آب پاشی کی ضرورت نہ ہوئے کے بارہ جو دریا، دھن یا دھن کے پانی سے بھی آب پاشی کی جائے اور پھر بھی پیداوار کے بڑھنے میں کوئی عذر نہ ہو جس کے تو پھر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہوگی۔

۲۶۔ مسئلہ - ۱۸۵۹ :- اگر کسی رعیت کے کنوئیں اور ڈول یا اس قسم کے ذرائع سے سیراب کیا جائے اور اس کے پانی کی زمین پر جو رعیت ہو وہ پہلی رعیت کی رعیت سے ورنہ حاکمین کے ورنہ اسے مزید سیراب کئے جائے کی ضرورت نہ ہو تو اس صورت میں جس رعیت کی کنوئیں اور ڈول کے ذریعہ سے آب پاشی ہوئی ہے اس کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہوگی ورنہ کے بارہ جو رعیت کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی۔

۲۷۔ مسئلہ - ۱۸۶۰ :- وہ خراجات جو، گندم، جو، کھجور اور انگور کے پیدا کرنے پر کے جائیں یہاں تک کہ سیلاب اور برفناک جو رعیت کے ملک میں استقامت کی وجہ سے کم ہو گئے ہوں اس کی قیمت سے کچھ حصہ جو کچھ بارہ جو ہوئی ہے اس سے وضع کر سکتا ہے ورنہ ان خراجات کے وضع کرنے سے قبضہ میں دہرہ ۲۳ میں ۱۲ سیر ہو چکے تو ان خراجات کے وضع کرنے کے بعد باقی ماندہ کی زکوٰۃ دسے۔

۲۸۔ مسئلہ - ۱۸۶۱ :- جب رعیت کے لئے بیج ڈلا جائے تو اس وقت جو بیج کی قیمت ہو اس کو خراجات میں حساب کر سکتا ہے۔

۲۹۔ مسئلہ - ۱۸۶۲ :- اگر زمین اور آلات رعیت یا ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز جو اس شخص کی ملکیت میں ہو تو اس کے کرایہ کو خراجات میں شامل نہیں کرے گا۔ اسی طرح رعیت کے ملک میں جو کام وہ خود انجام دے یا کوئی دوسرا غیر ضروری کے انجام دے تو اس کے لئے کوئی چیز پیداوار سے وضع نہ ہوگی۔

۳۰۔ مسئلہ - ۱۸۶۳ :- اگر کوئی شخص نگر یا کھجور کا رعیت

خرید کرے تو اس کی قیمت اخراجات کا جزو نہیں قرار دیا جائے گی لیکن اگر کھریدا  
انگور جیسے جلد سے پختہ ہونے والی خریدے تو جو رقم اس کے لئے صرف کی ہے وہ  
اخراجات میں شامل ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۸۲۔ اگر کوئی شخص زمین خریدے اور اس پر  
گندم یا جو کی کاشت کرے تو جو رقم فصل سے زمین کے خریدے پر صرف کی  
ہے وہ اخراجات کا جزو شمار نہیں ہوگی لیکن اگر کھڑی زراعت خریدے  
تو جو رقم اس کے خریدنے پر صرف کی ہے اسے اخراجات میں شامل کر سکتا ہے  
اور جو کچھ پیدا ہوئی ہے اس سے وضع کر سکتا ہے لیکن غلہ سے جو کھوس  
حاصل ہوا اس کی قیمت اس رقم سے منہا کر لی جاتی ہے جو اس نے زراعت کی  
خرید پر صرف کی ہے مثلاً اگر کسی شخص نے زراعت کو یا بیج سود و بیہ میں خرید  
کیا ہے اور اس زراعت سے حاصل ہونے والے غلہ کے کھوس کی قیمت سود  
روپیہ ہے تو صرف چار سو روپیہ خرچات میں منہا کر کے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۸۸۵۔ اگر کوئی شخص میں دو دوسری ای چیزوں  
کے فیروز زراعت کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ زراعت کو کر سکتا ہے اور  
اس کے باوجود ان چیزوں کو خرید کرے تو جو رقم ان چیزوں کی خریداری  
پر لگائی ہے وہ اخراجات میں شمار نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۸۶۔ اگر کوئی شخص میں دو دوسری ای چیزیں  
جو زراعت کے لئے ضروری ہیں ان کے بغیر زراعت نہ کر سکتا ہو اور ان چیزوں  
کو خرید کرے اور پھر زراعت میں استعمال کی وجہ سے وہ چیزیں بالکل ختم ہو جائیں  
تو ان چیزوں کی کل قیمت اخراجات کا جزو شمار کر سکتا ہے اور اگر  
چیزوں کی کچھ قیمت کم ہو جائے تو بھرتی ہی مقدار کو اخراجات کا جزو قرار  
دیتے ہیں لیکن اگر زراعت کے بعد ان چیزوں کی قیمت میں کچھ کمی واقع  
ہوئی ہو تو پھر ان چیزوں کی قیمت کا کوئی بھی حصہ اخراجات کا جزو شمار نہ ہوگا  
(۳۳) مسئلہ ۱۸۸۷۔ اگر کوئی شخص کسی زمین میں گندم اور جو کی کاشت

کرے دو چیزیں میں مثلاً چاول اور جو کی بھی کاشت کرے جس کی زکوٰۃ  
مقرر نہیں ہے تو اگر اس میں سے ہر ایک چیز کے لئے جو اخراجات کئے ہیں صرف  
مخصوص چیز کے ضمن میں شمار ہوں گے اور اگر دوسرے لئے اخراجات کئے ہیں  
تو ان اخراجات کو دوسرے ضمنوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور اگر دوسرے اخراجات  
پر یہ چیزیں دو ضمنوں میں زکوٰۃ واجب ہے اس سے صحت اخراجات  
کو وضع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۸۔ اگر دوسرے لئے بیجے میں کوئی کام  
کی جائے جس سے بعد کے باروں میں بھی فائدہ پہونے لے اس کے اخراجات پہونے  
سال کی پیداوار سے وضع کئے جائیں گے۔ اور اگر اس عمل کو چند سال کے  
انداز سے انجام دیں تو اس کے اخراجات تمام باروں پر تقسیم کر دیے جائیں گے  
(۳۴) مسئلہ ۱۸۸۹۔ اگر کوئی شخص چند شہروں میں زمین کی فصلیں لکھ  
دوسرے سے مختلف زمینوں اور زمین سے زراعت و رمیہ ایک ہی موقع پر حاصل  
ہوتا ہو گندم، جو، کھجور یا نلہ کا، لکھ ہو در تمام شہروں کی پیداوار  
ایک سال کی پیداوار پر ہی ہو تو ایسی صورت میں جو فصل کی پیداوار  
جیسے اچھے گودہ لکھاب کے برابری ۲ من ۲ سیر ہو تو اس کی زکوٰۃ  
اسی موقع پر دیدے۔ بقیہ فصلوں کی زکوٰۃ جیسے آتی جائیں و گزرتا  
ر جس فصل کی پیداوار ایسے آتی ہے اگر وہ لکھاب کے برابر نہیں ہے تو مقدار  
سے تا کہ بقیہ فصلوں کی پیداوار بھی اچھے لکھاب کے برابر نہ ہو تو  
اس کی پیداوار اس کی زکوٰۃ واجب ہے ۱۱۔ اگر مقدار لکھاب پر ہی ہو تو  
زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۹۰۔ اگر کوئی انگور یا کھجور کا دیہت ایک سال میں  
دو مرتبہ پھل دیتا ہو تو اگر دوسروں کو لکھاب مقدار لکھاب پر ہی ہو جائے  
تو باوجود احتیاط اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔  
(۳۵) مسئلہ ۱۸۹۱۔ اگر کوئی شخص تارہ کھجور یا نلہ کی ایک مقدار



کہتے ہیں جو خشک ہونے پر مقدار نصاب کے برابر ہو جائے گی اور وہ اس تازہ کھجور یا انگور سے زکوٰۃ کی نیت سے اتنی مقدار مستحق کو دے دے کہ جو خشک ہونے پر زکوٰۃ کی واجب مقدار کے برابر ہوگی لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۳۹) مسئلہ - ۱۸۹۲ :- اگر کسی شخص پر خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو تو وہ اس کی زکوٰۃ تازہ کھجور یا انگور سے نہیں دے سکتا اسی طرح اگر تازہ کھجور یا انگور کی زکوٰۃ واجب ہوئی ہو تو وہ خشک کھجور یا کشمش سے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا البتہ ان میں سے کسی ایک چیز کو یا کسی دوسری چیز کو زکوٰۃ کی قیمت کی نیت سے دیدے تو کوئی نقص نہیں ہے۔

(۴۰) مسئلہ - ۱۸۹۳ :- اگر کوئی شخص مفروض ہو اور ایسے ۷۰ کا بھی مالک ہو کہ جس کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے پوری زکوٰۃ دیکھائے اور اس کے بعد اس کا قرض ادا کیا جائے۔

(۴۱) مسئلہ - ۱۸۹۴ :- کوئی ایسا شخص کہ جو مفروض ہو اور گرم ہو، کھجور یا انگور بھی رکھتے ہو، اگر ان چیزوں کی زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ہی مر جائے اور اس کے بعد اس کا قرض دوسرے مال سے ادا کر دیں تو پھر جس کسی بھی دارت کا حصہ ۲ من ۱۳ سیر تک پہنچ جائے وہ ایسے حصہ کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ ورنہ اگر ان چیزوں کی زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے اس کا قرض دے کر ملے تو اس صورت میں اگر میت کا مال صرف اس کے قرض کے برابر ہو تو ان چیزوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور اگر میت کا مال اس کے قرض سے زیادہ ہو، تو اس صورت میں کہ اس کا قرض ادا ہو کر اسے ادا کرنا چاہیں تو گرم ہو، کھجور یا انگور کے کچھ مقدار بھی قرض خواہ کو دینی پڑے تو ان چیزوں میں سے جو کچھ قرض خواہ کو دیا جائے گا اس کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی ورنہ عینہ مار فارقہ کا ہوگا۔ ورنہ کسی دارت کا حصہ مقدار نصاب کے برابر ہوگا وہ

وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(۴۲) مسئلہ - ۱۸۹۵ :- اگر گرم ہو، کھجور اور کشمش کر جس کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اچھی بھلی ہوں اور بُری بھی نہ چاہئے کہ ہر ایک کی زکوٰۃ عین اسی نسبت سے ادا کرے ورنہ وہ بڑا اچھی اور بُری قسموں کی زکوٰۃ صرف بُری قسم سے دے نہیں کی جاسکتی ہے۔

## سونے کا نصاب

(۴۳) مسئلہ - ۱۸۹۶ :- سونے کے دو نصاب ہیں۔

پہلا نصاب ۷۰ تولہ (پاکستانی) ہے جس وقت سونا ۷۰ تولہ کے برابر ہو چکا جائے اور دوسری شرط، لکھی موجود ہوں جو بیان ہو چکی ہیں تو اس کا چالیسواں حصہ جو ۱۴ ماشہ (۱۴ چم) کے برابر ہو تو اسے زکوٰۃ کے طور پر دے۔ اور اگر سونا اس مقدار سے کم ہو جائے تو اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

سونے کا دوسرا نصاب ۱۲۱۲ چم ماشہ یعنی گرام ۷۵۰ کے برابر ۱۲۱۲ ماشہ اور زیادہ ہو جائے تو چاہے کہ تمام ۷۵۰ چم ماشہ کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ سے اور اگر ۷۵۰ تولہ یا زیادتی ۴ چم ماشہ سے کم ہو تو صرف ۷۵۰ تولہ کی زکوٰۃ ادا کرے ورنہ ۱۴ ماشہ سے کم (جو زیادتی ہوئی ہے) اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا طرز جو بھی زیادتی ہو جائے بھی گرام ۷۵۰ ماشہ کا اصداف ہوتا ہے تو اس تمام سونے کی زکوٰۃ ادا کرے۔ ورنہ اگر ۱۴ چم ماشہ ہے (کم زیادتی ہو تو صرف مقدار زیادہ ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)۔

(۴۴) مسئلہ - ۱۸۹۷ :- چاندی کے دو نصاب ہیں۔

پہلا نصاب ۴۲۰ تولہ ہے یعنی گرام ۲۷ کے برابر چاندی ہو ورنہ زکوٰۃ کی دوسری شرطیں بھی پائی جاتی ہوں جن کا بیان کیا جا چکا ہے تو اس کا چالیسواں حصہ جو ایک تولہ ۴ چم ماشہ ہے زکوٰۃ کے طور پر دے ورنہ اگر



(۵۷) مسئلہ ۱۹۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسا سونا چاندی ہو جو حکام و دستور کے مطابق اس میں کوئی دھات ملی ہو تو وہ اس کی زکوٰۃ کیسے دینے کا طریقہ ہے؟ اس میں عام دستور سے زیادہ کوئی دھات ملی ہوئی ہو اس پر اگر اتنی مقدار میں دے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس میں سونا اور چاندی کی اتنی خالص مقدار موجود ہے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہو گئی ہے وہ اس کے برابر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اونٹ گائے اور بھیڑ کی زکوٰۃ

(۵۸) مسئلہ - ۸، ۱۹۰۸ء - اوٹسٹ ہنگائی اور کمیٹر کی زکوٰۃ میں اس شرطوں کے علاوہ جو دہ جوبیاں کی گئیں دوسری شرطیں ہیں۔

یہ ہے کہ جو ہر سال بے کار رہے اور اگر پورے سال میں ایک دو دن اس سے کام بھی لیا گیا ہو تو بنا بر احتیاط ان کی زکوٰۃ واجب ہے دوسرے یہ کہ پورے سال میں صحرائی گھس بھوس کرتا رہے پس اگر ایک سال تک باس لہ کے کسی حصہ میں اسے مالک گھس گھلائے یا کسی ذراعت سے جو مالک یا کسی ادھر کی ملکیت پر جو مال لے کرے تو پھر زکوٰۃ واجب ہے ہرگز اور اگر پورے سال میں ایک دو دن مالک کا بھی چرہ کھائے تو بنا بر احتیاط ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔

(۵۹) مسئلہ - ۱۹۰۹۔ اگر کوئی شخص اونٹ، گائے اور بکیر کے لئے کوئی ایسی جگہ خریدے جس کو کسی کے کاشت نہ کیا ہو، یا گریہ پیرے یا جس پر جمہ میں پھرانے کے لئے کوئی ٹھکانہ، واکرے تو ان کی ذکوۃ ذریعہ چاہئے۔

## اُونٹ کانتصاب

(۶) مسدود - ۱۹۱۰ء : اسٹریٹ کے پارہ نصفاب میں۔

● یہ مسئلہ نصب یا ریخ اٹھنا ہی اس اور ان کی زکوٰۃ ایک گھٹیر ہے اور جب تک ان کو ٹھکانہ کی تہی مقدمہ ہو زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

- دوسرا نصاب خمس اور ٹھٹھ ہیں۔ دس سال کی زکوٰۃ ۲ بھٹیڑ ہے۔  
• تیسرا نصاب پندرہ اونٹ ہیں اور ان کی زکوٰۃ ۲ بھٹیڑ ہے۔  
• چوتھا نصاب بیس اونٹ ہیں اور ان کی زکوٰۃ ۴ بھٹیڑ ہے۔  
• پانچواں نصاب پچیس اونٹ ہیں۔ اور ان کی زکوٰۃ ۵ بھٹیڑ ہے۔  
• چھٹا نصاب چھتیس اونٹ ہیں۔ اور ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے۔  
• جو عمر کے لحاظ سے دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔  
• سالانہ نصاب چھتیس اونٹ ہیں اور ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے۔  
• جو عمر کے لحاظ سے تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔  
• آٹھواں نصاب چھیالیس اونٹ ہیں اور ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے۔  
• جو عمر کے لحاظ سے چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔  
• نواں نصاب کسٹھ ہے، اور ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے۔  
• جو عمر کے لحاظ سے پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔  
• دسواں نصاب چھیڑھ اونٹ ہیں اور ان کی زکوٰۃ دو اونٹ ہیں۔  
• جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔  
• گیارہواں نصاب کیاٹھ ہے اور ان کی زکوٰۃ ایسے دو  
• اونٹ ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔  
• بارہواں نصاب ایک سو کھیس یا ستر یا دہ اونٹ ہیں جو  
• ہجرت میں چاہیے کہ چالیس یا پینس کر کے حساب کریں اور ہر چار بیس  
• اونٹوں پر ایک اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو زکوٰۃ کے طور  
• پر دیں یا چالیس بیس کر کے حساب کریں اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک  
• اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو زکوٰۃ میں دیں۔ یا بیس بیس  
• کے عدد سے حساب کریں ہر ہجرت میں اس طرح حساب کرنا چاہیے

دیکھ باقی نہ بچے وہ گراماتی رہے تو ۹ سے زیادہ نہ ہو۔ مثلاً اگر کسی کے پاس ۱۰ روپے ہیں تو اسے سو اونٹوں کی زکوٰۃ میں دو ایسے اونٹ دیتے ہیں۔ یہ ہمیں جو چھ سال میں داخل ہونے چاہئیں اونٹوں کی ایک اونٹ دینا چاہیے جو تیس سال میں داخل ہو چکا ہو۔

۶۱۔ مسئلہ - ۹۔ دو نصابوں کے درمیان عدہ دہر زکوٰۃ واجب نہیں ہے پس اگر کوئی شخص دیکھ نہ پایا یا یک سے اب بڑھ جائے تو جب تک کہ دوسرے نصاب بھی دس تک نہ پہنچ جائے تو صرف پانچ روپوں کی ہی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور کسی طرح بعد کے نصابوں میں بھی اس کا حکم کا خیال رکھ جائے گا۔

## گائے کا نصاب

۶۲۔ مسئلہ - ۱۹۲۔ گائے کے دو نصاب ہیں۔

پہلا نصاب تین سال سے زائد گائے کی تعداد تین تک پہنچ جائے اور جن سے بڑھ کر زکوٰۃ کو بیان کیا جا چکا ہے وہ بھی موجود ہیں تو ایک کھیر جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو زکوٰۃ کے طور پر دے اس کا دوسرا نصاب چالیس سال اور ان کی زکوٰۃ ایک کھیر کے برابر ہے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ تیس اور چالیس کے درمیان عدہ دہر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مثلاً اگر کسی شخص کے پاس ۹ گائے ہیں تو وہ چھ تیس کی زکوٰۃ داکرے گا۔ اور اسی طرح اگر چالیس گائے سے زیادہ ہو گرائوں کی تعداد سٹھ تک نہ پہنچی ہو تو صرف چالیس گائے کی زکوٰۃ دینا چاہیے اور جب گائے کی تعداد سٹھ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ پہلے نصاب کا دو گنا ہے لہذا دو کھیر جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہوں زکوٰۃ میں دے اسی طرح جتنی بھی زیادہ ہوتی جائیں تو اتنی تیس کر کے حساب کرے یا چالیس ہی لیس کر کے حساب کرے یا تیس اور چالیس کے زکوٰۃ ہیں دیکھنے والے دیکھ کر زیادہ ہونا چاہیے۔

جب کرے اور بتائے ہوئے قاعدے کے مطابق ان کی زکوٰۃ دے۔  
۵۔ حساب اس طرح کرنا چاہیے کہ کچھ باقی نہ بچے اور اگر باقی بچے تو وہ نوے ہو مثلاً اگر کسی کے پاس ستر گائے ہیں تو اسے تیس اور چالیس دوسرے حساب کرنا چاہیے تیس گائے کے لئے تیس کی زکوٰۃ یعنی ایک نصاب اور دس سال میں داخل ہو چکا ہو۔ اور اسے اور چالیس گائے کے لئے اس کی زکوٰۃ یعنی ایک کھیر جو تیس سال میں داخل ہو چکی ہو دے گا۔ اگر تیس تیس کر کے حساب کیا جائے گا تو دس گائے میں زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا نہ ہو سکے گی۔

## کھیر کا نصاب

۶۳۔ مسئلہ - ۱۹۱۔ کھیر کے لئے پانچ نصاب ہیں۔

- پہلا نصاب - چالیس کھیر ہیں اور ان کی زکوٰۃ ایک کھیر ہے اور
- جب تک کھیر کی تعداد چالیس تک پہنچ جائے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔
- دوسرا نصاب ایک سو کھیر ہیں اور ان کی زکوٰۃ دو کھیر ہیں۔
- تیسرا نصاب دو سو ایک کھیر ہیں اور ان کی زکوٰۃ تین کھیر ہیں۔
- چوتھا نصاب تین سو ایک کھیر ہیں اور ان کی زکوٰۃ چار کھیر ہیں۔
- یا پانچواں نصاب چار سو اور اس سے زیادہ کھیر ہیں اور ان کا حساب نو سو کر کے کرنا چاہیے اور ہر سو ایک کھیر زکوٰۃ میں دے۔
- یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ کھیریں چھروں میں سے دے بلکہ دوسری کھیر بھی دے سکتا ہے۔
- کھیر کی قیمت کے برابر رقم دینا کافی ہے۔
- لیکن اگر کھیر کی زکوٰۃ کسی اور جنس سے دینا چاہے تو کافی ہے مثلاً ایسا کرنا اس وقت ہے اشکال ہے جبکہ فقہاء کے لئے ہر چہ۔
- ۶۴۔ مسئلہ - ۱۹۱۔ دو نصابوں کے درمیان عدہ دہر زکوٰۃ واجب



نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس پہلے نقاب یعنی چالیس سے زیادہ بھڑے ہیں تو جب تک انکی تعداد دوسرے نقاب یعنی ایک سو گیس کے برابر نہ ہو جائے تو صرف چالیس بھڑے کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور یہاں نہ یہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور اسی طرح بعد کے بعدوں میں بھی اسی حکم کا خیال رکھنا چاہیگا۔

(۶۵) مسئلہ - ۱۹۱۵ :- اونٹ، گائے اور بھڑے جو نقاب تک پہنچ جائیں ان کی زکوٰۃ واجب ہوگی جو ہے وہ دس گائے اور بھڑے نہ ہوں یا مادہ یا ان میں سے بعض نہ ہوں اور بعض مادہ۔

(۶۶) مسئلہ - ۱۹۱۶ :- زکوٰۃ میں گائے اور بھینس ایک یا جنس میں تین یا چار ہوں اور اس طرح سو دس یا غیر ذلک دس بھی ایک ہی جنس کے شمار ہوں گے اور اسی طرح بکری، بھڑے یا ان کی اور تین یا چار ہوں وہ بھی ایک ہی زکوٰۃ کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں کہتے۔

(۶۷) مسئلہ - ۱۹۱۷ :- اگر زکوٰۃ میں بھڑے دس سے زیادہ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۶۸) مسئلہ - ۱۹۱۸ :- جس بھڑے کو زکوٰۃ میں دیا جائے اگر اس کی قیمت دوسری بھڑوں کے مقابلہ میں معمولی کم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی بھڑے زکوٰۃ میں دے کہ جسکی قیمت تمام بھڑوں سے زیادہ ہو اور یہی حکم گائے اور دس کے لئے بھی ہے۔

(۶۹) مسئلہ - ۱۹۱۹ :- اگر چند لوگ (بھڑے وغیرہ میں) شریک ہوں تو جس کسی کا حصہ پہلے نصف کے برابر ہو پھر بچ جائے وہ زکوٰۃ ادا کرے اور جس کسی کا حصہ پہلے نصف سے کم ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۷۰) مسئلہ - ۱۹۲۰ :- اگر ایک شخص کو بھڑے یا گائے یا اونٹ یا بھڑے کھائے اگر ہر ایک سے دس یا بھڑے یا گائے یا اونٹ یا بھڑے کھائے تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔

(۷۱) مسئلہ - ۱۹۲۱ :- اگر کسی شخص کے پاس جو گائے، بھڑے

اونٹ ہیں وہ سب عیار یا عیب طہ ہوں تب بھی ان کی زکوٰۃ دے۔

(۷۲) مسئلہ - ۱۹۲۲ :- اگر کسی شخص کے پاس گائے، بھڑے اور اونٹ ہیں جو سب عیار یا عیب طہ ہوں یا بھڑے ہیں تو ان کی زکوٰۃ انھیں سے دے سکتا ہے۔ لیکن اگر سبھی قدرست عیب اور جوان ہیں تو ان کی زکوٰۃ میں عیار یا عیب دار یا بھڑے یا اونٹ نہیں دے سکتا بلکہ اگر ان میں کچھ قدرست اور کچھ عیار ہوں، یا ایک گڈ عیب دار اور دوسرا عیار ہو یا کچھ بھڑے ہوں اور کچھ جوان تب بھی احتیاطاً دوسرے ہی ہے کہ ان کی زکوٰۃ میں قدرست، عیب اور جوان جالدار نہ لگے۔

(۷۳) مسئلہ - ۱۹۲۳ :- اگر کوئی شخص کسی عیار یا عیب طہ سے پہلے اپنی گائے، بھڑے اور اونٹ کو کسی دوسری چیز سے بدلے یا جو نقاب پر رہے اس نقاب کے برابر کسی جنس سے بدلے مت دے چالیس بھڑے تک دوسرے چالیس بھڑے سے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۷۴) مسئلہ - ۱۹۲۴ :- اگر کوئی شخص گائے، بھڑے اور اونٹ کی زکوٰۃ ادا کرے اور مال سے دس سے زائد تک ان جالداروں کی مقدار نقاب سے کم نہ ہوگی۔ ہر سال ان کی زکوٰۃ دیتا رہے۔ اور اگر انھیں جالداروں میں سے زکوٰۃ دیدے اور اس طرح وہ پہلے نقاب سے کم ہو جائیں تو پھر اس شخص پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس بھڑے ہیں اگر انکی زکوٰۃ کسی اور مال سے دے دیا ہے تو جب تک بھڑے کی تعداد چالیس سے کم نہ ہوگی ہر سال ایک بھڑے زکوٰۃ میں دیتا رہے گا۔ اور اگر خود بھڑے میں سے زکوٰۃ دے دیتا ہے۔ تو جب تک دوبارہ ان کی تعداد چالیس تک نہ پہنچے گی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

## زکوٰۃ کا مصرف

(۷۵) مسئلہ - ۱۹۲۵ :- زکوٰۃ کو کچھ جگہوں پر صرف کر سکتا ہے۔

یہ فقیر پر اور فقیر وہ شخص ہے جو اپنے اور اپنے خیال کے ساتھ بھرے  
 اخراجات کی قدرت نہ رکھتا ہو اور جس شخص کے پاس کوئی صنعت  
 ہو یا پھر جائیداد یا کوئی سرمایہ ہو کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے  
 کے اخراجات پورا کر سکے۔ تو وہ فقیر نہیں ہے  
 دوسرے مسکین اور مسکین وہ شخص ہے جو فقیر سے بھی زیادہ سخت  
 زندگی بسر کرتا ہے۔

تیسرے وہ شخص جو امام علیہ السلام یا نائب امام کی طرف سے زکوٰۃ  
 جمع کیے ورس کی حفاظت، احباب کتاب اور امام یا نائب امام اور فقراء تک  
 پہنچانے پر مقرر ہو وہ بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

چوتھے ان کا فرد کو بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے کہ جو زکوٰۃ ملنے سے  
 دین اسلام کی فطریات ہوں یا جنگ میں مسلمانوں کو مدد پہنچائیں۔ زکوٰۃ  
 پانچوں معروف غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے ال کی خریداری کرنا ہے۔  
 چھٹے وہ مقرر وہ بھی زکوٰۃ کا مستحق ہے جو بقیہ دن و رات کھڑے ہو۔  
 ساتواں بھٹہ "فی سبیل اللہ" ہے یعنی زکوٰۃ سے ایسے کام کو  
 جس میں عام دینی منفعت ہو جیسے مسجد بنانا یا بنانا اور راستوں کا درست  
 کرنا کہ جس کا فائدہ عام مسلمانوں کو پہنچتا ہے اور اس طرح ہر وہ کام جس سے  
 اسلام کو فائدہ پہنچے خواہ وہ کسی انداز میں ہو۔

۳ گھوڑیں۔ ابن سبیل، یعنی وہ مسافر جو بے خرچ ہو جائے وہ بھی  
 زکوٰۃ کا مستحق ہوگا۔ ان سب کے احکام آگے بیان ہوں گے۔

۷۶ مسئلہ۔ ۱۹۲۴ :- احتیاط واجب اس میں ہے کہ فقیر مسکین اپنے  
 اور بے ہل و خیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکوٰۃ ملنے سے نہیں ادا  
 کرے ان کے پاس کچھ رقم یا مال موجود ہے تو جو کچھ ان کے سال بھر کے اخراجات میں  
 کمی پوری ہو تو ہی ہی مقدار میں زکوٰۃ وصول کریں۔

۷۷ مسئلہ۔ ۱۹۲۵ :- اب تمہیں کہ جو اپنے سال بھر کے اخراجات لکھتے

۱۷ در میں سے کچھ خرچ کر دے۔ اور یہ بعد میں ملے ہو کہ جو کچھ  
 وہ ملے سب بھرے گئے اخراجات کے لئے کافی ہو گا یا نہیں وہ شخص  
 فقیر نہیں ہے۔

۷۸ مسئلہ۔ ۱۹۲۸ :- اگر کوئی شخص کسی صنعت یا ہنر بہرہ نکالے  
 یا باخر ہو کہ کسی آدمی اس کے سب بھرے گئے اخراجات سے کم ہو تو اس کے سوا  
 ہر کے اخراجات میں جو کمی و بچ ہو رہی ہے وہ اس کمی کو زکوٰۃ سے لے سکتا  
 ہے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ اسے اخراجات پورا کرنے کے لئے ادا  
 یا ہنر سہلے کو خرچ کرے۔

۷۹ مسئلہ۔ ۱۹۲۹ :- وہ فقیر جو بے ہل و خیال سال بھر  
 کے اخراجات نہ رکھتا ہو مگر وہ ایک مکان کا مالک ہے جس میں ہوتا ہے  
 یا جس کے پاس کوئی سوار یا ہے تو وہ اس کے باوجود زکوٰۃ دے سکتا ہے۔  
 جب کہ وہ ان چیزوں کے بغیر زندگی نہ گزار سکتا ہو جو وہ حفاظت کے  
 لئے رکھتا ہے جو کسی طرح گھر کے سوا کسی اور جگہ رکھ کر رکھنے کے  
 سائل در ایسی دوسری ضرورت کی چیزیں رکھنے کے باوجود زکوٰۃ دے سکتا  
 ہے وہ گھر میں محتاج چیزوں کو نہ رکھتے ہو ورنہ اس کی ضرورت ہو تو وہ  
 زکوٰۃ سے شہید ہو سکتا ہے۔

۸۰ مسئلہ۔ ۱۹۳۰ :- اگر کسی فقیر کے لئے کوئی ہنر سیکھنا  
 نہ ہو تو بن برائیت یہ واجب ہے کہ وہ ہنر سیکھے ورنہ زکوٰۃ پورا کرنے میں  
 جب تک ہنر سیکھنے میں مستحق رہے جس وقت تک زکوٰۃ ملے سکتا ہے۔

۸۱ مسئلہ۔ ۱۹۳۱ :- اگر کوئی شخص پہلے محتاج رہا اس کی  
 وہ اپنے آپ کو محتاج کہتا ہو تو اگرچہ اس کے کہنے پر احتیاج نہ رہے  
 زکوٰۃ دی جاوے۔

۸۲ مسئلہ۔ ۱۹۳۲ :- اگر کوئی شخص پہلے فقیر نہ تھا  
 اب کو فقیر نہ ہو۔ یا یہ معلوم نہ ہو کہ وہ فقیر ہے یا نہیں تو ایسی

صورت میں اگر اس کی نقل ہر حال سے اس کے غیر ہونے یا تکلیف سے اس کے زکوٰۃ دیا جاتی ہے۔

(۸۳) مسئلہ ۹۳۳ :- اگر کوئی شخص زکوٰۃ دینا چاہے اور کوئی شخص محتاج بھی ہو جو اس کا مفروض ہو تو جو قرض اس محتاج کے ذمے واجب الادا ہے اسے زکوٰۃ میں محسوب کر سکتا ہے۔

(۸۴) مسئلہ ۱۹۳۴ :- اگر کوئی محتاج مر جائے اور اس پر کسی کا قرض رہا ہو تو وہ شخص قرض کو زکوٰۃ میں محسوب کر سکتا ہے۔

(۸۵) مسئلہ ۱۹۳۵ :- اگر کوئی شخص کسی محتاج کو زکوٰۃ دے تو یہاں ضروری نہیں کہ اسے زکوٰۃ ہے بلکہ اگر کوئی محتاج زکوٰۃ دے یہی مشرک عبادت کرے تو مستحب ہے کہ اس انداز میں کہ جسے جھوٹ نہ کہا جاسکے زکوٰۃ کو اس کے نام سے دینے اور ادا وہ زکوٰۃ کا کہیے۔

(۸۶) مسئلہ ۱۹۳۶ :- اگر کوئی شخص کسی کو محتاج سمجھتے ہوئے زکوٰۃ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ محتاج نہیں یا مسئلہ ۸۷۳ کی وجہ سے کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دینے سے جو غیر محتاج ہے تو جو کچھ دیا گیا ہے اس بڑی اللہ تبارک و تعالیٰ اس صورت میں اس پر محتاج سے زکوٰۃ واپس لے کر مستحق کو پہنچانی چاہیے۔ اور اگر ان محووظ نہ ہو تو جس شخص کو مال دیا گیا تھا اگر اس کے علم میں تھا یا اسے گمان تھا کہ یہ زکوٰۃ ہے تو اس سے اس کا عوض لینا چاہیے اور مستحق کو پہنچانا چاہیے۔ اور اگر اسے زکوٰۃ نہ کہیں دینا چاہیے تو وہ مال اس شخص والیں نہیں لے جاتے گا۔ بلکہ زکوٰۃ نکالنے والا خود دوبارہ ایسے مال سے مستحق کو ادا کرے گا۔ ہر صورت میں زکوٰۃ نکالنے والے کو اختیار ہے کہ وہ زکوٰۃ دے یا اسے زکوٰۃ نکال دے اور جس شخص کو سب میں سے دیا تھا اسے مطالبہ نہ کرے۔

(۸۷) مسئلہ ۱۹۳۷ :- اگر کوئی شخص مفروض ہے اور یہاں قرض نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دینا چاہیے۔

اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے بشرطیکہ جو قرض لیا تھا اسے گناہ میں خرچ نہ کیا ہو۔  
۵۰ میں ترجیح کی ہو تو اس گناہ سے توبہ کر چکا ہو اس صورت میں اسے مفروضہ حصہ میں سے دیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔

(۸۸) مسئلہ ۱۹۳۸ :- اگر کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو زکوٰۃ دے جو مفروض تھا ورنہ یہ قرض ادا نہیں کر سکتا تھا اور بعد میں معلوم ہو کہ اس شخص نے قرض کی رقم گناہ میں خرچ کی تھی تو اگر وہ شخص محتاج ہو تو جو کچھ اسے دیا گیا ہے اسے زکوٰۃ میں محسوب کیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس شخص نے قرض کی رقم مشرب نوشی، لاکھم کھانا، میل صرف کی ہے اور بے گناہ ہے تو یہ بھی نہیں کی ہے توبہ بہ حسب طہ و جب جو کچھ دیا گیا ہے اسے زکوٰۃ میں محسوب نہ کیا جائے۔

(۸۹) مسئلہ ۱۹۳۹ :- اگر مفروض یا قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو اگرچہ وہ شخص نہ ہو تب بھی قرض دے اور اس قرض کو محسوب کر سکتا ہے۔

۹ مسئلہ ۱۹۴۰ :- ایسا مسافر کہ جس کا طرح ختم ہو چکا ہو یا جس کی بیماری ناکارہ ہو گئی ہو تو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر نہ ہو اور اس کے لئے یہ اسی ممکن نہ ہو کہ قرض سے کیا اپنی کوئی چیز فروخت کر کے اپنے آپ کو زکوٰۃ مفروضہ تک پہنچائے تو یہ ہے وہ اپنے وطن میں محتاج نہ بھی ہو تب بھی وہ زکوٰۃ دے سکتا ہے لیکن اگر کسی دوسری جگہ پر قرض کے درلید یا اپنی کوئی چیز فروخت کر کے خراجات پورا کرے سکتا ہے تو صرف اتنی ہی مقدار میں زکوٰۃ دے گا۔ جس سے اس دوسری جگہ تک پہنچ سکے۔

(۹۱) مسئلہ ۱۹۴۱ :- ایسا مسافر کہ جس کا محتاج ختم ہو گیا تھا ورنہ زکوٰۃ دے کہ وہ قرض پہنچے تو اگر مال زکوٰۃ میں سے کچھ بچ رہا ہو اور اس بچے ہوئے مال کو بہرہ منی صاحب لیا اس کے زکوٰۃ تک نہ پہنچا سکتا ہو تو حاکم سدرہ کو دے جائے ورنہ دے کر یہ زکوٰۃ ہے۔

—————

## مستحقین زکوٰۃ کے شرائط

(۹۲) مسئلہ - ۹۴۲ :- جو شخص زکوٰۃ سے اس کا شدید شاعر ہے

ہونا ضروری ہے اور اگر سزا کا طریقہ سے کسی کا شدید ہو، ثابت ہو درے زکوٰۃ سے دی جائے اور وہ زکوٰۃ لفت ہوگئی اور بعد میں معلوم ہوا وہ سیدہ تھا تو دوبارہ زکوٰۃ دینا ضروری نہیں ہے۔

(۹۳) مسئلہ - ۹۴۳ :- اگر کوئی شدید بیکار یا دیوانہ محتاج ہو تو اس کی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ اس رد سے کہ جو کچھ اس کی کو دیا جا رہا ہے وہ بچے یا دیوانے کی ملکیت ہوگا۔

(۹۴) مسئلہ - ۹۴۴ :- اگر کسی محتاج بچے یا دیوانے کی کوئی ملک ہو تو اس کو دیا جاسکتا ہے اور دوسرے میں سے شخص کے ذریعے زکوٰۃ کو بیکار یا دیوانے پر خرچ کرے اور جب ان پر زکوٰۃ صرف ہوتی ہو تو زکوٰۃ کی نیت کرے۔

(۹۵) مسئلہ - ۹۴۵ :- ایسے محتاج کو جو گدائی کرتا ہو یعنی در بدر بھیک لگاتے ہو، زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن جو زکوٰۃ کو گت نہ لے کر خرچ کرتا ہے اس سے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

(۹۶) مسئلہ - ۹۴۶ :- عقیقہ واجب ہے کہ جو شخص عسکر ہو، کبیرہ بجالاتا ہے اس سے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

(۹۷) مسئلہ - ۹۴۷ :- اگر کوئی شخص مفروض ہے درینہ شریعت میں نہیں کہہ سکتا ہے تو اگرچہ اس شخص کے خراج و خور زکوٰۃ دینا واجب ہے

پر واجب کیوں نہ ہوں ۱۱ سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن اگر موی سے اسے خرچ کے لئے قرض پیا ہو تو متوہر اس کے قرض کو زکوٰۃ سے نہیں دکر سکتا۔ بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص بھی کہ جس کا خرچ زکوٰۃ دینے پر واجب ہے، ایسے خراجات کے لئے قرض سے قاصد واجب ہے کہ اس کے قرض کو زکوٰۃ سے ادا نہ کرے۔

(۹۸) مسئلہ - ۹۴۸ :- کوئی شخص ایسے لوگوں کے اخراجات زکوٰۃ سے نہیں دے گا کہ جن کے اخراجات مثل بوا د کے اس پر واجب ہیں لیکن روکے شخص جس پر ان کے اخراجات واجب ہیں انہیں خرچ نہ دے تو دوسرے ان کی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

(۹۹) مسئلہ - ۹۴۹ :- اگر کوئی شخص اپنے بچے کو زکوٰۃ دے کہ وہ بیکار ہو کر اور ماں یا بہن کے لئے اس میں کوئی مفید نفع نہیں ہے۔

(۱۰۰) مسئلہ - ۹۵۰ :- اگر کسی شخص کے بیٹے کو علمی دینی کتابوں کی ضرورت ہو تو باپ یا کتابوں وغیرہ کے لئے بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

(۱۰۱) مسئلہ - ۹۵۱ :- باپ بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے کہ وہ کسی عورت سے نکاح کرے اس طرح بیٹا بھی باپ کو شادی کرنے کے لئے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

(۱۰۲) مسئلہ - ۹۵۲ :- ایسی عورت کو کہ جس کے اخراجات اصل کا متوہر ہو کر کرتا ہے، یا یہ کہ شوہر اس کے اخراجات پورا نہیں کرتا اور وہ اپنی اسے خرچ دینے پر مجبور کر لیتی ہو، دونوں صورتوں میں اس سے زکوٰۃ نہیں لے لی۔

(۱۰۳) مسئلہ - ۹۵۳ :- وہ عورت کہ جس سے متعہ کیا گیا ہو اگر محتاج ہو تو خود متعہ کرنے والا اور دوسرے لوگ بھی اس سے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

لیکن اگر شوہر نے نکاح کے ضمن میں شرطوں کی ہو کہ وہ اس کے اخراجات پورا کرے گا۔ یا کسی اور دوسرے سبب سے اس عورت کے اخراجات اس پر واجب ہوں تو اس عورت کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ خواہ وہ اس عورت سے، خراجات پورا کر سکتا ہو یا یہ کہ عورت خرچ دینے پر اس کو مجبور کر سکتی ہو۔

(۱۰۴) مسئلہ - ۹۵۴ :- جو بیٹے اپنے محتاج شوہر کو زکوٰۃ دے سکتا ہے



اگرچہ بہر زکوٰۃ کو خود اس عورت کے خراجات نہ ہوں نہ صرف کرے۔

(۱۰۵) مسئلہ - ۹۵۵۔ سید پیر سید سے زکوٰۃ تین سال سے نہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے خراجات کے لئے کافی نہ ہوں اور نہ اس نے اپنے پر مخور ہو تو پیر سید سے زکوٰۃ نہ لے سکتا ہے لیکن احتیاط وجہ یہ ہے کہ اگر جس کو جو تو صرف اتنی ہی مقدار میں زکوٰۃ لے جو اس سے روزانہ اخراجات کے لئے ناگزیر ہوں۔

(۱۰۶) مسئلہ - ۹۵۶۔ جس شخص کے متعلق معلوم ہو کہ وہ ہے یا نہیں لڑکے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

## زکوٰۃ کی نیت

(۱۰۷) مسئلہ - ۹۵۷۔ انسان کو زکوٰۃ فقیر و مسکین کی نیت کے حکم کی بجا آوری کی نیت سے دی جانی چاہیے اور نیت میں معیہ کرے کہ جو کچھ زکوٰۃ میں دے رہا ہے وہ زکوٰۃ مال ہے یا زکوٰۃ فطرہ لیکن مثلاً اگر گندم و جو کی زکوٰۃ سن پر واجب ہے تو ضروری نہیں کہ میں کرے کہ جو کچھ دے رہا ہے وہ گندم کی زکوٰۃ ہے یا جو کی۔

(۱۰۸) مسئلہ - ۹۵۸۔ اگر کسی شخص پر کئی مال کی زکوٰۃ واجب ہے اور کوئی سال زکوٰۃ میں دے دے اور کسی ایک مال کی زکوٰۃ کی نیت نہ کرے تو گنہگار نہ ہوگا۔ اگر کسی ایک خاص جنس سے ہو تو اسی جنس کی زکوٰۃ مستحب ہوگی۔ اور اگر وہ مال اُن میں سے کسی ایک کی جنس سے ہو تو وہ زکوٰۃ ان سب مال پر تقسیم ہو جائے گی۔ پس اگر کسی عس پر یہ فقیر دہاؤہ سمیت کی زکوٰۃ واجب ہے اور مثلاً وہ ایک بھیڑ زکوٰۃ میں دے دے اور ان میں سے ایک مال کی زکوٰۃ کی نیت نہ کرے تو وہ زکوٰۃ بھیڑ کی زکوٰۃ شمار ہوگی اور اگرچہ اندکانی کچھ معتدرا دیدے اور ان میں سے کسی کی نیت نہ کرے تو وہ دولاں پر تقسیم ہو جائے گی۔

(۱۰۹) مسئلہ - ۹۵۹۔ اگر کوئی شخص وکیل بنائے کہ اس کی زکوٰۃ دکرے تو وہ وکیلین محتاج کو جس وقت زکوٰۃ دے تو مالک کی حاجت میں نیت کرے کافی ہے۔

(۱۱۰) مسئلہ - ۹۶۰۔ اگر مالک یا اس کا وکیل بغیر قصد قربت کے زکوٰۃ محتاج کو دے دیں اور تین سال کے لئے وہ مال صرف ہو تو مالک زکوٰۃ کی نیت کرے تو وہ زکوٰۃ میں محسوب ہو جائے گا۔

## زکوٰۃ کے متفرق مسائل

(۱۱۱) مسئلہ - ۹۶۱۔ جب کہ گندم اور جو کے دانے بالیوں سے الگ کر کے چائیں اور ذخیرہ ہو کر محتک ہو جائیں تو اس کی زکوٰۃ اسی وقت محتاج کو دے دینی چاہیے۔ یا بے مال سے لگ کر دینی چاہیے۔ سوئے چھانچے گائے، بکھڑا اور اونٹ کی زکوٰۃ بار ہواں مہینہ تمام ہونے کے بعد محتاج کو دینی چاہیے یا بے مال سے لگ کر دینی چاہیے لیکن اگر کسی مخصوص محتاج کا انتظام ہو گیا کسی ایسے محتاج کو دینا چاہیے جو دوسروں پر برتر نہ رکھنا ہو تو پھر سے بے مال سے الگ نہ کرے۔

(۱۱۲) مسئلہ - ۹۶۲۔ زکوٰۃ الگ کر دینے کے بعد ضروری نہیں ہے فوراً مسخ کو پہنچا دے بلکہ جن اسحقین کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اگر ان تک پہنچنا یا جس وقت ہو تو احتیاطاً مستحب ہے کہ زکوٰۃ دے میں تاخیر نہ کرے۔

(۱۱۳) مسئلہ - ۹۶۳۔ جو شخص زکوٰۃ کو مسخ تک پہنچا سکتا ہے اور نہ پہنچا سکتا ہے اور اس کی کوتاہی سے وہ ضائع ہو جائے تو اس کا معاوضہ اُسے دینا چاہیے۔

(۱۱۴) مسئلہ - ۹۶۴۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ مسخ تک پہنچا سکتا ہو اور نہ پہنچا سکتا ہو اور اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے تو وہ مال ضائع ہو جائے تو اگر زکوٰۃ دینے میں اتنی تاخیر ہوئی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے

کو اس نے زکوٰۃ فرمادہ کی ہے اور اسے اس کام میں وہ نہ دینا چاہیے اور اگر اسی قدر تاخیر ہوئی ہو مثلاً دو تین گھنٹوں کی تاخیر ہوئی ہو اور وہ کسی مذہب کے گھنٹوں میں مال ضایع ہو گیا ہو اگر اس وقت مستحق موجود نہیں تھا تو پھر اس شخص پر کوئی معاوضہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر مستحق موجود تھا تو بتا برائے واجب اس زکوٰۃ کا معاوضہ دے۔

(۱۱۵) مسئلہ - ۱۹۹۵: اگر زکوٰۃ عین کسی ماں سے الگ کر دی ہے تو تقسیم پر شرف کر سکتا ہے اور اگر زکوٰۃ کسی دوسرے ماں سے نکالی ہے تو تمام مال پر لافروغ کر سکتا ہے۔

(۱۱۶) مسئلہ - ۱۹۹۶: جو زکوٰۃ علیحدہ کر دی گئی ہے اسے اپنے لئے اٹھ کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھی جاسکتی۔

(۱۱۷) مسئلہ - ۱۹۹۷: زکوٰۃ علیحدہ کر دی گئی ہے اس سے اگر کوئی منفعت حاصل ہو تو وہ منفعت بھی مستحق کے لئے ہے مثلاً بھیر جو زکوٰۃ کے لئے الگ کر دی گئی ہے، اگر اس سے بڑا پیدا ہو تو وہ مستحق کا مال ہوگا۔

(۱۱۸) مسئلہ - ۱۹۹۸: جس وقت کہ زکوٰۃ کا مال الگ کر لیا ہو اور کوئی مستحق بھی موجود ہو تو بہتر ہے کہ اسے زکوٰۃ دیدی جائے سوائے اس صورت میں کہ کوئی دوسرا شخص نگاہ میں ہو کہ جس کو کسی وجہ سے زکوٰۃ دینا بہتر سمجھے۔

(۱۱۹) مسئلہ - ۱۹۹۹: اگر کوئی شخص عین اس مال سے کہ جو زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کر دیا گیا ہے، اپنے لئے یا کسی رت کو سے تو یہ جائز نہیں ہے ورنہ اگر حاکم شرع کی اجازت سے زکوٰۃ کی مصالحت کے لئے تجارت کرے تو تجارت صحیح ہوگی اور خراج زکوٰۃ کے ساتھ نہ ہوگا۔

(۱۲۰) مسئلہ - ۱۹۹۰: اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے سے پیشتر کوئی چیز زکوٰۃ کے طور پر کسی شخص کو دیدے تو اس کا تہہ زکوٰۃ میں نہ ہوگا۔ البتہ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد جو چیز محتاج کو دی ہے اگر وہ باقی رہے اور وہ محتاج بھی اپنی محتاجی پر باقی رہے تو اس چیز کو زکوٰۃ

میں محسوب کر سکتا ہے۔

(۱۲۱) مسئلہ - ۱۹۹۱: کوئی فقیر کسی شخص کے متعلق جانتا ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی ہے اور پھر اس سے کوئی چیز زکوٰۃ کے طور پر لے اور وہ مال اس سے ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔ پھر جب اس شخص پر زکوٰۃ واجب ہو، ورنہ اگر وہ محتاج بھی اپنی محتاجی پر باقی ہو تو محتاج کو دی ہوئی چیز کا معاوضہ زکوٰۃ میں محسوب کر سکتا ہے۔

(۱۲۲) مسئلہ - ۱۹۹۲: جب کوئی فقیر کسی شخص کے متعلق یہ جان لے کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی ہے، ورنہ اس سے کوئی چیز زکوٰۃ کے طور پر لے، ورنہ اگر وہ ضائع ہو جائے تو پھر وہ محتاج اس کا ضامن نہ ہوگا اور نہ ہی اس چیز کا دینے والا اس کے کوئی حق کو زکوٰۃ میں محسوب کر سکتا ہے۔

(۱۲۳) مسئلہ - ۱۹۹۳: مستحب ہے کہ گائے، بھیر، در اور بکری زکوٰۃ آکر وہ ہندوستان میں کو دی جائے اور نہ زکوٰۃ دینے میں اپنے رشتہ داروں کے غریبوں، اور نیکو عمل و کمال کو بے علم و کمال پر اور وصیت سونے، پھیلانے والوں کو وصیت سونے والوں پر مقدم قرار دے بیٹھ کر کسی ورنہ پھر سے کسی دوسرے محتاج کو دینا بہتر ہو تو مستحب ہے کہ انہی کو زکوٰۃ دے۔

(۱۲۴) مسئلہ - ۱۹۹۴: بہتر ہے کہ زکوٰۃ کو علیحدہ اور نہ قرض مستحب کہ چھپ کر مستحق کے لئے دے۔

(۱۲۵) مسئلہ - ۱۹۹۵: اگر کوئی شخص کسی شہر میں زکوٰۃ دینا چاہتا ہے مگر کوئی مستحق موجود نہیں ہے اور زکوٰۃ کے دوسرے معین نہ ہوں تو یہ بھی صحیح نہیں کر سکتا ہے اور یہ بھی انسید نہ ہوگا بلکہ میں کوئی مستحق مل سکے گا تو پھر زکوٰۃ کو دوسرے شہر میں لے جائے اور نہ زکوٰۃ کے جو مبلغ حقیر ہیں ان پر خرچ کرے لیکن دوسرے شہر تک زکوٰۃ لے جانے کے لئے جو خرچ ہو جائے خود اس شخص کے ذمے نہیں آئے البتہ اگر زکوٰۃ تلف ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(۱۲۷) مسئلہ - ۱۹۷۶ :- اگر خود زکوٰۃ دینے والے کے شہر میں سختی پل سکتا ہو اور وہ زکوٰۃ کسی دوسرے شہر میں سے جہاں چاہے دے تو جہاں سے دے لیکن دوسرے شہر تک زکوٰۃ دے جہاں کے اخراجات بخود ادا کرے گا۔ اور اگر مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو اس کا قند من بھی ہو گا مگر یہ کہ حکم شریعت کی حاکمیت سے کیا ہو۔

(۱۲۸) مسئلہ - ۱۹۷۷ :- زکوٰۃ میں دی جانے والی گندم، جویش و رکھی رکے ناپنے نلنے کی اجرت خود زکوٰۃ دینے والے کے ذمہ ہوگی۔

(۱۲۹) مسئلہ - ۱۹۷۸ :- اگر کسی شخص کو ایک تولہ بچہ ماننا ہو تو نہ یہ چاندی زکوٰۃ کی دینی ہو تو وہ ایک محتاج کو ایک تولہ بچہ ماننے سے کم چاندی کی مقدار دے سکتا ہے۔ اور اگر چاندی کے عداوہ کوئی دوسری چیز مثلاً گندم اور جو کے دینا ہو تو اس کی قیمت ایک تولہ بچہ ماننے سے کم چاندی کے برابر ہو جائے تب بھی وہ شخص ایک محتاج کو اس سے کم مقدار میں دے سکتا ہے۔

(۱۳۰) مسئلہ - ۱۹۷۹ :- گندم کو کوئی شخص سختی سے خود کھائے کہہ کر جو زکوٰۃ اُسے ملے وہ اس کے ہاتھ فروخت کرے لیکن اگر سختی خود جو زکوٰۃ میں ملے اسے صحیح قیمت سے بیچا جائے تو زکوٰۃ کا دینے والا اس کے خریدنے میں دوسروں پر مقدم ہو گا۔

(۱۳۱) مسئلہ - ۱۹۸۰ :- اگر کوئی شخص شکر کرے کہ جو زکوٰۃ اُسے واجب الادا تھی وہ ادا کی یا نہیں تو وہ اُس زکوٰۃ کو ادا کرے۔ اگرچہ اس کا شکر کئی سال پہلے کی زکوٰۃ کے متعلق کیوں نہ ہو۔

(۱۳۲) مسئلہ - ۱۹۸۱ :- محتاج زکوٰۃ کی مقدار سے کم پر مصیبت نہیں کر سکتا اور نہ ہی (زکوٰۃ) میں کوئی چیز اس کی معافی قیمت سے زیادہ گراں قبول کر سکتا ہے اور یہ بھی نہیں کر سکتا کہ زکوٰۃ کو مالک سے لے کر پھر اُسے بخش دے لیکن اگر کسی شخص کو بہت زیادہ زکوٰۃ دی ہو تو وہ محتاج ہو گیا ہو اور وہ واجب الادا زکوٰۃ کو نہ دے سکتا ہو اور یہ افسوس بھی نہ ہو کہ وہ

۸۰ حقیقت ہو جائے گا اور اگر وہ توبہ کرتی ہے تو فقیر اُس سے زکوٰۃ لے کر دے گا۔

(۱۳۳) مسئلہ - ۱۹۸۲ :- کوئی بھی شخص زکوٰۃ سے قریب دیکھ کر کتاب یا کپڑوں کی کتاب خرید کر وقف کر سکتا ہے مگر چھری اور لاد پر وقف کرے یا ان لوگوں کے لئے وقف کرے جن کے اخراجات اُس پر واجب ہیں تو اس وقف کا ستونی ہو دیکھی میں سکتا ہے۔ اور بقیہ اور لاد کو بھی دے سکتا ہے۔

(۱۳۴) مسئلہ - ۱۹۸۳ :- کوئی بھی شخص زکوٰۃ سے کوئی بھلا حدید کو یا اولاد یا ان لوگوں پر وقف نہیں کر سکتا جن کے اخراجات اس شخص پر واجب ہوں، کہ وہ اس وقف کی آمدنی سے اپنے اخراجات پورے کرے۔

(۱۳۵) مسئلہ - ۱۹۸۴ :- کوئی محتاج حج و زیارات پر جانے کے لئے یا کسی قسم کے دوسرے کاموں کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے لیکن اگر اس نے سب ان کاموں کے اخراجات کی مقدار کے برابر لے لیا تو زیارات یا کسی طرح کے دوسرے کاموں کے لئے زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

(۱۳۶) مسئلہ - ۱۹۸۵ :- اگر کوئی مالک کسی محتاج کو اپنا مال زکوٰۃ مستحقین میں دینے کے لئے دیکھ کر اسے لے کر اس محتاج کو گناہ ہو کہ مالک کا ارادہ یہ تھا کہ خود محتاج اس زکوٰۃ سے کچھ نہ لے تو اس صورت میں محتاج اس زکوٰۃ سے کچھ نہ لے گا۔ اور اگر یہ یقین ہو کہ مالک کا ارادہ یہ نہیں تھا تو وہ بھی زکوٰۃ میں سے لے سکتا ہے۔

(۱۳۷) مسئلہ - ۱۹۸۶ :- اگر کوئی محتاج زکوٰۃ میں اونٹ لگائے اور سونا اور چاندی کا حصہ لے کر اسے لے کر وہ مشرطین جو زکوٰۃ کے واجب ہونے کے سلسلہ میں میان کی گئی ہیں ان میں جمیع ہو جائیں تو محتاج بھی ان چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔

(۱۳۸) مسئلہ - ۱۹۸۷ :- اگر کوئی کسی ایسے مال میں کبھی زکوٰۃ

واجب ہو چکی ہو مستر یکہ ہوں اور ان میں سے ایک مستر یک اپنے تھک کی زکوٰۃ دے دے اور بعد میں دونوں مال کو تقسیم کر لیں تو جو شخص نے زکوٰۃ دے کر دی ہے اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے دوست نے ایک نے اپنے تھک کی زکوٰۃ نہیں دی ہے تو پھر اس کے لئے اپنے تھک کے مال پر سقرت کرے۔ میں بھی شکال ہے۔

(۱۳۸) مسئلہ - ۱۹۸۸ :- اگر کسی شخص پر خمس اور زکوٰۃ دونوں واجب لاوا ہے، درکار وہ نذر اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی واجب ہیں اور وہ مفروض بھی ہے اور وہ ان سب کی ادائیگی کی قدرت بھی نہیں رکھتا ہے۔ تو ہر مال پر خمس یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے اگر بعینہ موجود ہے تو پہلے اس کا خمس اور زکوٰۃ ادا کرے اور اگر وہ مال موجود نہ ہو تو اختیار ہے کہ چاہے تو خمس یا زکوٰۃ ادا کرے۔ یا کف وہ نذر اور قرض وغیرہ ادا کرے۔

(۱۳۹) مسئلہ - ۱۹۸۹ :- ایسا شخص کہ جس کے ذریعہ خمس یا زکوٰۃ واجب الاہام ہو اور نذر یا اس قسم کی دوسری چیزیں بھی اس پر واجب ہوں اور قرض بھی رکھتا ہو اور اس کا حال میں مرجائے اور اس کا مال ان تمام چیزوں کی ادائیگی کے لئے کافی نہ ہو تو اس صورت میں وہ مال کہ جس کا خمس یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اگر بعینہ موجود ہے تو پہلے خمس اور زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ اور اگر وہ مال کہ جس کا خمس اور زکوٰۃ واجب ہو چکا ہے باقی نہ رہا ہو تو پھر اس مرتبہ کے تمام مال کو خمس، زکوٰۃ، قرض، نذر اور اس قسم کی دوسری چیزوں پر تقسیم کر دینا چاہیئے۔ مسئلہ یہ کہ اس شخص پر مال ۲۰ پیہ خمس واجب ہے۔ اور ۷۰ پیہ کسی کا قرض ہے اور اس کا کل مال ۳۰ پیہ ہے تو ۲۰ پیہ خمس میں اور ۱۰ پیہ قرض میں ادا کرنا چاہیئے۔

(۱۴۰) مسئلہ - ۱۹۹۰ :- ایسا شخص کہ جو تحصیل علم میں مشغول ہو

در اگر تحصیل علم نہ کرے تو وہ اپنی سوا کا کہ سکتا ہے تو جو علم وہ حاصل کر رہا ہے اگر واجب یا مستحب ہو تو اسے زکوٰۃ دے گا جاسکتی ہے اور اگر اس علم کا حاصل کرنا نہ واجب ہو اور نہ مستحب تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے میں شکال ہے۔

## فقہ جعفری کی رو سے دیگر ہر مال کی سزا کتاب القصاص الذیات

اس حصہ میں بارہ تفصیل مختلف جرم اور اس کی سزا کے متعلق تحریر کی گئی ہیں۔ یہ دیات، ہم کتاب پر یہ المومنین المعروف بہ کتاب "شذوحت الرسول" و تالیف جذب مولانا سید فیض حسین صاحب نابشر میر محمد ابراہیم ٹرسٹ سراج مدلولہ مدظلہ اہل دہلی دکرچی صفحہ ۳۱۳ سے ۳۲۱ تک حرف بحرف تحریر کر لیا ہے میں جس سے آپ کو فقہ جعفری کی رو سے مزید سزوں کا علم ہو جائیگا۔

## پہلی فصل قتل کے بیان میں!

قتل کی کئی قسمیں ہیں۔ اول قتل عمد یعنی ایک فعل سے قتل کا ردہ کیا جائے جیسے کوئی ایسے فعل سے جو قتل کے لئے مقرر ہے کسی دہی کے قتل کا ارادہ کرے تو اس فعل سے بطور مارد قتل ہوتا ہوا ارادے سے ایسا فعل



فعل کرے جس سے اکثر آدمی قتل ہوتے ہوئے قتل کا روادہ نہ ہو۔ دوسرے متبعہ  
یعنی ایک فعل عمر کرے (جس سے آدمی کمتر قتل نہیں ہوتا اور قصد میں خطا ہو  
(یعنی قتل کا مقصد نہ ہو اور کوئی قتل ہو جائے) جیسے کسی کو تازیانہ سے  
رہا بخیرہ سے اور وہ مر جائے، تیسرے قتل خطا یعنی فعل اور قصد  
توفیق میں قطع واقع ہو جیسے کسی پر مدہ بہ مدہ لگائے اور وہ کسی آدمی پر پڑے  
اور وہ قتل ہو، اسی طرح زخم کے اقسام ہیں قتل عمد میں قصداً  
ثابت ہے بشرطیکہ قاتل بالغ و عاقل ہو اور مقتول کی جان محترم ہو جتنی  
اس کا قتل کسی سبب سے واجب ہو۔ اور اسلام و آراء و کی میں قاتل کے ہر  
ہو جوہ قابل ہے ہاتھ سے قتل کرے مثل ذبح کرے یا لگا گھوڑے کے یا کوئی سامان  
قتل کا کرے جیسے تیر لگائے یا پتھر یا رسے یا لٹھی سے اس قدر اسے جس سے  
اس کے ہر کا دھماکہ نہ ہو یا پتھر یا شمشیر کے ٹکڑے سے لڑے درخشاں  
کر بھارت ڈالے۔ اگر کسی کو زخمی کرے اور اس کی سہارا سے وہ مر جائے  
تو یہی حکم ہے۔ اطراف السدان یعنی بائیں و دائیں دونوں طرف کا قتل ہوا  
جان کے قصداً و خون بہا میں داخل ہے۔ اگر کوئی کسی کو زخمی کرے پھر قتل  
کرے پس برہم کرے میں اور قتل میں فرق ہو اور قصداً بھی اسی  
طرح ہونگا (یعنی قاتل کو پہلے زخمی کرے پھر قتل کرے) اگر فرق نہ ہو تو  
فقط جان کا قصداً نہیں اگر کوئی کسی کو قتل پر مجبور کرے تو قاتل کیے قصداً  
ہیں۔ اگر کوئی حکم کرے تو بھی یہی ہے۔ لہذا اگر حکم کرنے والے پر بھیجے گئے  
وہ اسے کو دھم اکبیس کریں۔ ہر چند آقا کے حکم سے عظام قتل کرے۔ اگر  
کوئی کسی کو بٹھے رہے اور وہ سزا سے قتل کرے درمیان اسے دیکھت  
ہے تو قاتل کو قتل کرے۔ اور پھر طے دے کہ دائم قبضہ در دیکھت  
کے آنکھیں مکان ڈالیں۔

**دوسری فصل قصاص کی شروط کے بیان میں!**  
یہی شرط حریت بشرطیکہ قاتل آزاد ہو یعنی عظام اور مکاتب و ام ولد کے

اور مدبر کے طوع میں آزاد سے قصاص نہ ہوگا بلکہ خون بہا اس کی ایسی قیمت  
ہے ہر مہر میں جائے گا جو قیمت کے روز قتل کی ہو مگر مردانہ و کے خون بہا سے  
خداوند نہ کیا جائے گا (اسی طرح) کینز کا خون بہا زن آزاد کے خون بہا  
سے ملتی و زن ہوگا (اسی طرح عدم دم کا خون بہا مرد آزاد دم کے خون بہا  
سے و کینز ذمہ کا خون بہا زن آزاد ذمہ کے خون بہا سے زیادہ نہ لیا  
جائے گا) مردانہ و کینز آزاد کے طوع میں قتل کرے اور مردانہ و کینز  
میں آٹھ خون بہا مردانہ و کینز قتل کرے زن آزاد و زن آزاد کے طوع  
میں اور مردانہ و کینز میں قتل کی جائے گی مگر قصاص کی حالت میں  
طورت سے کچھ نہ لیا جائے گا۔ اسی طرح زخمی کرنے اور بلوغ باؤں وغیرہ  
کاٹنے کا عار ہے اور جب تک عورت کے اعضاء کا خون بہا مرد کے خون بہا کا  
تہی کو نہ ہو سکتا ہے تب تک دونوں کے اعضاء کا خون بہا ملتا ہے جب  
اس کی تہائی کو پہنچے تو وہاں سے طورت کے اعضاء کا خون بہا مرد کے  
اعضاء کے خون بہا سے نصف مل جائے گا۔ اس عورت میں مرد سے طورت  
کا قصاص میں اور مرد کے خون بہا کی زیادتی مرد کو دی جائے مگر عورت سے  
مرد کا فقط قصاص میں اور کچھ نہ ہیں۔ عظام کو قصاص کے درکیز کے  
طوع میں قتل کرے۔ اور کینز کو کینز اور عدم دم کے طوع میں۔ مگر عظام  
سی سزا کو قتل کرے تو مقتول کے وارث کو۔ حتماً ہے خواہ اسے قتل  
کرے یا ایسا عظام منڈائے۔ اور اس عظام کے آقا کو کچھ اختیار نہیں۔ اگر  
عظام کسی آزاد کو زخمی کرے تو زخمی کو اخصی ہے کہ خواہ قصاص سے یا اسے  
ایسا عظام منڈائے بشرطیکہ اس زخم کا خون بہا عظام کی قیمت کے برابر  
ہو اگر کم ہو تو یہ نسبت قیمت کے عظام ہوگا۔ (جیسے آدھا عظام یا پانچ عظام)  
یا عدم دم کو زخم کرے زخم کا خون بہا صوں کرے۔ (اس میں عورت میں) اس کے  
آقا کو جائز ہے کہ زخم کا خون بہا اپنے یا اس سے دے کہ اپنے عظام کو توڑ دے  
مگر عدم دم اپنے آقا کو قتل کرے تو مقتول کا وارث اسے قتل کر سکتا ہے





ہوں مکر تمہیں کھائیں، یہاں سے تمہیں لڑی ہوں) اگر بالکل قوم نہ ہو تو  
خود مدعی ہی میں تمہیں کھائے۔ اگر مدعی تمہیں نہ کھائے تو ملزم (اپنی برکت  
میں) اور سلی قوم ہی میں تمہیں کھائے اگر قوم نہ ہو تو خود ملزم ہی میں  
تمہیں کھائے اگر قسم سے انکار کرے تو قتل ثابت ہوگا۔ جن اھل رکاہ اور  
خون بہا واجب ہے اس کا حکم بھی مثل جہاں کے ہے۔ اگر خوب ہیں کم ہو کر سے  
حاصل ہتھیں بھی کم ہوں گی۔ اگر ایک فی سق یا کچھ اور کام کو ہی دیں تو  
لوٹ ثابت نہ ہوگا۔ اگر فاسقوں یا غور لاں کی ایک جماعت کو ہی لے لے لے لے لے  
سب زمن کا ملزم نہ ہو تو ثواب ثابت ہے۔ اگر بہت سے کافر بچے کو ہی  
دیں تو لوٹ ثابت نہیں مگر جس وقت کی جبر حد لڑا کر بھیجے (تو اس  
خبر کا یقین ہو جائے گا) اگر مقتول کی مائیں ایک قوم کے گھر میں یا ان کے  
گھٹے میں یا ان کے گاہ مائیں ملے تو ان پر لوٹ ثابت ہے مگر دو گھوڑوں  
کے بیچ میں یا سطوں ملے تو جس سے نزدیک ہو اس گاؤں والوں پر لوٹ ہے  
اگر قتلوں سے برابر ہو تو قتلوں گاؤں والے لوٹ میں برابر ہیں مگر کسی  
کی لاش صحرے وسیع میں ملے اور اس کا حال معلوم نہ ہو یا کسی شکر  
یا بانہ میں ملے تو ہیبت اہمال سے خون بہا دیا جائے گا۔ اور جب لوٹ نہ ہو  
تو یہ دعویٰ بھی مثل وردعاویٰ کے ہوگا۔

## پانچویں فصل کیفیت قصاص کے بیان میں

قتل عمد میں قصاص واجب ہے اور خون بہا نیز صلح ثابت نہیں ہوتا۔  
(اسی طرح زخموں کا حکم ہے یعنی شہید یا متی شہید کے اور کسی طرح قصاص  
جائز نہیں اور فقط گردن مارنا ناجائز ہے اگر مقتول کے قصاص میں سرایت

۱۰ قصاص کرے والا ضامن نہیں بشرطیکہ تعدی نہ کی ہو، اگر قصاص لینے کے کسی  
نی ستمی ہوں تو ستم کے جمع ہونے تک قصاص موقوف ہے کہ گمورہ ہوں یا  
میں اور قاتل اور اگر سے تو دو ستر درہ کو اس کے ہے کہ جو چاہے ہے قصہ  
۱۱ قصہ درہ نے یہ ہے یہ پاس سے قاتل کو قصیر دیں۔ درہ قصہ میں اس  
۱۲ قصہ درہ معاف کرے تو بھی بھی حکم ہے۔ اگر کائنات قصہ میں سے ہے مگر  
۱۳ اس کے شرک سے خون بہا لیا جائے۔ اگر کسی مقتول کا ہاتھ ہے قصاص  
۱۴ رشتہ چکا ہو یا اس کا ہاتھ کاٹ کر کوئی خون بہا دے چکا ہو تو ایسے  
مقتول کے وارث کو حائز ہے کہ قاتل سے قصہ اس سے لے لے لے لے لے لے  
۱۵ یہ قاتل کو بھیجے اگر مقتول کا ہاتھ (قتل سے ہے) بجز قصاص  
۱۶ کا ہاتھ ہو یا اس کی دیت ملے ہو تو قاتل کو بھی کچھ نہ ملے گا۔ اعضا  
۱۷ قصہ میں اس شخص کے سے ثابت ہوگا جس کے لئے جان کا قصاص  
۱۸ ثابت ہے عورت سے مرد کا قصہ قصاص میں اور کچھ نہیں اور عورت کا  
۱۹ قصاص جب مرد سے میں تو نصف خون بہا مرد کے عضو کا مرد کو دین سنت  
۲۰ سے رہا وہ میں (جیسا کہ پہلے بیان ہوا) عضو کے قصاص میں سخت قصہ کا جہاں  
۲۱ یعنی عضو صریح ہوئے عضو کے خون میں نہ کاٹا جائے گا یا جہاں تک  
۲۲ اس کو صریح عضو کے خون میں کاٹیں گے بشرطیکہ عضو خشک کاٹنے کے قابل  
۲۳ ہو، زخم کے قصاص میں خون و مرقع برابر ہوں چاہے نہ ملے بلکہ حق میں  
۲۴ کسی کافی ہے۔ مثل موضع کے (موتھ ایسے زخم کہ لپٹے ہیں جو ہڈی تک ہر  
۲۵ دے ایسے زخم میں قصہ ثابت ہے جس میں رگسب عدم خوف  
۲۶ ثابت ہے) سر پر نہ ہوا وجہ زخم میں نہ ہے سمیع قصہ نہیں  
۲۷ سے مامور اور جہاں اور سکتا اس میں (ما مومہ وہ زخم ہے کہ سر سے  
۲۸ سے مقدم پر واقع ہو چوں دماغ کی تکلیفی ہے۔ اسے ام المہر کہتے  
۲۹ درجہ وہ زخم ہے جو جوف میں پہنچے) کا زخمی کے عضو کا قصہ میں  
۳۰ ملان سے نہ ہوگا۔ ورنہ علامہ کے عضو کا زخم سے وہ ناک جو قوت نہ



رکھتی ہے۔ اس ایک عوض میں جو ہمیں سونگھ سکتی کاٹی جا سکے گی اسی طرح  
 دانا کار بہرے عاں کے عوض میں کاٹ جائے گا مرد کا دگر نہ مرد کے رکے  
 عوض میں نہ کاٹا جائے گا کاسے کی جو آٹھ چھوٹے اچھے ننھ کے عوض میں کا  
 جائے گی ہر چند وہ اندھا ہو جائے۔ اگر کوئی بچے کا دست فقیر  
 برس تک شہر نہ لے لے اگر دوسرے دست (اسکی جائے یہ نکلے تو خرم  
 یک دست کا حق یہاں ہائے درہ قصاص میں اس کا دست بھی لے  
 دیا جائے جو خرم حرم میں یہ ہ جائے اس کے کھانے پینے میں تنگی نہ  
 تہ حرم سے بہرے اور اس سے قصاص میں گر کوئی حرم میں کسی کو  
 یا قتل کرے یا دیر قصاص ہو گا اگر کوئی جسے کسی کا ہاتھ کاٹ دے  
 کسی کی انگلیاں کاٹ دے تو شخص اور کی حرم سے قصاص میں درہ  
 کی انگلیوں کا حرم ہائے کہ ہرے کسی کی انگلیاں کاٹے وہ تھکر کا  
 ہو ہرے قصاص میں انگلیاں کاٹ جائیں پھر دوسرے شخص قصاص بھی  
 اور انگلیوں کا حق یہاں بھی ہے۔

## چھٹی فصل

(جنس سبز، سبز پرانی)

قتل محمد پر مزار و مسجد کا خوب ہر ایک سو دس برس ہیں جو پھر  
 جو سو دس سو ستہ گاہیں رہتی تھیں۔ قبری قبرستان میں تھیں  
 کہیں) یا دو سو ساٹھ چھبیس برس یعنی کے چار سو کچھ برس یا ایک ہزار  
 یا ایک ہزار دس سو دس برس۔ ایک ایک سو کے بعد ستر کے ہر سو  
 خوب ہر یا چھٹے گا۔ (قتل محمد پر سے دس سو چھتریں خون بہا تابت  
 ہزار۔ ستہ محمد کے خون بہا میں اوندھ دین چاہیئے اور وہ کبھی سو میں

فرق نہ ہے کہ ان میں ٹیسٹس و سٹیڈ و ویرس کا س کی ہوں، ورنہ ٹیسٹس  
و سٹیڈ پر ہی تین برس کی اور ورنہ ٹیسٹس و سٹیڈ پانچ برس کی بن جاتی ہیں  
چاہے سٹیڈ سے بڑھ جائیں، باقی تمام خون جو سٹیڈ کے ہیں، یہ دو برس  
کے اندر باقی کے سب سے دھیرے دھیرے کا قتل خطہ کے خون بہا میں  
آدمت و دینا چاہیے تو پھر ۱۰ گزیر ایک سو دو ورنہ ٹیسٹس و ویرس  
کے ورنہ ٹیسٹس و ویرس کی اور ٹیسٹس و سٹیڈ کا سب میں برس  
کی بن ہوتی۔ مگر تین برس خوب بہا کی واپس ہیں جو ذکر ہو چکی۔ قتل خطہ  
میں عاتقہ کے اندر سے (جس کا ذکر آئندہ ہے) تین برس میں خون بہا  
و سٹیڈ پیدا کرے۔ عاتقہ کا خوب بہا مر کے خون بہا کا آدمی ہے۔ مرد و  
کا خون بہا آٹھ سو دسہم ہیں۔ دردمند کا چار سو دسہم غلام کا خون بہا  
اس کی قیمت ہے بشرطیکہ مرد آزاد دے سکے خون بہا سے زیادہ نہ ہو  
نہ دینی سب قید ہوئی۔ اور کبیر کا خون بہا اس کی قیمت ہے بشرطیکہ  
مرد آزاد دے سکے خون بہا سے زیادہ نہ ہو۔ اگر زیادہ ہو تو مرد دے سکے خون بہا  
سے زیادہ نہ ہو۔ اگر زیادہ ہو تو مرد آزاد کے خون بہا کے برابر لیا  
جائے گا۔ عاتقہ کے مملوک کا خون بہا اس کی قیمت کی نسبت سے ہے  
پس آٹھ سو دسہم میں پورے خون بہا سے غلام کے مصلحت میں پورے مصلحت  
مگر اس عورت میں)۔ لک زخمی غلام کو نہ جی کرے ورنہ کے شہر دے کر بغیر  
یہ خون بہا نہیں کر سکتا آزاد دے سکے جس عورت میں خون بہا کم ہے اس کے خون بہا  
سے غلام کے عاتقہ کے سے غلام کی قیمت میں سے کم ہوگا۔ جس عورت میں  
خون بہا مقرر نہیں (یعنی جہاں نہ حسب رائے حکم نہ ہو)  
حاجت ہوگا۔ غلام کسی کو نہ جی کرے تو اس کا خون بہا اس سے متعلق ہے  
(یعنی جی اسے اپنا غلام بنائے گا)۔ تب یہ اس کا خون بہا نہیں  
یاں تب کو جی کرے کہ نہ جی کرے خون بہا خود دے کہ نہ جی کرے غلام جی کرے۔

## سالتوین فصل

ان امور کے بیان میں ہیں آدمی خون بہا کا ضامن ہوئے

درہ درہ مر ہیں اور سب سرت یعنی خود کب کام کرے جس سے بغیر قند کوئی نصف ہو جیسے طیب علاج کرے اور میں علاج کے سبب کوئی مر جائے یا کوئی سوے میں کمروٹ نہ دے اور کوئی شخص اس کے نیچے رہے جس سے مر جائے یا کوئی خزانے سر پر اٹھائے اور وہ کسی پر گئے اور وہ مر جائے یا وہ چیر ٹھن ہو لیں اس کا ٹھننے والا ضامن ہے اگر کوئی دوسرا گئے تو گرنے والا ضامن ہے گوئی تری یک دیو مگر پیش در وہ میور میں سے کسی پر گئے اور وہ مر جائے تو قہقہہ پر قندمت خون بہا واجب ہے۔ اگر کسی کو پے گھسے رات کو نکال دے تو اس کا ضامن ہے ہاں اگر اس کا ایسی سرت سے مر یا کسی آدمی کا اس کو قتل کر دے گو ہو سے ثابت کر دے تو یہ شخص بری ہو جائے گا۔

دوسرا صریح ہے۔ جیسے کوئی بزرگی ملک میں کنواں کھودے اور اس میں گویہ مر جائے۔ یا جھری صفا کرے یا کوئی تے پھنسانے والی رستے میں ڈال دے (وہاں چیروں سے کوئی مر جائے) تو وہ شخص ضامن ہے۔ اگر یہ کام بڑی ملک میں کرے تو ضامن نہیں اگر کوئی کسی قوم کے گھر میں اجازت سے جڑے درانکا کتا اسے بھڑکے تو وہ قوم اس کے رت کے خون بہا کی ضامن ہے اگر بے اجازت جائے تو ضامن نہیں۔ اگر کوئی کسی حوالہ پر سوار ہو کر چلائے اور وہ جانور کسی کو یا حقوق سے زخمی کرے تو سوار ضامن ہے۔ اسی طرح جانور کے پھینچنے والے کا حکم ہے اگر کسی جانور کو کھڑا کرے اور وہ جانور کسی کو بٹے یا کھڑا کرے زخمی کرے تو کھڑا کرے والا ضامن ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس جانور کو مارے در وہ جانور یا کھڑا کرے کسی کو زخمی کرے تو

مارنے والا ضامن ہے۔ اگر دو شخص سوار ہوں تو دونوں ضامن ہیں اگر اس جانور کا مالک اس کھڑا کرے یا مالک ضامن ہے۔ اگر سوار کو جانور مارے تو مالک ضامن ہے بشرطیکہ مالک اس جانور کو بھگا یا جانور نہ قتل ہوا ہو۔ اگر مالک ضامن ہے۔ اگر سبب جمع ہوں تو سبب سبب ضامن ہے۔

## آٹھویں فصل خون بہنے کے اعضاء کے بیان میں

سر کے بالوں یا ڈھکی کے بالوں کے لئے پورا خون بہا ہے بشرطیکہ پھر ہاں نہ آگئیں اگر آگئیں تو ارشٹ لازم ہے عورت کے سر کے بالوں میں عورت کا پورا خون بہا ہے واجب ہے بشرطیکہ پھر ہاں نہ آگئیں (اگر آگئیں تو مہر کے برابر حیات واجب ہے دونوں ابروؤں کا خون بہا ہے پانچ سو بار میں ایک بار میں اس کا آدھا۔ ملک کے بالوں میں ارشٹ ہے اس طرح باقی تمام بالوں کا حکم ہے۔ ہر ایک آنکھ کے لئے دسی کا آدھا خون بہا لازم ہے اور ہر ہلکے میں ریل بکھلنے کی چھ آنکھ کے لئے پورا خون بہا ہے بشرطیکہ پھر ہاں نہ آگئیں۔ کان ہاں پھر دس کے بندہ کی طرف سے آنکھ گئی ہو۔ کان کے آدھ آنکھ جو مایہ ہے کوئی نکال دے تو تلت خون بہا دے۔ ناک کے لئے پورا خون بہا لازم ہے اسی طرح ناک کی لڑکے کے لئے اس طرح ناک توڑ دے، در وہ بھگ جائے۔ ہاں اگر بھگ نہ ہو تو ارشٹ عینت ہے۔ سونہ یا دھبہ ہے۔ اگر کسی کی ناک کٹ کر دے تو دشت خون بہا دے مالک کے دونوں سوار خون میں جو بر دھبے سے کانے تو آدھا خون بہا دے (اسی طرح) ناک کے ہر پردہ کے ٹکٹے میں آدھا خون بہا واجب ہے، ہر کان کے لئے آدھا خون بہا (آدمی کا) لازم ہے۔ کان کے ہر پردہ کے وسطے کان کا خون بہا تقسیم کرے اس کے حسب سے

دے۔ کائنات کے لئے کائنات کے خون بہا کی تہائی لازم ہے جس کے پھرنے کا بھی یہی حکم ہے ہر ایک کے لئے (دہی کا) آدھ خون چار دم ہے اور بعض سب میں اس کے حساب سے دریا چاہئے اگر آدھ کی طرف سب مٹھ جائے تو تیغ جو چھڑا ہوئی عیدہ اور حق سے کہیں کہ ایک سب کا خون بہا لازم ہے مگر دوسرا سب ڈھیلے ہو جائے تو آدمی کے خون بہا کی دو تہائیاں رہ جائیں رہاں صحیح وہ رہاں نہیں کہ لئے یہ راتوں پر وہ جب ہے اگر نہ باں کا کوئی جزہ کاٹ ڈالے تو اس کا اعتبار جو وہ سمجھ رہے ہے وہ اٹھا ٹیکس جو وہ ہیں پہل کل خون بہا اٹھا ٹیکس خونوں پر غصہ کیا جائے اور جتنے حروف نہ پڑے ہائیں، تہا خون بہا یا جائے۔ اگر کئے کی زبان کہئے نمٹ خون بہا لازم ہے اور اس کے جز کے لئے مسحت کے حساب سے خون بہا یا جائے۔ اگر رنجی (دعویٰ کرے کہ زخم کے سبب سے گویا جاتی ہے تو قصہ دے اس کے دعویٰ کی تصدیق ہوگی) (قسامہ کا بیان کر دے چکا ہے) کل دانوں کے لئے (دہی کا) پورا خون بہا لازم ہے وہ اٹھا ٹیکس ہیں۔ (یہ لفظ خانیہ مستہور ہے وہ اکثر جنس دانست ہوتے ہیں) ان میں سے بارہ گئے کے دم ہیں جن میں سے ہر ایک دم کے لئے پچاس دینار عجب ہیں اور پندرہ (بینی پیچھے کے) سولہ دان ہیں ہر ایک کے لئے چھٹیس دینار لازم ہیں (نشر طبعیہ مرد کے دم ہوں) اگر کوئی غلطی دانت نکلا پونہ اصل دانت کا دم خوب بہا دے گا۔ اگر وہ دانت سے ملے پونہ پورا تو خاص اس کے لئے پچھ ہوں اگر کسی کا دانت کسی کی فک سے سیاہ پونہ اسے پا چھٹ جائے وہ گئے تو ایک دانت کی دانت دیت لازم ہے اگر بیک کا دانت جو سخت نہ پورا پونہ کوئی تو پونہ دانت اور وہ پھر مکمل آئے تو اس دم سے وہ ایک سخت دانت کا خون بہا یا جائے اگر کسی کی گردن توڑے اور وہ نہ گردن پونہ پورا تو پورا خون بہا دے۔ اگر کسی کی گردن پر اب زخم لگائے جس سے وہ کوئی جزہ نکل نہ سکے جب بھی ہر دم ہے اگر گردن پھر چھٹی ہو جائے تو دانت لازم ہے اگر کسی کی ڈھلے کے دانتوں

لہو سے مقدمہ پڑے تو یک پرہ خون ہو نہ جب ہے بستر طہ کہ وہ مقام بقول  
 نہ ہو یہ جیسے غلبہ یا نہ کھنکھن جس کے لئے میل دست - بلکہ اگر وہ خون سمیت  
 پڑے تو وہ خون ہی دے کہ ہر ہر تھک کے لئے (آدمی کا) آراہوں بہا نام ہے۔  
 دل کی حد پہنچے تک ہے ہاتھ کے سن رے میں ہر تھک کے خون ہی کے رو  
 است و صاحب ہیں و رستہ تک ہر قطع کرنے میں جیسے ہاتھ کا تھک نہ خون ہی  
 لازم ہے اس طرح دست نہ کہہ کے لئے دلوں ہاتھوں کی ہر انگلی کے  
 وسطے آرمی کے، خون ہا کا دسواں تھک وہ جب ہے ہر انگلی کا تھک وہ جب  
 میں پرہ غلبہ ہا کا اور تھک تھک کا دو پرہ - رائے غلبہ کے لئے اچھی انگلی کا  
 است خون بہا نام ہے اس طرح ننگست مرض کا حکم ہے - اگر بری اچھی انگلی  
 و شد کہ رے تو انگلی کے خون ہا کے دونوں دے - تا عن آئینہ طے میں  
 دست و دینار واجب ہیں - بستر طہ کہ پھر وہ احسن نہ آئے یا سب ہا نہ آئے  
 اگر صغیر احسن آئے تو نہ تک دینار واجب ہیں - بیٹھ کے پڑنے میں پرہ  
 خون بہا نام ہے اگر کسی کی بیٹھ پر کوئی قصہ ہو یہو یکا سے جو سے وہ کبر ہو جکا  
 یا بیٹھ نہ کے جب کبھی یہی حکم ہے - اگر بیٹھ و رستہ ہو جائے تو تھک  
 جو - جب رے اگر بیٹھ کے پڑنے سے حین در جہا کا نہ موقوف ہو جکا  
 تو وہ خون بہا لازم ہے اگر کوئی بیٹھ کے مہرے کا مہر جسے حریم مفر کہتے  
 ہیں کاٹ ڈالے تو یک پرہ خون بہا دے - عورت کے ہر پستان کے وسطے  
 عورت کا وہ خون بہا لازم ہے - اس طرح ہر پستان کا حکم ہے (اگر کسی  
 رخم یا قصہ سے) دودھ سید ہو حاشا یا دودھ کا ننگ متعذر رہو نہ رستم  
 لازم ہے عورت کے ہر پستان کے لئے - بیچ بوجہ کفر طو کی کے نزدیک آداب خون  
 بہا لازم ہے در بن با بیچ کے نزدیک خون بہا کا کھٹوں حصہ بقتل  
 کے لئے پرہ خون بہا لازم ہے اس طرح حصہ کا حکم ہے نامزد کے قصہ بقتل  
 کے وسطے نلت خون بہا واجب ہے و دلوں قصیدوں کے لئے پرہ خون بہا واجب ہے  
 و ریک کے لئے آدھا - اگر کوئی کسی کو صدمہ ہو بخائے جس سے متعلق ہو جائے

تو یہ سودین دسے گروہ آدمی پڑوں کھسے رکھے اور چونکہ اس کے قوائے سو  
 جب میں فزع کے دونوں کناروں میں سے ہر ایک کے سے سخت کا  
 خون بہا لازم ہے سو وہ رخ بول و حقیق کو یک کر دسے تو (عورت کا) یہ  
 خون بہا دسے گھر منتہی ہر پنی نہ وہیہ بالضرہ سے مقاربت کرے جس سے سو  
 بول و حقیق ایک ہو جائے و سونوں بہا ساقط ہے۔ اگر نہ وہیہ نابالغہ۔  
 ہو تو مہر کے ساتھ خون بہا بھی واجب ہے۔ اور نفقہ بھی یہاں تک  
 لوں میں سے ایک مرحا ہے۔ اگر غیر شخص جہر مقاربت کرے (و  
 دونوں سو ریح ایک ہو جائیں) تو علاوہ سزائے زنا با بجر کے  
 اس پر خون بہا لازم ہے۔ گھر عورت راضی ہو تو فقط خون بہا  
 جس عورت سے جہر نہ کیا ہے باکرہ ہو تو ارش بکارت بھی لازم  
 ہر مہر کے وسط آدمی خون بہا واجب ہے اور ہر پاؤں کے لئے دھار  
 اور قدم کا جو پاؤں کی حد ہے۔ پاؤں کی انگلیں مثل ہاتھوں کی انگلیوں  
 کے ہیں، ہر پٹلی اور ہر دان کے لئے آدمی خون بہا لازم ہے بلی کی ہر پٹلی تو  
 میں یکس دسار واجب ہیں بشرطیکہ وہ قلبی ملی ہوں اگر نہ پاؤں کے نہ وہ  
 ہوں تو ہر استخوان کے لئے دس دسار، ریڑھ کی ہڈی تو دسے تو یوں رانوں پر  
 بشرطیکہ پاؤں نہ رک نہ سکے اس مقام کے توڑنے کا بھی حکم ہے جو نہ کم  
 نھیلوں کے پیچ میں ہے بشرطیکہ پاؤں نہ ہو پیشانی و سر تک کے اگر کسی کی ہڈی  
 توڑے پھر وہ بغیر عیب کے درست ہو جائے تو عیال میں دین دسے اگر کسی  
 کے پیٹ پر اس قدر لائیں ماسے کہ حد میں دور ہو تو اس کے پیٹ پر بھی  
 اس یا ملت خون بہا کے برابر قدر لیا جائے۔ اگر کوئی کسی عورت کا بزرگ اسکی  
 ذبح کرے یہاں تک کہ مت نہ پھٹ جائے اور پیشانی و سر تک کے تو اس  
 ایک خون بہا اور مہر مثل واجب ہے ہر عضو کی ہڈی توڑے میں اس عضو  
 کے خون بہا کا یا بکوں حصہ لازم ہے۔ گھر بغیر عیب کے درست ہو جائے تو  
 ہڈی توڑنے کا خون بہا ہے اس کے پانچ حصے کر کے چار حصے دسے ہڈی۔

تم میں ہڈی توڑنے کا خون بہا ہے اس کا ریح واجب ہے اور ہڈی کے پچھلے میں اس  
 عضو کے خون بہا کی تہائی واجب ہے اگر وہ پھر بغیر عیب کے درست ہو جائے تو اس  
 خون کے پانچ حصوں میں سے چار حصے دسے اگر کسی کی ہڈی عضو سے اس طرح  
 توڑ کر دے کہ وہ عضو بیکار ہو جائے تو اس عضو کے خون بہا دو تہائی ہیں  
 اور کرے پھر وہ عضو بغیر عیب کے اچھا ہو جائے تو اس میں سے پانچ حصے  
 کر کے چار حصے پہنچا سکے۔

## نویں فصل

### منفعتوں خون بہا کے بین میں

اگر کسی کی عقل باطل رہے تو ایک ہر خون بہا دسے اگر عقل  
 کم ہو تو ریش لازم ہے گھر ہر وہ عقل خود کرے تو خون بہا دسے نہ چوکا۔ عیال  
 کے باطل نہ اہل گھر نے میں تو خون بہا واجب ہے ورنہ ایک کان کی سماعت  
 کے لئے آدمی اگر ایک کان کی سماعت کم کر دے تو دوسرے کا بھر تیاں کیا  
 جائے اور دو کان کی سماعت میں جس قدر قدر اور مزیدیک کا تفاوت  
 ہے اس کے حساب سے خون بہا لیا جائے اگر دونوں کانوں کی سماعت  
 کم کر دے تو اس کے ہم سن پر قیاس کرے، ہر آنکھ کی بینائی نہ مل کرے میں  
 سہا خون بہا واجب ہے ورنہ ایک آنکھ کی بینائی کم کرے میں اس کے حد  
 کے موافق واجب ہے۔ اسی طرح دونوں آنکھوں کی بینائی کم کرنے کا حکم ہے اور  
 اس صورت میں اس کے ہم سن پر قیاس کیا جائے گا۔ قوت شہ نہ اہل  
 کرے میں پورے خون بہا واجب ہے۔ گھر ناک کاٹ ڈالے اور اس سے قوت  
 سہا جاتی رہے تو وہ خون بہا واجب ہیں۔ قوت شہ کم کرے میں جس قدر حکم  
 سترعہ اس سبب جسنے اس میں دیکھا ہوگا، مزہ زائل کرنے میں ایک خون بہا



دارم ہے دوس کے کم کرنے میں رشتہ گر کسی کو رسا ہند پر ہو چکے کہ  
جماع کے وقت انزال نہ ہو سکے تو ایک خون بہا واجب ہے۔ اگر سست  
الہیوں کی بیماری ہو جائے تو پورا خون بہا لازم ہے۔ آدہ بندہ رہے  
میں ایک خون بہا واجب ہے۔

## دسویں فصل

### زخموں کے خون بہا کا بیان

شکاج یعنی زخم سے نفعوں میں وہ سٹھ ہیں۔ اول طرفہ  
یعنی وہ زخم جس سے بولت نکلتا جائے اس کے لئے ایک اونٹ واجب ہے دوسری جانب  
تیسری وہ زخم جو کھڑے ہو کر نہ ٹپکے اس کے لئے دو اونٹ لازم ہیں تیسرے  
معدہ جسمانی جو زخم زخم میں بہت دیر لگے اس کے لئے تین اونٹ واجب  
ہو جو کھڑے نہ ہو۔ یعنی وہ زخم جو ہڈی کے پردے تک پہنچے اس کے  
واسطے چارہ اونٹ لازم ہیں۔ پانچویں وہ زخم جو کھڑے نہ ہو جس سے ہڈی کی  
سفیدی نہ آئے اس کے لئے پانچ اونٹ لازم ہیں۔ غلط ہاتھ  
یعنی وہ زخم جو ہڈی توڑ دے اس کے واسطے دس اونٹ واجب ہیں  
ساتواں منقلہ یعنی وہ زخم جس سے ہڈی اکھیرنے کی ضرورت ہو اس کے سے  
بندہ رہ۔ اونٹ لازم ہیں۔ سٹھویں مامورہ یعنی ایسے مقام تک زخم واقع  
ہو جہاں دماغ کی تکلیفی ہے اس کے لئے (آدمی کا) نڈت خون بہا واجب  
ہے اسی طرح جان لہے کا حکم ہے یعنی جو زخم کہ جو ف تک پہنچے جو زخم  
کہ ناک میں دھنس جائے اس کے واسطے نڈت خون بہا لازم ہے۔ یہ  
درست ہو جائے تو خمس خون بہا دے۔ اگر ناک کے کسی پردہ پر زخم  
لگائے کہ دونوں سوراخوں کے بیچ میں جو پردہ ہے وہی تک پہنچے

خون بہا کا دسواں حصہ دے دونوں سوراخوں کے چرٹے میں نڈت خون بہا  
واجب ہے اگر طبعی دامت نظر میں اگر بغیر درست ہو جائیں تو خوب بہا کا پورا  
لازم ہے ایک ایک چرٹے میں نڈت کا نصف واجب ہے اگر کسی کے  
سوراخ میں طرح مارے کہ مٹ نہ سکیں ہو جائے تو ڈیڑھ دینا دے اگر مٹ نہ  
جائے تو تین اگر سیاہ ہو جاوے تو چھ دینا لازم ہیں۔ اگر بدل پر اس  
طرح مارے تو اس کا آدھا واجب ہے مٹنے کے زخم سے زخم کے بدلہ ہیں  
اس عضو کا خون بہا اس کے بدلہ ہے اس کے زخموں میں بدلہ ہے اور کم میں کم  
رہا در قضا میں خون بہا کے نڈت کو پہنچے تک عورت اور مرد برابر  
اور مرد سے عورت کا خون بہا آدہ ہوگا۔ مرد کے جس عضو میں مرد کا  
خون بہا لازم ہے عورت کے اس عضو میں عورت کا خون بہا لازم ہے۔  
یہ طرح ذمی اور غلام کا حال ہے مرد آزار کے جس عضو میں کم خون بہا  
مرد سے عورت اور ذمی کے اس عضو میں ان کے خون بہا کی مسابقت  
نہ اور غلام کے اس عضو میں اس کی قیمت کی مسابقت سے کمی ہوگی۔  
اگر کوئی کوئی نہیں اس کا ذمی مام ہے خواہ قضا عدلے یا خون بہا ہو  
معاذ نہیں کہ سے گا

## گیارہویں فصل

### خون بہا کے بیان میں

جب نفعہ زخم میں ٹھہرتے تو اس کا خون بہا بیس دینا ہیں۔ اور خون  
اگر لگے تو چالیس دینا واجب کو شفت کا ٹکڑا بن جائے تو ساٹھ دینا واجب ہڈی  
و آستی دینا اور خلقت پر رکی ہو اور مٹ نہ سکیں بھری ہڈی سو دینا واجب  
اس خون کے بیچ میں اس کے حساب سے ذمی کے حمل کا خون بہا  
کے ایک خون بہا کا دسواں حصہ ہے اور حمل حملہ کا خون بہا اس کی

مال کی قیمت کا دسواں حصہ ہے بخواب نہ ملے گا حمل ہو یا لڑکی کا۔ جب مرد کے بچے میں روح بھرے اور وہ لڑکا ہو تو اس کے لئے مرد کا خون بہا واجب ہے اور لڑکی ہو تو آدھا۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو مار ڈالے، اس کے ساتھ اس کے بیٹ میں کا بچہ بھی مر جائے تو عورت کے لئے لڑکا خون بہا اور بچے کے لئے آدھا خون بہا اور آدھا لڑکا خون بہا لازم ہے بشرطیکہ بچہ کا حال معلوم نہ ہو۔ اگر عورت خود پنا حاصل کر دے، اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے، اس میں سے ماں کا حصہ سہا ہے۔ اگر کوئی کسی جماع کرنے والے کو اس طرح ڈر دے کہ فوج کے اس کا انزال ہو تو دس دینار دے حمل کا خون بہا دے یا قریب میں گئے جو۔ کے لحاظ سے مال کی میراث لینے میں حصے کے زخموں اور اعضاؤں کا خون بہا اس کی ذات کے خون بہا کی مناسبت سے ہے اگر حاملہ کو اس طرح مار کہ وضع حمل ہو جائے اور بچہ زندہ (پیدا ہو کر اسی عدد سے مر جائے) دس دینار قضا میں قتل کیا جائے گا۔ بشرطیکہ لڑکا مارا ہو ورنہ اس پر خون بہا یا جائے گا۔ آزاد مسلمان کی میت کا سر کاٹنے میں دس دینار واجب ہیں۔ اور اس کے اعضا کے قطع کرنے میں اس کے جو کے حساب سے یا جائے گا۔

اسی طرح من کے زخمی کرنے کا حال ہے یہ خون بہا کا رہے جو صرف کیا جائے۔

۱۲

## بارہویں فصل

حیوان کو صند پہنچانے کے بیان میں

جو شخص کسی عہد کو ذبح سے ملتے کہہ دے تو مالک کو سزا

مذہب (دوسرے) اور وہ جانور بھی پہونچا دے) ، اگر بغیر ذبح کے تلف کر دے  
در تلف کی قیمت ادا کرے ۔ ماس جانور کے اعضا کے قطع کرنے میں یا کسی  
کے نوٹڑنے میں ارش لازم ہے اگر ایسے حرام جانور کو جس پر مذکبیہ  
نہیں لگا ہے تو اس سے تلف کرے تو ارش لازم ہے اسی طرح اس کے قطع  
و ماس کا حال ہے بشرطیکہ حیات مستقرہ باقی ہو اگر اس جانور کو بغیر ذبح تلف  
تو قیمت دے اور جس جانور کا تذکیہ نہیں ہو ماس کے لئے قیمت دینا  
مہم ہے پس تنکار کی کہتے کے لئے چالیس درہم واجب ہیں در جو کہ ماع کی  
کھڑکی ( بکریوں کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے بیس درہم اور سگ ذراعت  
کو سٹے ایک فقیر گمبھوں لازم ہیں ۔ (فقیر ایک پیمانہ ہے بارہ صاع کا جس کے  
ساتھ بیالیس سیر ہوتے ہیں)

شیر ماہوین فصل

## عقلمندان کے بیان میں

ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے کہ قاتل فدا کا خون بہا (قاتل کے) عاقلہ  
مات ہے، عاقلہ عقبہ اور آقا کر نے والے اور رضا من جرمیرہ اور رام  
رضا من جرمیرہ کی تعریف کتاب میراث میں بیان ہو چکی (عقبہ وہ لوگ  
جو قاتل سے مال یا پ کی طرف سے یا فقط باپ کی طرف سے قریبی رہتے  
ہو جاتے ہیں۔ ہاں ہاں اور وہ ہاں ہاں میں داخل ہیں اور خود قاتل اس  
عمر کی نہیں عدوت اور سچ اور دلیانہ بھی عاقلہ میں سترہ یک نہیں آتے  
نہیں خون بہانہ دیں گے اور نہ عظام و دہرہ نہ ام و دہرہ کی طرف سے اور  
نہ تم ہیں جو سو گھر سے کم ہو ورنہ ایسے قاتل خطا میں جو قاتل کے اقربہ سے  
ہو اور نہ صلح میں اور نہ خود کشی میں اور نہ ایسے زخم و قتل میں جو جائز

سے واقع ہو ورنہ مال کے تلف کرنے میں قسمی کا عقد نام ہے لہذا کیا حق  
 ہوتا ہے۔ ہر ایک کو جو بہ تمام اکثر سے بیسی ہر ایک سے تھوڑے ہر ایک سے زیادہ  
 والا ضرب و سزا کیا جائے گا اور اس کا تقرر کہ ہر ایک سے کتنا لیا جائے  
 یا ناسب نام پر موقوف ہے۔ پھر یہ خود یہاں قدر قتل سے نہ میں اگر قریب  
 و دھوں سے وصول کرنے کے بعد بھی حرم بہ ہو۔ نہ ہونے آقا سے ہیں (۶)  
 قاتل کو آزاد کیا ہے) اگر ضرب بھی ہے۔ نہ ہونے آقا سے، فریاسے اور اس پر بھی  
 نہ ہونے آقا کے قاتل سے اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اگر ان تمام گروہ سے  
 جوان ہیں اور نہ موقوف نام پر بھرتی واجب ہے۔ اگر قتل زیادہ ہوتا  
 جیسے پھیلے دیئے جائیں۔ قتل قتل میں ہیں۔ اگر قتل ہو  
 حاضرین محکم نہ ہوں گے۔ اگر باپ اپنے فرزند کو خواہ وہ بیٹا ہو یا بیٹو  
 قتل کرے۔ قاتل سے اس کا خون برابر ہے موقوفوں کے اور نہ۔ قاتل کو دیں  
 پانچ سو اے کوئی ورت نہ ہو تو وہ خوب بہ نام عبد اسلام لیں گے  
 (غنیۃ انام میں مجتہد جامع استرٹھ کی خدمت میں یہ بھی ہے۔ جس  
 اگر باپ اپنے فرزند کو قتل کرے تو خون بہا پانچ عاقلہ پیرہ جب سے

## قسم کھلانے کا طریقہ

جس کی تعلیم حضرت علیؑ نے نفس مائی

حضرت نے نظام کے موقوفہ پر اس قسم کی تعلیم دی ہے۔ قسم کھانے  
 والی برائی بہن حوں اللہ و وفات بہاں کاٹ کاٹ ۲  
 یعنی میں اللہ کی طاقت و قوت سے ماہر ہوں اگر یہ نہیں اس طرف  
 ہوا ہو۔ کہ کی جگہ اس فعل کا ذکر کیسے جس کا حکم ہے۔ حضرت فرماتے:

اس طریقت سے چھوٹی قسم کھائی گئی تو جلد ہی عذاب الہی میں وہ شخص گرفتار ہو جائے گا  
 اور خود اس کے گروہ بہ ب اللہ کی لاکھ لاکھ کات کات۔ و بیخ  
 نہ آئے۔ ہو گا۔ چونکہ اس سے نصیب کا اکثر نہ کر سکتا ہے۔ (قصہ ۱۷)  
 میں یہ نام حضرت صادق علیہ السلام کا ایک وقت دوسرے گروہ و  
 فائدہ نہ ہو گا۔

انالی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن سہی سے اپنے صاحب پر بیع سے کہا کہ  
 جعفر بن محمد کو حاضر کر دو غدر کی قسم میں ان کو قتل کر دوں گا۔

بیع کہتا ہے کہ میں نے کسی کو نہ نصرت کے سامنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ  
 ستر غلام لئے تھے میں سے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ فرمایا: میں نے آپ کو جو  
 بیع وصیت کرتا ہو کہ میں کوئی حکم لے سیکو قتل کرنے کی عرض سے بلایا ہے  
 حضرت نے فرمایا: تم حلیہ سے میرے داخلہ کا اون و جب حضرت نے غدر  
 ہوئے وہ آپ کو نظر معصوم پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ سے ہوں و جیسے ہے  
 اور آپ نے یہاں کچھ پڑھ رہے ہیں جو یہی منصور کے قریب پہنچے وہ موقوفہ  
 تعلیم کے لئے کھڑے ہوئے اور معاہدہ کیا و رہے بیوی میں سے بے حکم دی و کہیں  
 آپ کے جو کچھ ضروریات ہوں بیان فرمائیے۔ آپ نے بدھن مومیں کی دھن میں  
 تو مختلف مفاد پر مشتمل تھیں اس کو میں جس کو پڑھ کر اس نے تمام کاموں کے  
 سے جانے کا حکم نہ دیا کیا پھر اس نے کہا کہ آپ کی حاجت یہاں فرماتے تاکہ میں اس  
 پر راز ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میری کوئی حاجت نہیں سوئے اس کے کچھ کو بہ کار  
 منت بلایا کر دو۔ و زیادہ نہ رہنا بھیج دو۔

یہ حکم معصوم نے کہا "میں اس کے لئے مجبور ہوں کیونکہ میں نے شہدے  
 آپ پر رہے خلاف امور لے دیا سوچ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم سے یہ کہنے  
 بہ ہے؟ اس نے ایک لڑکھے سے جس کی طرف اشارہ کیا کہ یہ اس جبر کا وہی ہے۔  
 حضرت نے اس پر موم سے پوچھا کہ تو نے یہ حلیہ کو پہنچائی ہے۔  
 پیر مرد نے جواب دیا "ہاں" فرمایا "تو قسم کھا سکتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں

تب سے غلیف سے کہا کہ اس سے قسم کھلاؤ۔ چنانچہ خدیجہ نے اس کو قسم کھانے کا حکم دیا تب تک جو کہ اس پر میری قسم کے الفاظ مترفع کئے آپ نے ہر دیا ٹھہر گیا۔ پھر آپ نے منہ پر سے کہا کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے جو عہد سے پہلے نہ علی بن حنین غلیف سے اس سے اور اپنے بھرا مام حنین سے اور انھوں نے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے سنا ہے کہ جو ہر قسم کھانے سے قبل خدا کو اس کے صفات بھلا دیکھ لے ساتھ یہ کہ اس کو عیوب و نقائص سے منزہ کرے تو خداوند عالم اس کو کتاب دے گا کہ اس میں کچھ نہ ہو۔ چاہے اس سے کیسی ہی جھوٹی قسم کیوں نہ لے لی جو کہ اس سے قسم سے پہلے خدا کی تہ و صفت بیان کی ہے۔ ہاں اگر اس کو قسم کھا رہے تو میں بھی اس میں کہوں یہ کہہ کر تیرے ساتھ قسم کھائے، وہ اس کا بیچہ دیکھے۔ منہ پر سے کہا آپ کو اختیار ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا یہ کہ جو۔ اے نبیؐ میں جواب دے دو تو یہ کہ میں نے اپنی حوالت و قوتوں سے اس کے لئے اس کے لئے کذا یعنی میں ہی قوت و قوت سے بری ہوں۔ وہ اپنی قوت و طاقت کے پامال ہیں۔ اگر میں نے آپ سے یہ بات نہ کہتی تو یہ کہ میں نے اس پر میری قسم کھانے کی تالیف اس وقت منہ پر رکھے ہوں میں ایک خود تھا میں میری قسم کھانے سے یہ کہہ کر اس کو اس طرح انا کہتے ہیں قسم کھا کر میرا سر باقی باقی کو دے گا۔ چاہے اس سے اس کے بتائے ہوئے نصف قسم کا نہ ہو۔ چنانچہ اس کے لئے لیکن ابھی پورے الفاظ نہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ کئے کی طرح اس کی زبان پر نکل آئی اور اسی وقت تڑپ کر گر گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت اٹھ کھڑے ہوئے۔

ربیع کہتا ہے کہ اس وقت منصور نے مجھ سے کہا کہ فیروز دارا اس واقعہ کا ذکر نہ کرنا دینہ لو، مگر میں نے منہ پھڑپھڑاتے کا ادریشہ ہے۔

جب حضرت گھر پر نہ تھے اس لئے کہ ربیع حضرت کی خدمت میں جو یہ ہو کہ اس نے عرض کی کہ منصور نے آپ کو قتل کرنے کے لئے بلایا تھا یہ کیا عرف کہ آپ کو دیکھنے پر اس کا راجہ بد گیا آپ نے اسے اس وقت دفرایا کہ کل صبح میں۔

یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں ضرر نہ ہو، تم کو یہ تصور سے کوئی خطرہ ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا خوب وہ تم کو بلائے اور تمھاری نگاہ اس کے دیر پر سے نہ رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ  
وَسَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَسَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَسَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
(بِسْمِ اللَّهِ وَآلِهِ)

## حضرت علی کے تاریخ سائے فیصلہ

آنحضرت نے کیا حیات پر کیا میں علل کر دیا تھا کہ "تم میں سے زیادہ جہنم رکھنے والے علی ہیں" بلکہ فقہ میں ان کی اس وقت تک طاق میں ہو سکتا ہے کہ اس کو حمد و موصوف میں عبادت حاصل نہ ہو۔ اس لئے علل محمد بن یوسف کج ساختی مسمات ہیں کہ رسول اللہ کی بارگاہ سے علی کو یہ سند عطا کی گئی تھی کہ اس کی سند تقی کے علی بن ابی طالب پر جمہ عوام فقہاء میں وقت لکھنے میں درمیان حضرت امیر علی بن ابی طالب کے اس عظیم مرتبہ پر جنت بھی فتح کریں وہ کہہ چکے ہیں کہ عمار بن ابی الحدید حضرت لکھ کر لے ہیں "ابو جہل نبوی سے" کتاب دینی میں روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے ہوئے تھے اور اس وقت ان کے پاس در بھی دوگ تھے جب آپ اٹھ کر چلے گئے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ علیؑ میں ناز و فخر کرنے کا جذبہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ باطل ٹھیک ہے۔ علیؑ جیسے لوگوں کو فخر کرنے کی چاہیے



کیونکہ حدی قسم اگر ان کی تہذیب ہوئی تو حضرت اسلام کا ستون کھڑا نہ ہوتا۔ ان کو تمام امت محمدی میں مسک بڑا ہی مانا جاتا ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کے لئے مشہور ہے۔ میری دعا یہی تھی کہ حضرت کے ہاں جو دوسرا مل منک حضرت علی کے پاس بھیجی گئے تھے اور جب آپ کی شہادت ہوئی تو ان کو یہ خبر ہو کر باپڑا کر علیؑ کی موت سے غم و فتنہ کی سی صورت لگی۔ راستہ میں ہمارے اس نظریہ سے جو فقط کہیں تو غیر دور نہ رہا۔ وحی کے فرمان پر تو آپ کو سونپا گیا کہ یہی پڑے گا۔ جس میں سیمنے فرمایا ہے۔ "میں علم کا ستارہ ہوں اور علیؑ اس کے درمیان رہے گا۔" حواشی خیرۃ العین ص ۱۱۱۔ حضرت نے علیؑ کی مٹی کو دیوں ہی نہیں کہہ دیا تھا بلکہ اس کے تحت میں علیؑ نے آنحضرت کے سامنے مشکل سے مشکل مقدمات کو اپنے ناخن فکر سے حل کر دیا تھا۔

خود حضرت علیؑ علیہ السلام کا خون ہے کہ جب مجھ کو سرور کائنات نے میں روایہ کیا تو میں نے سدا کہ دو عالم ہے کہا۔ آپ اس ہم کام میں میری رہبری فرمائیں تاکہ میں آپ کے ایمان پر چڑھ سکوں اور ان کے کام میں آپ کی کچھ کمین بھیج رہے ہیں ان کو آپ کی مرقی کے مطابق سرخ دم دے سکوں۔ میں یہ خطاب رسول خداؐ کو اپنے سینہ سے لگا کر کچھ استاذ فرمایا۔ اور کہا احاد خدا ہوتا۔ زبانِ بدیا کو ثابت نہ تھے گا۔

حضرت علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس روز گئے بعد کبھی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنا میرے لئے دشوار نہیں ہو۔ (مسند احمد ص ۲۱۶) جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکرؓ کے دورِ خلافت سے لے کر اپنی زندگی کے آخری ایام تک اپنے فقہا باحسن کے ہیں جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ تاہم میری تعلیم اور یہی پوچھنا کہ جو کچھ مجھ کو احادیث اور قرآن و کتب کی کتابوں سے نہ سکا اس کو بدینہ ناظرین کہہ رہا ہوں جن کے مطالبہ سے مقدم ہو گا کہ زندگی کا کوئی مستحبہ و دردمناں نہ ہونے والے مقدمات کا کوئی پہلو

ایک ہیں جس پر حضرت علیؑ کے رفق فیصلہ روشتی نہ ڈال رہے ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے

## علیؑ کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جی کریمؑ نے ایک عریض سے چار سو درہم پر ایک ناقہ خرید جب اہل مال و درہم اے چکا تو حیلانے لگا کہ درہم و ناقہ میرے ہیں اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ میرے ادا اس مرد اہل مال کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا معاملہ ہر ہے یہ اہل مال ہیں مانگتا ہے ہذا سب کو ذلیل پیش کرنی چاہیے کہ آپ نے اس کو چار سو درہم دیئے پھر حضرت عمرؓ آگئے اور انھوں نے بھی دی کہا جو حضرت ابو بکرؓ نے کہا تھا۔

تو میں حضرت علیؑ علیہ السلام سے ہونے دکھائی دیئے۔ رسولؐ نے اس اہل مال سے پوچھا کیا تو اس نے اسے دے دو جو ان کا فیصلہ مانے گا اس نے کہا ہاں پھر اس نے علیؑ سے کہا "نادیکھی میرا ہے اور درہم بھی میرے ہیں اگر حضرت عمرؓ کیجھ دہی کرتے ہیں تو ان کو اپنے دہی پر دلیس رہی چاہئے۔ حضرت علیؑ نے میں باہر مسئلہ فرمایا اے اہل مال تو ان کو چھوڑ دے۔ اور رسولؐ کے معاملہ سے باز آ۔ لیکن اہل مال نے مانا۔ تو آپ نے اس کو ایک ضرب لگائی اور قتل کر دیا۔ پھر حضرت علیؑ علیہ السلام سرور کائنات سے مخاطب ہو کر اوستاد فرماتے ہیں۔

"یا رسولؐ! ہم آپ پر دیکھا مارا ہونے کا تو تقدیر کرتے ہیں درہم ہیں طلب کرتے تو کیا جاؤں۔ ہم پر آپ کی تقدیر نہ کریں گے۔ اس فیصلہ پر حضرت محمد مصطفیٰؐ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے خدا کا فیصلہ یہ وہ جس کو لوگوں نے کہا تھا۔ (رضاء امیر المؤمنین ص ۱۱) اور کتاب المرتضیٰ زسیہ علی جعفری ص ۱۱۰۔



کی سفتوہ آپ امیر المومنین ہیں۔ اچھا لباس زیب پہنیں دوسرے میرے لئے بنالیں اللہ  
علی علیہ السلام نے فرمایا۔ میں بڑا بڑھا ہوا ہوں اور تم جوان ہو اندھ نہیں، پیچھے ہٹاؤ  
کی ضرورت ہے۔ دیکھا آپ نے اس جملہ سے غلام کو غلامی کا حق میں بھی نہیں رو  
دیا اور غلام کو ایک درس دے دیا۔

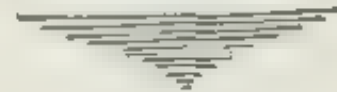
(کتاب احسن الکلام اندر اس سرحد ص ۸۸)

## خلیفۃ المسلمین کا بہن ہن

امام قسری سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت علیؑ کے  
ہاں گیا۔ آپ کے گھر میں ایک پرانے بدھ کے سوا کچھ نہ نظر آیا۔ خلیفۃ المسلمین  
امیر المومنین، امام اہل بیت، وہی رسول اللہ حضرت علیؑ، بن ابی طالب علیہ السلام  
اسی پر یہ پیر پڑے ہوئے تھے۔

یہ بدھ بڑھن کیا یا امیر المومنین آپ مسلمانوں کے حاکم اور بیت المال کے خزانہ  
ہیں۔ بادشاہ ہوں گے معین، بی بی ادب کا دندے آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ  
ہاں پر آپ کے مبرا ہونے لگے ہیں۔ فرمایا سوید! اقبال رہے گھر سے بھگت نہیں رکھتا جسے  
چھوڑ دینا ہو میری نظروں کے سامنے ہمیشہ سگی کا گھر ہے۔ ویریں اپنا سامان آکا  
میں مستقبل کر چکا ہوں اور غفر میں خود بھی وہیں جانے والا ہوں۔

سوید کہتے ہیں کہ آپ جملوں نے مجھے رُل دیا!!



## دشمن خاص اور ایک کنیز کا فیصلہ

حضرت عمرؓ کے پاس دشمن خاص آئے اور ایک کبیر کے متعلق سوال کیا  
حضرت عمرؓ دونوں کو ساتھ لے کر مسجد میں ایک شخص جسے حضرت علیؑ کے  
سے آئے جہاں حضرت علیؑ اپنے اہل ایک حلقہ میں تشریف رکھتے تھے۔ درودِ جف  
ہیز کے حلقہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علیؑ نے ایسا سر اٹھایا تو  
عمرؓ کی انگلی اندر چلی انگلی سے اس رہ فرمایا حضرت عمرؓ نے ان دونوں آدمیوں  
سے کہا "دو ملوث ہیں" لڑاں دونوں میں سے ایک نے کہا "وہ داہم تو آپ کے پاس  
لے آئے تھے کہ آپ امیر المومنین ہیں اور فیصلہ کریں گے۔ بیس تب ہم کو اس شخص کے  
پاس لے آئے جس سے صرف تہہ پہل سے جواب دے دیا ورنہ آپ اس فیصلہ سے راضی ہو گئے  
حضرت عمرؓ نے کہا کیا تم لوگ حلالت ہو کہ وہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا ہیں، حضرت علیؑ  
نے کہا یہ علیؑ بن ابی طالب ہیں جس کے متعلق میں تو بکا دیتا ہوں کہ میں سے رسول اللہ  
وہ ہوتے ہوئے کس واسطے کہ اگر سالانہ سمعہ اور زمین یک پڑی تو وہ علیؑ کا بیٹا ہو کر  
بڑھ کر کھدا ہوتا اور بڑا ہوتا تو علیؑ کے ایہاں کا بڑا ٹھکانا بن جاتا۔

(کتاب برقی رسید علی جعفری صفحہ نمبر ۱۰)

## اصلی اور نقلی مال کی پہچان

حضرت عمرؓ کے پاس یک مقدمہ پیش ہوا جس میں دو عورتیں ایک بچہ کو دھوڑ  
تھیں حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کی طرف رجوع کیا حضرت علیؑ نے ایک آدمی کے حاکم  
دی۔ حضرت عمرؓ کے بڑے چچے پر حضرت علیؑ نے بتایا کہ اس بچہ کے دو حلقہ کر کے ڈالیں  
خود تو میں بانٹ دیتے ہیں۔

ان عورتوں نے جب یہ شناو ایک بول اٹھی کہ خود کے لئے ایسا نہ کیجئے۔ مگر ہم

دوسری کو دست دینا جس سے دوسری عورت کا ہوش بڑی سی برصورت علی نے فرمایا کہ یہ  
پہلی عورت کا ہی ہے اگر دوسری عورت کا ہوتا تو اس کی مال کی مانند سے گریب اخصی  
پس شکر دوسری عورت نے ائمہ اور گریہ کیا کہ واقعی یہ کچھ بڑا نہیں ہے۔

(ارجح لمطرب صفحہ ۲۸)

## ۱۴) مال کا اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کرنا

حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے دوران ایک جوان کو اپنی ماں کے حقد مردود  
کرتے ہوئے دیکھا پوچھے کہ اس جوان سے حضرت عمرؓ کو کیا گمیری مارنے چھو گھر سے نکال  
دیا ہے۔ دراب میر کا فرزند تھا جسے بھی انکار ہے حضرت عمرؓ کے بند نے بروہ عورت سے  
چاہے یہ بیکس اور بچا پس اہل قبیلہ کو سنا دئے اس کی سبب عیش گھا کر میں کیا کہ یہ عورت  
کوئی بڑی ہے اور جوان اس کو یہ نام کرنے کے لئے اس پر ہمت لگاتا ہے حضرت عمرؓ نے  
اس جوان کو کوٹے لگانے کا حکم دیا۔ ابھی خلیفہ وقت کے آدمی اس جوان کو بھیڑنے کر  
نے جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت علیؓ مل گئے۔ اس جوان نے حضرت سے فریاد کی۔ یہی  
اُس نے کہ میں تمہیں حضرت علیؓ کے سنانے سے بیانات دہرے اسی یہ حضرت علیؓ  
نے فریقین سے یہ قرار کیا کہ جو خلیفہ وہ کہیں گے وہ سب کو منظور ہوگا اس کے بعد  
حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس عورت کا نکاح اس جوان سے کر دیا ہے اس کا بھر جاؤ مردود  
میں اپنی گروہ سے ادا کروں گا جیسا کہ وہ تمہیں اپنے غلام متبر سے منگو کر جو رکھ دیا اور اس  
سے کہا کہ یہ تمہارا عورت کے دامن میں ڈال دو جب یہ عجیب و غریب فیفسدہ اس عورت  
نے سنا تو۔۔۔ اس نے ایک ادبیت کا بیج کے ساتھ مرداد کرتے ہوئے کہا کہ کیا  
آپ مجھ کو بہیم کا کدہ بنانا چاہتے ہیں۔ بخد کی قسم یہ جو نام میری اپنا شیہ ہے۔ اور اس  
مقدم میں میری کوئی گنہگار نہیں ہے۔ یہ سب کا مدانی میرے بھائیوں کی ہے جنہوں  
نے پہلے تو میری شادی یک کیمینہ ان سے کر دی تھی جب یہ بچہ جوان ہوا تو انھوں نے اور بن  
قبیلہ نے اس کو جائیداد کی خاطر یہ خاندان سے الگ کر کے کا فیصلہ کیا ہے اور مجھ کو جو

برکے یہ بیان دیا ہے اس پر حضرت عمرؓ نے کہا 'اولا علی لحدی لحدی عمرؓ نے اپنی  
گمیری کو ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔ میں قسمیں پڑاؤں میں ۲ صفر ۶۰)

## ۱۵) چھ ماہ میں بچہ اگر پیدا ہو تو جائز ہے

ایک مرد حضرت عمرؓ سے یہ سنسکا میت سے کہ آیا اگر اسکی عورت نے ت دی گئے  
چھ ماہ کے بعد ہی بچہ جنم دیا ہے خلیفہ وقت نے عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا حضرت  
علیؓ کو عیب یہ پتہ چلا تو آپ سے فرمایا کہ مراد خداوند کا کے مطابق جنم اور دودھ  
بند کے تیسس مہینے ہوتے ہیں جس میں سے دودھ پلائی کا زمانہ ۲ سال یعنی ۲۴ مہینے  
ہے سن حمل کی کم سے کم مدت ۴ چھ ماہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم کہ یہ بات  
اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی تھی اس کے بعد انھوں نے عورت کو کیٹا لے کا حکم دیا لیکن  
وہ عورت اس وقت سنگسار کی حاجت تھی۔ وہ کہ جب جوان ہو تو اس کے  
بچے اس کا لڑکہ کیا وہ بالکل بچہ یا ب کا ہم نہ ہو سکتا۔

(موط امام مالک جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)

## ۱۶) اچھی بیوی دکھا کر بد صورت بیوی سے دھوکہ شادی کر دینا

ایک شخص کی دو بیٹیاں تھیں ایک اچھی قوم کی عورت سے اور دوسری غیر قوم کی عورت  
سے اس نے ایک جوان سے اپنی قوم کی عورت والی بیوی کا رشتہ کر دیا لیکن دھوکہ سے دوسری  
قوم کی عورت والی بیوی سے اس کا نکاح بڑھھا دیا۔ مرد کا بیوی کے لئے اس دھوکہ کا پتہ  
چڑھتا علیؓ کے پاس یہ مقدمہ میر معاویہ نے بھیج دیا حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا کہ چونکہ  
مرد بڑا آدمی چکلا ہے ہذا لڑکی کا باپ دوسری لڑکی کو سے نہیں کے ساتھ نکاح کرے جتن  
داد دے ہذا لڑکی ہے اور جوان بھی لڑکی کو تہوڑے سے چھ عورت گزاردنے کے بعد دوسری  
کر دینا لائے اس کے بعد باب کو دھوکہ دے کر بیوی میں سونڈی جھانے۔  
(امستدک جلد ۲ صفحہ ۶۰۳)



## (۷) سانسین گنو اور اس کے مطابق دیتو

ایک شخص نے دوسرے شخص کے ساتھ یہ طور پر دیا۔ مہر دینے والی کہ اس کی ہر سے میری سانسین گنو تھی۔

اب یہ فیصلہ کیا کہ اس کی نفس سانسین گنو کی جیسے اور وہ س طرح کہ سانس کبھی تو دلہنے تھے میں نہ تھی ہے فیکسی میں تھے میں۔ پتی ہے لیکن جس وقت پوچھتی ہے اس وقت سے کہ آفتاب کے نکلنے تک وہ تھے لیکن میں دیکھتی ہے ہذا حجر کے وقت سے سورج نکلنے تک مٹی کو ٹھاکر اس کی سانسین گنو دوسرے روز اس کے سن و سال کے ات ل کے سانسین بھی اسی طرح گنو اس کے بعد کہ مٹی کی سانسین کم ہوں تو اسی کی نسبت سے اس کو دیت دو راجہ تعاضد

## (۸) سترہ اونٹوں کی عجیب و غریب تقسیم (حساب کا عجیب فیصلہ)

یہ کہ کتاب اسحٰق القزہ ج ۲ / ۵۷، تین آدمیوں میں سترہ اونٹوں کی تقسیم پر جھگڑا ہونے لگا۔ یہ کہ ہر آدمی کا حق اس کی بکری کا سٹے ہونے اور تقسیم ہونا چاہیے۔

ان اونٹوں میں ایک کا نصف حصہ تھا دوسرے کا ایک (حصہ تلت) تیسرے کا نو (حصہ ایل) تھا سترہ کا عدد وہ تو بھوں پر بغیر کسے صحیح طور سے تقسیم نہیں ہو سکتا جب کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو اس کے کہ ایک اونٹ دیکر کیا اس نے جب اس مقدمہ کو حضرت علی کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم تجارت دو تو میں بغیر اونٹ دے کے فیصلہ کروں گا اور فیصلہ میں آپ کی

اور تم دونوں کی سمجھ میں لائے کہ تم دوں گے اگر حاکم دوں اس میں ایک اونٹ لینا بہتر ہے اور اونٹوں میں شامل کر دوں۔ ان لوگوں نے کہا کیا مفاد ہے جتنا بچہ آپ نے دینا ایک اونٹ بھی ل سترہ اونٹوں میں ملا دیا۔ اب اٹھارہ اونٹ ہونگے۔ تب آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے شخص کا نصف حصہ ہے یعنی آٹھارہ کا دھاکٹ ہو ۹ اس نے کہا ۱۹ اس پر بختاب نے کہا تم لو اونٹ لے۔ پھر ایک دوسرے سے کہا تمہارا حصہ تلت (ایک) ہے لاٹھارہ کا تلت کیا ہو؟ اس نے کہا چھ تو فرمایا تم چھ اونٹ لے۔ اس نے چھ اونٹ لے لئے پھر تیسرے کی طرف جی طلب ہوئے، در کہا تمہارا مانا تو نصف ہے (ایک) یعنی تھارہ کا ایک کتنا ہوا؟ اس نے کہا دو (۲) فرمایا! تم دو اونٹ لے۔ یہ سب سترہ ہوئے۔ اس کے بعد حضرت نے بویک اونٹ بچا تھا اس کو خود دے دیا کیونکہ یہ اونٹ آپ سے سو میں فیصد کرے کے لئے مستحق کیا تھا۔ اس میں سے کسی کو کوئی شراکت نہ تھی۔

## (۹) خوبصورت باپ کا بد صورت بچہ

حضرت عمرؓ کے صلہ میں ایک مرتبہ ایک سیاہ بچہ لایا گیا جس کا باپ اس کو ایمان سے سنا نکار کر تا تھا بخلیہ نے اس کو سورا دینا چاہا۔ بھڑن علیؓ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم نے اس بچہ کی مالک حیفی کی حالت میں نہ دیکھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا بس اسی وجہ سے اللہ نے اس کو کالا کر دیا ہے حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ سن کر ادسا دفرمایا۔ اگر علیؓ نہ چوتے تو سورا ہلاک ہو جاتا۔  
(فضائل سفرہ نہ تھا میر مبین تاریخ محمد علی ص ۴۲)

## (۱۰) محمدؐ و سیم کی تقسیم کا فیصلہ

دو شخص اللہ سرفراز نہ ہوئے راستہ میں کہیں پہنچے کہ ہم کھنا کھائیں

ایک نے ایسے لڑنے سے پہلے روٹیاں نکالیں اور دوسرے نے تین۔ اس پر ہی میں ایک شخص کا اندکے پاس سے گزر رہا تھا اس سے ان پر سلام کیا کھڑوں نے اس کو بھی دستہ جوڑن پر دعوت دی جتنا کہ وہ بھی بیٹھ گیا اور ستریک طعام ہوا اس نے کھا چکا تھا اس نے بکارت کے آٹھ درہم نکال کر ان لوگوں کے سامنے پیش کیے اور اپنے کھانے کا حق چکا ماچا۔ آپ جیسے دونوں چھوڑ دیں اور ستریک کی تقسیم کر چکے ہو گیا۔ جس کی تین روٹیاں تھیں وہ یہ کہتا تھا کہ ہم کو یہ آٹھ درہم آپس میں آ رہوں۔ وہ تقسیم کرنا چاہیے دوسرے کہتا تھا کہ تمہاری تین روٹیاں تھیں دوسری ایک ہذا اسی حساب سے پانچ درہم میرے تین تمہارے چارے حب یہ معاملہ حضرت علیؑ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے تم دونوں ستریک میں سے ایک کر لو۔ کیونکہ ایسی معمولی باتوں میں تم لوگوں کو نزاع کرنا میرے نہیں دیتا لیکن حضرت کی فہمائش کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تب آپ نے تین روٹیاں والے سے کہا یہ جو ستریک اسے کہ آپ تھا کہ اگر تو واقعی فیصلہ ہوتی ہے تو جتنے ضرورت ہو ایک درہم ملے گا اور باقی سات درہم تیرے ساتھ رکھی کر۔ یہ ستریک وہ حیران ہوا۔ بولا۔ سبحان اللہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا اچھی سنتا ہے دیت ہوں۔ کیا تیری تین روٹیرے ساتھی کا پانچ روٹیاں تھیں جمع کرے سے یہ آٹھ روٹیاں ہو گئیں اب ان روٹیوں کے برابر تین ٹکڑے کر دیئے جائیں تو آٹھ روٹی کے ۲۴ ٹکڑے ہوئے۔ تم میں سے کسی کو یہ نہیں معلوم کہ کون سے کتنی روٹیاں کھائیں پس یہ مانع بڑے گا کہ صبر کرنا ہو گا۔ یہ ہے تمہارا تین روٹیاں تھیں جس کے ۱۲ ٹکڑے ہوئے اور اس کی ۵ روٹیاں تھیں اس کے ۵ ٹکڑے ہوئے۔ ۱۲ ٹکڑے تمہارے کھائے ۱۲ ٹکڑے میں سے ۸ ٹکڑے اس نے کھائے ۱۲ ٹکڑے اس کے حصہ میں رہ گئے۔ لہذا ایک درہم ایک ٹکڑے کا تم کو۔ اور سات درہم سات ٹکڑوں کا ہے کیونکہ تیرے آدھی کو ۱۲ ٹکڑے اس کے حصہ میں سے ملے اور ایک ٹکڑا تیسرے حصہ میں ہے۔ جب یہ فیصلہ مسالہ ہو کر قبول ہو گیا

باطنی کتاب میں لکھا ہوا (درمہ لفظی ص ۸۴ کافی)

## ۱۱) فقہ کی ایک نادر مثال :

ایک شخص بے غلام کو سے کر تپ کی خدمت میں آیا اور اس سے عرض کی "یا حضرت میرے غلام سے میری اجرت کے اخراج کی گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا تم کو اختیار ہے کہ ان دونوں کے درمیان جتنی کرادو۔ اس شخص نے اپنے غلام سے کہا۔ "اے حبیب! یہی بوری کہ طلاق دے۔"

اس پر جواب امیر نے غلام سے فرمایا کہ "اگر تو طلاق دیا تو ہنسے تو دے اور نہ دے۔"

یہ ستریک وہ شخص حیران ہو اور اس نے پوچھا۔

مولایہ کیا معاملہ ہے مجھ سے فرماتے ہیں ان میں جدائی ملے اور غلام سے کہتے ہیں کہ چاہے طلاق دیا نہ نہ تو۔

فرمایا۔ "جب تو نے یہ کہا کہ "طلاق دے۔"

اس کے منہ سے یہ ہوئے کہ تو نکاح جوڑی تھا۔ کہیں کہ نکاح کے بعد ہی طلاق ہوتی ہے (ہذا اس کا نکاح صحیح ہوا۔ اس کے بعد اس غلام کو اختیار ہے چاہے طلاق دے یا نہ دے (یہی دلائل ص ۹ ص ۹۲)

## ۱۲) اپنا خون اپنا ہوتا ہے یا تیرا نہیں بدی

### حبی معائنہ کا عجیب و غریب فیصلہ

ایک دفعہ ایک لڑکا حضرت عمرؓ کے سامنے ایک ایسے شخص کی میراث کا دعویٰ



کی سفید سی۔ دیکھ گئی۔ معلوم ہوا کہ مٹی میں بہ تمام لوگ میری زبان سے  
پھر آپ نے اس عورت کو ڈنکا تو اس عورت نے یہ حرکت کا اعتراف کیا

## ۱۵) پاگل عورت یا مرد پر کوئی سزا نہیں لگتی

روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک رنکا عورت حضرت عمرؓ کے پاس لائی گئی یہ  
اس کے بیگم لئے جانے کا حکم دیا جب لوگ اس کو پتھر سے کئے گئے تھے  
میں حضرت علیؓ سے مذاق میں کہ آپ نے اس عورت کا حرا رہا ہے کیا جب  
کو اس کا خیمہ ہو تو آپ نے اس کو بے کرا دیا۔ اس کے بعد جب آپ حضرت  
کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے اس عورت کو کیا  
رہا کر دیا؟ آپ نے ایشیہ رضی اللہ عنہا کو اس لئے رہا کر دیا کہ وہ فلاں قبیلہ  
کی ایک بیوی عورت تھی۔

خدا کا رسولؐ کا اہل بیتؑ کے ہر شخص سے شکر و تحسین کا اظہار واجب ہے۔

۱) ایک سو تیس ہجری میں یہاں تک کہ وہ بید نہ ہو۔

۲) دوسرا واقعہ یہاں تک کہ باغ ہو۔

۳) تیسرے واقعہ یہاں تک کہ وہ مرنے نہ ہو جائے۔

یہ منکر حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ علیؓ نے پوچھا تو فرمایا ہاں ہو جا۔

## ۱۶) عورت کے دن میں نکاح کرنا

امام احمدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے  
عورت کے دن ختم ہونے سے پہلے نکاح کرنا کسی شخص سے نکاح کر لیا تھا۔ اہل  
عمرؓ نے حکم کیا کہ اس روز میں ہمیشہ کے لئے عورت کی گردی جائے اور مہر کی رقم

اس آدمی سے دھوکہ دینے کے بہت اہل میں داخل کر دی جائے کیونکہ داخل نکاح کا مہر  
ہو کر نہیں ہے حضرت علیؓ کو اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے عمرؓ سے اس مسئلہ  
لئے اور دوبارہ فیصلہ فرمایا۔ کہ مہر پر حال میں عورت کا حق ہے کیونکہ  
مرد عورت پر تصرف کر چکا ہے۔ لہذا اس دن میں عورت کی گردی جائے۔

مگر پانچ عورت کے بعد (ختم ہو) دوسرے مرد کی طرح اس مرد کو بھی حق ہے  
کہ اس عورت کی خواہش کے مطابق کرے۔ پھر نکاح ہو کر درست ہو گا۔  
لہذا حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کے فیصلہ کا اعلان دوبارہ مہر و رسولؐ پر کر دیا۔  
(مناقب شہر - مشہور صحیح - مطالب)

## ۱۷) گونے آدمی سے کس طرح قسم لی جائے

حضرت صادقؑ آپ محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے گونے کو  
قسم دلانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس نے  
مجھ کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ میں نے اس تمام چیزوں کو  
بیان کر دیا۔ جس کی اہمیت محتاج تھی پھر آپ نے فرمایا قرآن کریم کا وہ جو وہ پایا  
کیا تو گونے سے کہا یہ کیا ہے۔ اس نے اس کی طرف اشارہ کیا یعنی خدا کی کتاب ہے۔

پھر آپ نے قسم سے فرمایا کہ دیات و کاغذ و دہ اس پر یہ اضافہ کر کے میں اس  
خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ کوئی معبود نہیں ہے جو تجھے دے۔ مثلاً چیزوں کا  
جمنے والا ہے۔ رحمن و رحیم ہے طالب و غائب ہے خداوند ہے۔ ہلاک کرنے والا

اور بڑھانے والا ہے۔ پھر دعا پڑھ کر کہ فلاں میں فلاں کا مجھ پر کوئی حق نہیں

ہے اور نہ کسی وجہ یا سبب سے اس کو مجھ سے کسی قسم کے مطالبہ کا حق پہنچتا ہے۔ ان حرفوں

کا ذکر کر کے بعد ان کو دھوپ دینے کے کہا کہ اس پالی کو پی لے۔ اس نے بیٹے سے

نکاح کیا۔ اس نے پھر فرمایا کہ اس گونے کی گردن پر دین نامت ہے۔ (روایت) وہ گونے کا  
بڑھانے والا تھا اور اسے وہ بڑھانے دیکھانے کے بعد مولانا نے قسم کھوائے کہ یہ طریقہ اشتعال کیا۔



## (۸) اَلْعَدَّۃُ کی شرط تمہاری شرط سے پہلے ہے

حضرت علیؑ کے زمانہ میں ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور وہ اس کی گھر سے کسی دوسری عورت کے شادی کر کے یہ اس عورت سے دوری تو شرط عورت مذکورہ کے ہاتھ میں رہے گا کہ جب وہ جائے اپنے حادہ کو لا دے سکتی ہے جب حضرت علیؑ کو معلوم ہوا تو اس آدمی کو بلا کر فرمایا کہ شرط تمہاری شرط سے پہلے ہے۔ اس لئے تم اس عورت کی موجودگی پر اگر جاؤ تو دوسری عورت دی کر سکتے ہو پھر آیت سے فرمایا کہ تمہارے ایسی بہتی ہو صواب دیا کہ جو اس کی ہل نہیں ہے۔ (روای ج ۳ صفحہ ۷۰)

## (۱۹) جھوٹی گواہی دینے والے کے ساتھ شکوک

میرزا یونس کے پاس جب کوئی گواہ کسی مقدمہ میں گواہ کی حیثیت سے پیش کیا جاتا اور وہ گواہی میں جھوٹ ثابت ہوتا تو یہ اس گواہ کو اس کی اس جھوٹ گواہی کے سبب پہلے تمام عہد میں تہذیب کر کے پھر قید میں ڈال دیتے۔ (روای ج ۹ صفحہ ۷۳)

## (۲۰) کئی بار جرم زنا کرنا اور اس کی سزا

ایک شخص نے ایک دن میں کئی بار جرم زنا کیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر دن میں ایک ہی عورت سے کئی بار زنا کیا ہے تو ایک ہی حد جاری ہوگی اگر ایک سے زیادہ عورتوں سے زنا کیا ہے تو جلتی عورت میں ہیں تہذیب جاری ہوگی۔ (فہام ۱۹۹)

## (۲۱) غیر مسلم کے ساتھ زنا کرنا اور اس کی سزا

محمد بن یوسف نے اسنی گوری کے زمانہ میں حضرت علیؑ کو خط میں لکھا کہ ایک مسلمان مرد سے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا۔ آپ نے جواب لکھا کہ اگر مسلمان مرد سے یہ سہ گناہ کر دے۔ عورت دی شدہ ہے تو تنہا کوڑے لگاؤ۔ اگر یہودی مرد کر دے یہودیہ کو اس کی قوم کے کوڑے کر دو۔ وہ جو چاہے سلوک کریں۔ (روای ج ۶ صفحہ ۷۹)

## (۲۲) اچکے کی سزا

میرزا یونس علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "تمہارا زور پر کسی چیز سے قطع نہ کرو (بہت کٹاؤں) ہمیں سزا عیم اس کے ہاتھ کاٹیں گے تو مال کے کوٹھی ہو جائے۔" ایسے جوڑے سے مارا اور قید کی سزا ہے۔ (روای ج ۹ صفحہ ۷۳)

## (۲۳) بد چور کی سزا

حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جس نے ایک روٹی کے کاٹ سے اس کا گھر سوارہ گمار لیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ تو آشکارا عورت چھینا ہے۔ آپ نے اس کو مارنے کے بعد قید کی سزا دے دی۔ (روای ج ۹ صفحہ ۷۴)

(۲۴) گمرہ کٹ یا کٹ مار کی سزا  
حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گمرہ کٹ دیا گیا جس نے ایک شخص

کی آستین سے کچھ دسم چرے تھے اس زمانہ میں لوگ آستین میں بیسے رہ کر تے تھے) آپ سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس نے اوپر کی تیفن سے بھر دیا ہے ہاتھ کٹے گا۔ (روئی جز ۹ صفحہ ۶۲)

## (۲۵) پلنگ کے نیچے چوری کی غرض سے چھپنا

ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس ایک آدمی کو پکڑا گیا جو ایک دوسرے شخص کے گھر میں پلنگ کے نیچے چھپا تھا۔ آپ نے حکم دیا کہ اسکو پانچواں میں سے جا کر گھر کے بل نہ رہیں مگر دو اور سہاست میں لے کر چھوڑ دو۔ (الواثر ب جلد ۲ از علامہ طیب آف صفحہ ۱۲۸)

## (۲۶) مارنے والے بکڑنے والے اور دیکھنے والے کی سزا!

حاجی قندی علیہ الرحمہ نے کتاب علی نبی الاموال سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو بارہ بار سے میں جن میں سے ایک سے ایک شخص کو پکڑے رکھا دوسرے نے آکر قتل کر دیا۔ تیسرے نے بہ وقت منہ کی اس کا منہ ابلد کیا۔ یہ سب آخر پر کی کہ اس کے قاتل کو قتل کیا جائے، پکڑنے والے کو حبس دوم کیا جائے اور دیکھنے والے کی دونوں آنکھیں کھوڑی جائیں۔ (مذبح صفحہ ۲۵۴ مناقب امیر المومنین)

## (۲۷) بچہ کرنے والے کی سزا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچہ کرنے والے کو کوڑے لگاتے تھے لیکن پھر کا خدا سے وقت لگاتے تھے جب بچہ ضرور

پہنچتی تھی۔

(مال جز ۹ صفحہ ۷۴)

## (۲۸) جو عورت زنا کرے اور بچہ کو تلف کر دے اس جرم کی سزا

ایک عورت نے زنا کیا اور حاملہ ہو گئی جب اس کے ہاں بچہ پڑا تو وہ بچہ اس کو قتل کر دیا۔ امیر المومنینؑ سے فرمایا کہ اس عورت کو بیسے سنو تارینا مارے جائیں پھر سنگسار کر دیا جائے۔ (قصا صفحہ ۷۱)

## (۲۹) چوری کی نیت سے گھر میں گھسنا لیکن

### صاحب خانہ کی بیوی سے زنا کرنا

ایک چوری کی عرصے سے ایک شخص کے مکان میں درجن ہوا ایک صاحب خانہ کی بیوی پر اس کی نگاہ پڑی تو اس نے اس کے ساتھ جبراً زنا کی عورت سے بیچ بکار کی تو اس کا رکا بیدا ہو کر گریگ جو رہے ساتھ جو ہتھب دلا یا تھا اس سے اس نے رٹ کے پر حملہ کیا جس سے وہ جا بخت ہو گیا۔ ادھر سے عورت سمجھل چکی تھی اس سے پیچھے سے وار کیا اور چور بھی وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ صبح کو اس چور کے رشتہ دار حضرت علیؑ پہنچے اس نے شکایت سے کر گئے۔ اور پتہ دیا کہ چون کے خاندان سے تھے پھر اس نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ اور اس عورت کے مقتول کوڑے کی دیت ۱۰ سے دھون کر کے اس عورت کو دی۔ عید وہ ہمیں دیکھ کر ہر زار رہا پھر بھی اس سے ملے جو من کی غصہ دردی کے بد میں تھے۔ اور یہ حال بھی عورت کو دیا۔

(قصا صفحہ ۷۴)



## ۳۴) آج وہ فیصلہ کروں گا جو حضرت داؤد پیغمبرؑ کے فیصلہ کے مطابق ہوگا

عسیٰ بن زید جو تھی سے کتاب علی ثب الاسکام اہلغ بن شامہ سے لارہو  
جناب میر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ علیؑ سے اسی درسی کی  
تجربہ کسی آنکھ سے دیکھا اور وہ کسی کان سے سنا کھ لوگوں نے صبح  
کہا کہ وہ کیا وقتہ تھا۔ صبح سے کہا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت علیؑ  
کے ساتھ مسجد کو وہ میں داخل ہوا دیکھا کہ ایک فرجوان فرجوان گریہ کر رہا ہے  
لوگ اس کو چپ کر کے کی کوشش کر رہے ہیں جب اس فرجوان کی نظر حضرت  
پر پڑی تو رونے کرنے لگا۔ یا امیر المومنین! قاضی مسند نے میر سے خلافت یا  
فیصلہ کیا ہے میں اس کے متعلق آپ کی خدمت میں اپیل کرنے کی خاص سے خاص ہو  
کیونکہ میری سمجھ میں وہ فیصلہ نہیں آیا۔ حضرت نے فرمایا بیان کر کیا معصیت  
اس نے عرض کی میرا بچہ لوگوں کے ہر سفر پر گیا تھا حب یہ لوگ واپس آئے  
تو یہ باب ان کے ساتھ واپس نہیں لڑا جب میں نے ان سے اپنے باب کے متعلق پوچھا  
کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ اس نے وفات پائی جب اس کے ماں و سامان کے متعلق پوچھا  
تو انھوں نے کہا کہ اس نے کوئی ماں بھی نہیں چھوڑا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ میرے باب  
کے پاس کافی مال تھا چنانچہ میں نے یہ معاملہ قاضی مسند کے پاس پیش کیا  
ان لوگوں نے تسبیہ کی تھوڑے شرم کھائی اس کے بعد قاضی نے ان لوگوں کو ہار کر  
جائے کا حکم دے دیا۔ یہ میرا معاملہ ہے یا عسیٰ ۲۔ اب آپ ہی اس کے متعلق پوچھو  
فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ سنا کہ حضرت سے اور شافریا۔ آج میں وہ فیصلہ کروں گا  
جو مجھ سے نہیں کسی نہ کیا ہوگا۔ مولیٰ حضرت داؤد پیغمبرؑ کے پھر حضرت نے قہر  
سے ارشاد فرمایا کہ — سے قہر نہ مشرطہ جس کے کچھ آدمیوں کو قتلانا۔

وہ لوگ گئے تو آپ نے حکم دیا کہ جو لوگ اس جوال کے باب کے ساتھ سفر پر گئے  
میں میں خود سے پڑھ کر ان کو حاضر کیا جائے جب وہ فرما دیے تو آپ نے  
ارشاد فرمایا کہ ان کو ہار دے اور شافریا۔ آج میں وہ فیصلہ کروں گا  
جو مجھ سے نہیں کسی نہ کیا ہوگا۔ مولیٰ حضرت داؤد پیغمبرؑ کے پھر حضرت نے قہر  
سے ارشاد فرمایا کہ — سے قہر نہ مشرطہ جس کے کچھ آدمیوں کو قتلانا۔  
وہ لوگ گئے تو آپ نے حکم دیا کہ جو لوگ اس جوال کے باب کے ساتھ سفر پر گئے  
میں میں خود سے پڑھ کر ان کو حاضر کیا جائے جب وہ فرما دیے تو آپ نے  
ارشاد فرمایا کہ ان کو ہار دے اور شافریا۔ آج میں وہ فیصلہ کروں گا  
جو مجھ سے نہیں کسی نہ کیا ہوگا۔ مولیٰ حضرت داؤد پیغمبرؑ کے پھر حضرت نے قہر  
سے ارشاد فرمایا کہ — سے قہر نہ مشرطہ جس کے کچھ آدمیوں کو قتلانا۔  
وہ لوگ گئے تو آپ نے حکم دیا کہ جو لوگ اس جوال کے باب کے ساتھ سفر پر گئے  
میں میں خود سے پڑھ کر ان کو حاضر کیا جائے جب وہ فرما دیے تو آپ نے  
ارشاد فرمایا کہ ان کو ہار دے اور شافریا۔ آج میں وہ فیصلہ کروں گا  
جو مجھ سے نہیں کسی نہ کیا ہوگا۔ مولیٰ حضرت داؤد پیغمبرؑ کے پھر حضرت نے قہر  
سے ارشاد فرمایا کہ — سے قہر نہ مشرطہ جس کے کچھ آدمیوں کو قتلانا۔



فرار کر رہا تھا۔ اپنے بعد دیگر سے ہر ایک کو طلب کیا۔ دوسرے ایک نے فریاد کیا کہ ہم کا تھر رہ گیا۔ آخر ہم اپنے دو مارے ایک سے تھیں کو حاضر کیا۔ دوسرے بھی لڑ گیا۔ تب آپ نے اس جماعت سے مقتول کارکن بھی دس روپیہ و مقنوں دیت کھی نہ لے۔

آگ لگانے کی سزا (۳۵)

حضرت علی علیہ السلام کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا جس سے  
 وہ سب سے پہلے کانٹا اٹھا کر کھڑے ہو گیا تھا۔ یہ شخص یہ کہہ رہا تھا کہ  
 کیا یہ شخص جنت دہ کے لیے ہے؟ کوئی کہہ کر آیا جائے (ج ۲ صفحہ ۶۹)

انفاق سے حضرت علی علیہ السلام بھی دوپال نہ رہیں۔ اس نے بھی تمام ملکہ  
لے کر اور پوچھا کس روز شادی ہوئی؟ اس وقت مہارقت عرس میں تھی کس  
وقت اس کی جاں نکلی عورت نے تمام واقعات بیان کر دیے۔ مریا یہ سب  
لوگ پہلے جا دیں پھر دوبارہ خلافت میں دوبارہ اس مقدمہ کو پیش کریں۔ جس  
دوبارہ یہ لوگ آئے تو حضرت علیؑ نے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو دربار میں بلوایا۔  
وہ اس عورت کے بچے کو اس میں داخل کر دیے۔ اور کہا کھیلو اس کے سامنے چھوٹے  
بچے اور کہا کہ تم سب لڑکے میرے ساتھ چلو یہ سب بچے بڑے چاؤ دو رہے تھے  
ماتے بچے تھے اس عورت کے جسے کھڑا جو اجاب دیتے اس سے بدلہ نہ تھا  
پھر کیا کچھ کھڑا ہو گیا۔ اسی سے فوراً کہا کہ یہ کچھ بھی اپنے باپ کا یعنی لڑکھو۔  
کابے اور یہ عورت وہ نہ نہیں ہے کیونکہ یہ لڑکی، قرانی کو جس سے ہاتھ ٹیک کر کھڑا ہوا  
جس نے کہا میں یہ قرانی نہیں تھی۔ غصہ کا بطن ہے اس سے یہ جواب ملا۔  
تو بھٹے سے یہ اکابر میری والدہ سے کچھ کہنے لگے کہ اس کو سزا دینا۔  
اور چھوڑ دینا۔ دینے والے بارگھوٹ کی حد جاری کر کے کا حل دیا۔

حضرت علی علیہ السلام کے پاس ایک ایسے شخص کو پیش کیا گیا جو ایک ہی وقت میں قاتل چور کی اور سرب خود کی جیسے جڑواؤں کے ہوتے تھا۔

شباب میر علیہ السلام سے جسے اس کو ۸۰ تارہ پانے۔ سرب چور می کے جڑواؤں میں لگائے پھر چور کا کہہ رام میں ہاتھ کی نکلیا رکائیں۔ دو پھر قاتل کے بدن میں قاتل کر سنے کا فیصلہ دیا۔ (قصہ ہفتا صفحہ ۱۸۳)

۲۵۹. بمردہ فروش و نقی سزا (معاذ اللہ! مشابہ ح ۱ ص ۱۰۰)

جس ب امیر علیہ السلام نے رشتہ دفرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی حیوان سے  
تعام (رشتہ) کرے تو اسی کے لئے پوری حد (۱۰۰ تا نیاہ) سے کم حد ہے اور  
سب سے زیادہ حیوان کی قیمت رسول کی حد سے اس کو سب سے زیادہ کے ایک گودہ کی  
جائزہ ہے۔ (۱۰۰ تا ۱۰۰) (فقہاء ہندوستان ۹۳)

جناب امیر علیہ السلام کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھ گیا جو آراہنہ

اور جھوٹی بیویوں کو غلط کر دیا کرتا تھا اور پھر اس کے بعد ان کو بیچ دیتا تھا۔ آپ  
حکم دیا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم سے جدا کر دیا جائے۔ (صفحہ ۹۰ ص ۱۰۱)

## (۳۰) کفن چور کی سزا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مرد کے کسی چیز چور نے داسے کا ہاتھ  
ہاتھ کاٹا جائے گا جس طرح مردہ کی چیز چور نے داسے کا ہاتھ کاٹا جائے گا  
ایک دفعہ آپ کے پاس ایک کفن چور دیا گیا آپ نے اس کے بال بکھڑ کر دیئے  
پروٹھ دیا اس کے بعد لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اسے پیروں سے پکھلیں چنانچہ لوگوں نے  
ان کو تھام لیا کہ وہ وہیں مر گیا۔

اسی طرح ایک اور نباش (مقبور کھود کر کفن چورانے والا) آپ کے  
سامنے بیٹھ گیا کیا آپ نے اس کا سزا کو سود جھوٹے اٹھا رکھا جب تجد  
آیا تو آپ نے اس کو اردھام کے پیروں میں ڈبو دیا جہاں وہ خوب رونا  
گیا یہاں تک کہ آخر میں ہلاک ہو گیا۔ (داتی ج ۹ صفحہ ۶۷)  
(نوٹ) پہلی سزا یعنی ہاتھ کاٹنا جانا اسی وقت ہے جب جرم  
ابتدائی ہو یعنی پہلی چور کی پز اور ہلاک اس وقت ہے جب تکرر  
جرم ہو۔ ہلاکت کی نوعیت میں امام وقت کو اختیار ہے جس  
طرح مناسب سمجھے ہلاک کرے۔

## (۳۱) جعل سازی کی سزا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک شخص معن بن رائدہ نے  
خلافت کی جعلی مہر کھدوائی اور اس کے ذریعہ لوگوں سے کافی مال وصول  
کر لیا پھر جو گرفتار ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے صحابہ سے

سے متورہ کیا اس کو کیا سزا دینا چاہیے کسی نے کہا اس کا ہاتھ کاٹا جائے کوئی  
بولتا اس کو برکتیں ملنی دینا چاہیے پھر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے  
انہیں چھانے ادا طعن آپ کیسے تھے میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ دھاریا  
اس نے جھوٹے بولسے اہل بد مذہب تانہ دیا اس کی کھال پر تفریر کرنا چاہیے۔  
(فتوحات بلاذری صفحہ ۵۷)

## (۳۲) دودھ کو باز اور ان کی سزا

دو آزاد شخصوں نے آپنا بیٹہ یہ قریہ دیا تھا کہ شہر دیشہر پھرتے تھے اور  
بازار میں جا کر ان میں سے ایک دوسرے کو بیچتا تھا پھر دونوں دوسرے  
شہر چلے جاتے تھے اور وہاں بھی یہی حرکت کرتے تھے اس طرح نہ معلوم کتنی  
مرتبہ بھڑوں نے خود کو فروخت کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا تھا اور خوب مال بٹھا  
تھا حضرت نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ قلم کے حائیں کیونکہ یہ خود اپنے بھی چور  
ہیں اور لوگوں کے بھی چور ہیں (طریق حلیہ من ینم صفحہ ۶۹)

## (۳۳) ایک نامزد شخص نے دھوکہ سے شادی کر لی

ایک نامزد شخص نے دھوکہ دے کر ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی جب  
اس عورت پر نکاح ہوا تو اس نے امیر المؤمنین کے سامنے مقدمہ پیش کیا  
آپ نے ان دونوں کے درمیان جھوٹی کھڑی اور اس کا مہر اس نامزد شخص سے  
وہوں کر کے سے دیا اور اس دھوکہ دہی کے بدلے اس کو زیادہ بھی لگوئے۔  
(دستائل ج ۲ صفحہ ۱۰۱)

## جھوٹے گواہ کی سزا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اگر جھوٹی گواہی دیے والا دیا جاتا تھا تو اگر

وہ مفریہ تھا تو اس کو اس کے شہر میں اور اگر کوئی کارہیے والا ہوتا تھا تو اس کے بازاروں میں تشہیر کر دیا کہ قید کر دیتے تھے۔ (روئی جز و صفحہ ۱۱)

(۳۵) وہ کون جانوڑ میں بچے دیتے اور کون دیتے؟

عیوانی راخار میں اس قیدہ ریوڑ کی تحریر کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کون سے جانور لٹے دیتے ہیں اور کون سے دیر دیتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جن حیوانات کے کان بہر نہ ہو وہ نہیں سوتے۔ ہمارے میں معلوم نہیں ہوتے وہ لٹے دیتے ہیں اور وہ جانور جن کے کان بہر نہ ہو لٹے دیتے ہیں وہ بچے دیتے ہیں۔

(۳۶) علم النفس کا ایک عجیب فیصلہ

ازالہ الجھوٹ میں ہے کہ حدیث کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت علی سے پاس اپنی عورت کو لے کر آیا، در بیان کیا کہ اس نے نکاح کے وقت پینٹ لٹا رکھا۔ اب معلوم ہو گا اس کو جنوں ہے حضرت نے خود کیا تو معلوم ہوا کہ عورت بہت حسین و جمیل ہے اس کی سیافیت کیا کہ تیرا متوہر کیا کہتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہ ہے کہ مجھے حیوان نہیں بلکہ مجھ کی صفت کے وقت کشتی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کہہ کر جنوں ہے حضرت نے یہ سنا تو اس کے مشہر کو حکم دیا کہ اس کو لے جاؤ۔ اور قیادہ ناؤ گھر و تم اس کے گفتوگو ہیں ہو تم یہ کبھی نہیں جانتے کہ عورت کی حد ہے یا نازک مزاج۔!

(۳۷) علم قعر اندازی سے فیصلہ کرنا

مستند حکم ج ۴ صفحہ ۵۲ میں ہے کہ رید بن ارقم بیان کرتے ہیں

جب مرتد ہوا، اس کی خدمت میں حاضر تھے کہ جناب میرا بیٹا علی ابو جلی سب کا گویا کر رہی ہیں جس میں تحریر تھا کہ میرے پاس تین شخص تھے سب کے ساتھ ایک بڑا کھٹی خف۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس کی ماں کے ساتھ ایک فہر میں مجھ صحت کا ہے اور کچھ دین میں کا اس بڑے کو یہاں ہوتے کا ذکر کرتے تھے میں نے اس کے فیصلہ کا قریہ لگا دیا یہ سب کچھ ان شخصوں کی روایت کا درجہ تھا کی حقیقت دے تو بڑا کھٹی سے بل جاسے گا۔ گویا غلام کی مسند کی صحت حکم کیا۔ آنحضرت پر سب سے مستقیم ہوئے، در فرمایا کہ اس کے عہد وہ کون کون فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

(۳۸) علم شریک الاعضاء کے ذریعہ فیصلہ کرنا

عقد مفریہ میں بن عبدیہ ندوسی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل کا مسکن دماغ و نہ ہی کی جگہ جگہ ہے۔ مطالبہ اسوئل (سوال) میں عن عمر کہاں الدین محمد بن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ "حضرت علی جب فیصلہ ہوتے تو ایک پس و اندہ نہ دیکھا، جس کے بچہ میں سے تمام عقائد اٹھاتے تھے۔ ایک شخص نے ایک شخص سے عقد کیا محنت کے دو عضو مخصوص تھے ایک مرد کی مثل و دوسرے عورت کی مثل۔ اس شخص نے جس سے عقد کیا تھا مہر میں ایک کینہ دی اور محنت سے ہمبستری کی تو حمل قریب گیا اور مدت کے بعد بڑا کا پیدا ہوا۔ اس کے بعد اس محنت نے کینہ کے ساتھ ہمبستری کی تو وہ کینہ بھی حامد ہوئی، اس سے بھی بڑا کا پیدا ہوا۔ اس وقت کو لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے بیان کیا۔ آپ نے محنت کے دو عضو معلوم کئے اور دو عمل مولیٰ کو حکم دیا کہ اس کی دونوں طرف کی سیلیاں شمار کریں کہ پانچ بیویوں تو عورت ہے اور گھر و بیوی لڑکی پسیدہاں میں طرف کی بیوی سے ایک سیلی کم ہو تو مرد۔ لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ دونوں طرف کی سیلیاں میں طرف کی بیوی سے زیادہ ہیں تو آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ

یہ تحت مرد سیدہ اور ان میں تفریق کو دیکھا۔ اور فرمایا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب خود مدعا سے آدم کو پیدا کیا تو ان کی، میں ظہیر کی ایک ایسی سے جو کہ سیدہ ایک ہی دوسرے کہ مرد کی، میں ظہیر کی ایک ایسی عورت کی پسلیوں سے کم ہوتی ہے مرد کے تینوں اور عورت کے چھ پینکل لیلیاں ہوتی ہیں۔

### ۴۹. روز قیامت کیم بہشت کہاں ہونگے؟

وہ قصہ جو تکفیر کے بعد رسالت میں فیصلہ فرماتے

سیدہ سوز - (حقیقت ثانی سے مخاطب ہو کر) کہوں جناب جب ایک جنت کا عرق قرآن میں سموات و ارضین کے ہر بر بیان کیا گیا ہے تو روز قیامت تمام بہشت کہاں ہوں گے۔

سیدہ سوز - میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔ علی سے معلوم کرو۔

سیدہ سوز - یا علی آپ بتا دیجئے۔

امیر مومنین - بتاؤ جب رات آتی ہے تو در کہیں چلا جاتا ہے احمد جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے۔

سیدہ سوز - میں سمجھتی ہوں

امیر مومنین - میں سب طرح بہشت بھی معلوم نہ ہوئے۔

جب جناب رسالت علیؑ علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو یہ سب مسئلہ کھسکا کر انہیں بولی۔

### ۵۰. رسول خدا کی خلاف الزام تراشی کرنا

حنظلہ بن اوس سفیان، عمر بن دناش ثقفی سے مخاطب ہو کر کہے غیر تو علیؑ سے بنا کر یہ کہہ میں نے محمدؐ کے پاس نئی مثقال سونا، امانت رکھا تھا اور آپ اس

مد من پتے تھے۔ اب چونکہ محمدؐ مدینہ سے کھاکا آئے ہیں اور وہ سب مقدرات آپؐ کے ہاتھ میں ہیں۔ انہوں نے سب لوگ کو آپ کے لئے موجود ہیں۔ اگر کوئی اس کام کو انجام دے دیا تو میں اس کے بدلہ میں، ایک سو مثقال سونا جس میں ہندہ کا ایک گلو سر دشمن مثقال کا سٹ بل ہے۔ دوں گا۔

عمر بن - چھوٹا بھی جانا ہوں (یہ کہہ کر امیر مومنین کے پاس آیا اور نذر کو طلب کیا۔

علیؑ - تجھ کو نہ خیال نہیں ہے کہ تو نے کوئی امانت میری ہدایت ہندہ رسولؐ کے پاس رکھی ہو۔ لیکن میرا حدیث کے لئے امانت رکھنے والوں کے نام دیکھتا ہوں (اس کے بعد حضرت نے مدینہ کی لیکن کہیں اس کا نام نہ فرمایا) سے غیر تیرا دعویٰ غلط ہے۔

عمر بن - یا علیؑ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس واقعہ پر ابو جہش، عمر کو حقیقتہً اس ابی معیط - اوس سفیان - اور حنظلہ میرے گواہ ہیں۔

علیؑ - اچھا سب کو بلا کر بیت اللہ میں بٹھاؤ۔

جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو امیر مومنین علیہ السلام غیر سے مخاطب ہوئے۔

علیؑ - جب یہ امانت تو نے رسولؐ خدا کو دی تھی۔ تو کیا وقت تک ہے؟

عمر بن - جنت! مجھ سے کہ انھوں نے اپنے غلام کے سیر دکر دی تھی۔

علیؑ - اچھا تم جاؤ اور ابو جہش کو بھیجو۔

ابو جہش - میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھ سے اس معاملہ میں تخریف نہ کیا

علیؑ - (پرسش سے مخاطب ہو کر) یہ امانت کس وقت تمہارے پاس آئی تھی۔

ابو جہش - عروہ بن مسعود نے اس کو میرے پاس لایا تھا۔

علیؑ - (حنظلہ سے مخاطب ہو کر) تم بتاؤ؟

حنظلہ - یہ دقت دیکھ رہا ہے۔ محمدؐ نے وہ سونا اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔





حق ناک کہ رندہ رکھ کر وہ قدر نہ رکھ، مجھ کو مٹا سب ترکیب کے ساتھ ہم  
صورت گرم فرمائی، وہ جب بخور و فکروہ فدا کیا۔ یہ خوف اور سہو کر  
والا نہ بنایا، مجھ کو مشہور و عطا کیا جس کے ذریعہ سے میں ہر چیز کو جانتا ہوں  
اور معلوم کر سکتا ہوں۔ میرے ہند ایک سلسلہ میں قرار دیا، وہ اپنے دین کی تہ  
کی، مجھ کو اپنی راہ سے گم نہ کیا، آزاد بنایا علامہ نہ بنایا، میرے  
آسمان و زمین کو اور ہر شے پر جو کچھ میں کے درمیان سے مستخرج کیا پھر مرد  
عورت نہ بنایا۔ رسول اللہ ہر فقرہ پر مرتلے جاتے تھے "سبح کہ"

پھر فرمایا، اس کے بعد؟

عصی کی — اگر تم چاہو کہ خدا کی نعمتوں کا شمار کرو تو ان کو شمار نہ  
کر سکو گے۔ یہ سن کر رسول اللہ ہنسے اور کہنے لگے "تم کو یہ علم و حکمت  
مبارک ہو"

"تم میرے علم کے دانت، دیر سے بعد میری امت پر  
ان کے اختلافات کے وقت، خیر اور حدیث کے  
بیان کرنے والے ہو" (مناقب شہر آشوب)

## (۵۲) خواب میں زنا کرنا۔

ایک شخص کسی دوست کے شخص کو بچڑھے ہوئے خدمت امیر المومنین علیؑ  
میں آیا اور کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ خواب میں میری ہاتھ کے ساتھ جنم  
ہوا ہے پس اس کو کیا سزا دی جاوے گی؟ فرمایا: اس کو دو سو پ میں کھڑا کرے  
اس کے ساتھ پرچہ جاری کرے کیونکہ خواب میں سایہ کے ہے۔ فیکس میں  
سے، دشمن کو سزا دوں گا کہ گندہ یہ سن قسم کی باتیں کر کے مسلمانوں  
کو دباؤ ڈال رہی نہ کرے۔

(مناقب شہر آشوب)

## (۵۳) بخت کی آرزو کون نہیں کرتا،

بدستہ روم کا ایک سفیر ابو سکرہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ و می ہیں تو  
میرے اس سوال کا جواب دیجئے۔ وہ کون شخص ہے جس نے بخت کی خواہش  
کر لی ہے اور نہ دوزخ سے خوف کھاتا ہے۔ نہ خدا سے ڈرتا ہے نہ کوئی دیکھ  
کا لاتا ہے۔ مردہ اور خون کو کھاتا ہے۔ جس چیز کو دیکھ نہیں سکتے کسی  
دیتا ہے۔ فتنہ کو دوست رکھتا ہے۔ حق سے بھگت رکھتا ہے۔

ابو بکرؓ نے خاموشی اختیار کی۔

عمرؓ نے کہا یہ تو کھڑا بالائے کھڑ ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا

"یہ تمہارا خیال غلط ہے ایک شخص آدمی سے خدا سے ہے۔ کیونکہ وہ  
بخت کی آرزو رکھتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ خدا سے ڈرتا ہے۔ یعنی  
جو کچھ وہ بددعا، اپنی راجح کام یا لاتا ہے۔ وہ نہ بخت کی لالچ میں ملے شخص  
میں وہ سے کہ لہذا حکام حلالی غلام ہیں) اور حد کے علم سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ  
اس کے عدل سے ڈرتا ہے۔ نماز حرامہ میں نہ کھڑ نہ سجد نہیں کرتا۔ مذہبی  
پیشہ صلی اور جگر کھاتا ہے۔ (خود حقیقت خوں ہے) ماں و اولاد  
کو دوست رکھتا ہے۔ اور بیعت نہیں۔ انتہا ہوا کہ وہ دلاہ کھڑ  
اور بخت و رگ کو اپنی دیتا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں۔ ورموت سے  
کر بہت کرتا ہے۔ حالانکہ موت۔ برحق ہے۔ (مناقب شہر آشوب)

## (۵۴) زانیہ ہونے کا اقرار کرنا اور شوہر پر الزام رکھنا

عمرؓ نے پاس ایک مرتبہ یک مرد اور ایک عورت بھگڑ کرتے ہوئے آئے فروخت

سے کہتے تھے کہ تو زانیہ ہے ورنہ تو عورت کبھی نفی کہ تو بیٹھ سے زیادہ رانی ہے۔ عروہ  
سے حکم دیا کہ ان دونوں کے کوڑے لگائے جائیں۔  
امیر المومنین علیہ السلام کا عقد ڈھکڑ سے گھر میں سے وقتہ کو شکر  
فرمایا۔ سے عروہ جلدی نہ کر۔ میں عورت پر دو حدیں ہیں، مٹی کو دل چاہیں۔  
پوچھا کیوں؟

فرمایا اس لئے کہ میں عورت نے اپنے زانیہ ہونے کا خود قریب ہے وہ  
بس مرد پر زنا کی تہمت رکھی ہے۔ (مناقب شہر آشوب)

## (۵۶) ایک عجیب و غریب فیصلہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفولی سے کہ جب عقیقہ بن بنی عقبہ مرثیہ  
امیر المومنین علیہ السلام بھی سونے کے چند سے پر مع چند عقیقہ کے جن میں حضرت عمر  
بھی تھے شریف لائے اور ایک شخص سے جو وہاں اس وقت موجود تھا فرمایا کہ  
عقبہ کے مرنے سے تیری عورت تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ تب اس سے مفاد بہت نہ  
کرنا۔ عمر مرنے کا کیا عسلی بیویوں کو تمام ہی فقنا یا آپ کے عجیب و غریب ہونے  
ہیں مگر اس کا بغیر و سب سے بڑا گیم۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک  
شخص تو مرنے اور دوسرے کی زوجہ اس پر حرام ہو جائے۔

فرمایا سمجھو! یہ شخص عقبہ کا غلام ہے اور اس نے ایک آزاد عورت سے  
تزوج کر لیا ہے۔ اور اس عورت کو اس عقیقہ کی کچھ میراث ملی ہے جس میں کچھ حصہ  
اس غلام کا بھی مشاغل ہے۔ لیکن جب عورت کے منہ ہر کا حصہ اس کی غلامی  
میں آگیا تو اس پر اسی قدر حصہ عورت کا بحیثیت غلام ہونے کے حرام ہو گیا۔  
● اب جب تک وہ عورت اس کو آزاد نہ کر کے دوبارہ تزویج نہ کرے  
مفاد بہت حرام ہوگی۔

(مناقب شہر آشوب)

## (۵۷) زمین سے قبریں نکلیں گی

امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ہمد قتل میں کچھ لوگوں  
سے سب حمل عدل پر بیٹھ کر فقیر کوئی ٹیکس وہ نہ گئی۔ حد مرنے مار بنایا پھر گئی۔  
اسی طرح الٹی مار پڑا اس کے ساتھ عقیقہ اقداس کے پاس آئے اور وقتہ بیٹاں  
کی گھر کوئی حقین سب معلوم نہ ہوا آخر کار امیر المومنین علیہ السلام سے بھی دریافت  
کیا گیا۔ فرمایا قتل کی طرف ڈانپنے بائیں تھوڑی سی زمین کھودو۔ وہاں پر دو  
قبریں نکلیں گی۔ نہ پتہ کھا جو گنا۔ انار مرنے واسطی حجاب میں مرنے اور میرا مین  
حجاب) ایسی حالت میں مرے کہ کسی طرح ذات خدا میں شکر کو رو نہ رکھا۔ پس  
ان دونوں لاشوں کو غسل و کفن دے کہ نماز پڑھو اور دفن کر دو۔ در پھر  
ملوک سے وہاں مسجد بنادو چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ مسجد گئی۔

## (۵۸) پانچ شخصوں کو زنا کے جرم میں سزا

ٹہنے ایک مرتبہ پانچ شخصوں کو علت زنا میں رجم کا حکم دیا۔ امیر المومنین نے  
فرمایا پھر دیکھا کرتے ہو سب کی حالت ایک ہی نہیں اس کے بعد حضرت نے  
ایک کو بڑا کرتش کر لیا۔ دو سکر کو سنگسار۔ تیسرے پر حد جاری کر لی۔ چوتھے  
پر نصف حد یعنی بیچا اس کوڑے۔ پانچویں کو تھڑی دی۔  
عمر مرنے کا کیا عسلی گناہ سب کا برابر تھا۔ آپ نے یہ ایک حکم فرمایا۔  
آج کل نے جواب دیا یہ سب شخص دھم تھا۔ اس نے دن مسلمہ سے زنا  
کیا پس اپنے ذمہ سے خارج ہو گیا۔ دوسرے شخص کھن یعنی عورت دار تھا۔  
یعنی ایسی حالت میں اس نے زنا کیا اس لئے اس کو سنگسار کیا گیا۔ تیسرا شخص  
عمر مرنے کا کیا عسلی گناہ سب کا برابر تھا۔ آپ نے یہ ایک حکم فرمایا۔

پہنچواں مجبور تھا اس کو قتل کر دیا گیا۔

مگر اسے کہا۔ ”رہو نہ سہوں میں اس مُنت میں چہاں آپ نہ ہوں۔“

## (۵۹) شوہر دار عورت سے چھوٹے لڑکے کا قتل کرنا

ایک شوہر دار عورت سے ایک چھوٹے لڑکے نے جھگڑا کر دیا۔ عورت نے حکم دیا کہ اس کو سنگسار کر دیا جائے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس پر رحم واجب نہیں بلکہ سزا کا واجب ہے کیونکہ تجھ کو کہنے والا مردک نہیں۔“

## (۶۰) ایک شخص نے زنا کی :

ایک شخص نبی نے جو حد حب و جہد تک مدد میں کسی عورت سے زنا کیا خلیفہ ثانی نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ جد اب امیر علیہ السلام سے فرمایا اس پر رحم واجب نہیں کیونکہ یہ سچے بل سے غائب ہے۔ اور اس کے بدلے دوسرے شہر میں ہیں۔ اس پر حد لگاؤ۔

مگر نے کہا ”خدا مجھ کو رہائی رکھے کسی ایسی دشمنی کے لئے جس میں میری ہمت نہ رہے۔“

## (۶۱) جوڑواں لڑکوں کے درمیان فیصلہ کرنا

خلیفہ ثانی کے پاس دو لڑکے جوڑواں لائے گئے جس میں سے ایک مرتجع تھا مگر اسے حکم دیا کہ تلوار سے دونوں کو جڑا کر دو۔

امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا۔ ”مرد سے کہ جس کو قطع نہیں کیا جائے۔ اس کی تبریر یہ ہے کہ میں اس کو دبا دیا جائے اور یہ مردہ لڑکا اذہر ہے۔“

تین روز میں مردہ ستر کر عجلہ ہو جائے گا۔ ورنہ مردہ باقی رہ جائے گا۔

## (۶۲) عادی چور کی سزا

ایک مرتبہ عرق کے ساتھ ایک چور لایا گیا۔ حکم دیا گیا کہ اس کا ہاتھ قسم کر دو دوسری مرتبہ پھر لایا گیا حکم ہوا اس کے ہر قلم کو دو۔ تیسری مرتبہ پھر پیش ہوا پھر قطع ہوا حکم ہوا۔ جد اب امیر علیہ السلام سے فرمایا۔ ”یہ نہ کہو ہاتھ پر قطع ہو چکے اب قید کرنا چاہیے۔“

## (۶۳) غلام کا آقا کو قتل کرنا

ایک غلام میر المومنین علی علیہ السلام کے سامنے لایا گیا اس نے اپنے آقا کو تختہ گرد کیا تھا۔ حضرت نے غلام سے پوچھا کہ اپنے آقا کو قتل کیسے؟ اس نے کہا ”ہاں“ فرمایا کیوں؟ کہا اس نے کہ اس نے مجھ سے ساتھ قتل کر دیا تھا۔ حضرت نے اسے مقتول سے پوچھا کیا تم نے اسے رتی کو دفن کر دیا۔ کہا ہاں۔ فرمایا کتنی دیر ہوئی جو بے ملہ اچھی تھی۔ حضرت نے خلیفہ ثانی سے (یہ مقدمہ اٹھائیں کہ دربار میں پیش تھا۔) فرمایا کہ اس لڑکے کو تین روز تک بغیر کسی سزا کے قید رکھو۔ دیکھو ادبیائے مقتول سے کہا کہ تین روز بعد میرے پاس آؤ جب تین روز ہو چکے تو آؤ تم کو سزا پورے مع دلائل کے مقتول کی قبر پر پہنچے۔ درمیان میں کہہ دو کہ جو مردہ کہہ رہا تھا۔ جب تم کو قتل کیا تو میرے کا قریب میں مام و لطف رہا تھا۔ یہ خبر حضرت کو دی گئی۔ حضرت نے فرمایا ”مردا کہ رسول اللہ نے سچ کہا ہے کہ۔“ جو شخص میری اُمت میں سے قتل ہو گا اس کا غسل کرے گا اور اس حدیث میں مر جائے گا تو قبر کے اندر تین روز سے نہ رہے۔ کھجور کے کار میں اس کی لاش کو قوم و لڑکے مہلکیں کی طرف پھینک دے گی۔ (مناقب ابن مقبرہ ص ۱۰۷)





مشخص بلکہ تیرے پاس نہ آئی اس کو ہرگز نہ دین کچھ سوا بعد ان میں سے ایک شخص  
آیا نہ کہنے لگا کہ وہ امامت کچھ دینے میرا سنا تھا مرگیا۔ اس صورت سے لگا  
کہ ایک جب احمد نے زیادہ ہوا تو مجھ سے امامت اس کے شیر دکنی گئی۔ پھر وہ  
کے بعد دوسرے شخص آیا۔ امامت کو طلب کیا۔ صورت نے کہا وہ تو تیرا سنا تھا  
یہ کہہ کر لے گیا کہ میرا رفیق مرگیا ہے۔ امامت نے کہا میں اس کو نہیں جانتا اور نہ  
کہہ کر لے کر غرور کے پاس دیا۔ غرور نے صورت سے کہا تو خدا میں ہے۔ وہ صورت جواب  
میر علیہ السلام کے یہاں فریاد لائی۔ حضرت نے اس شخص سے فرمایا جب تم نے یہ شہر  
کری شہر کی وجہ سے ہم دونوں ساتھ رہیں یہ امامت نہ دینا۔ اب تو کیسے طلب  
کر رہے۔ جواباً اور اپنے رفیق کو کہہ کر آتا کہ تیرے بعد وہ اس صورت سے امامت  
طلب نہ کرے۔ اور شرط کے ساتھ ادا بھی ہو جائے۔

یہ شہر کہ وہ شخص ساکت ہو گیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ دوسرے حمید صورت کا  
مال حاصل کرنا چاہتا تھا۔ (منہ قبہ شہر مشہور)

## (۶۸) دو بیویاں اور ایک شہر

ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک انصاریہ اور دوسری باشمیہ۔ انصاریہ  
کو اس نے طلاق دی، اور کچھ مدت کے بعد مرگیا پس انصاریہ سے عرض حصول  
میراث عثمان کے سلسلے دی گئی کہا کہ تو میری موت اس کے عدہ طلاق میں واقع  
ہوئی، وہ اس کے گھر بھی بیٹن کے بیٹن سے من قفیل کو امیر المؤمنین علیہ السلام  
کے سامنے بیٹن کیا حضرت نے فرمایا اس سے اس بات کا حلف کر کہ قتل شخص  
کا وفات کے تین طہر ختم نہ ہوئے تھے۔ کہ قسم کھاے تو میرے دسے دی  
چلے دے وہ ہیں یہ شہر عثمان سے دی باشمیہ سے کہا کہ یہ فیہد تیرے ہی این علم کہتے  
میں نے کہا میں اس پر راضی ہوں۔ ان انصاریہ نے قسم نہ کھائی اور میراث چھوڑا  
قدوم کر لیت۔ (منہ قبہ شہر مشہور)

## (۶۹) دوسرا ورہ دوسرے والا بچہ اور اس کی میرا

محمد بن موسیٰ علیہ السلام میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کے دو شہر احمد  
سے تھے جس شخص سے سون کیا گیا کہ اس کو میراث کیسے دی جائے۔ آپ نے  
فرمایا کہ اس کو شہر دو بچہ ملے گا۔ بچہ دو اگر اس کے جسم کے دو شہر تھے ایک بار  
بکا جگ جائیں تو میراث ایک ہوگی۔ اگر ایک شہر جاگ جائے ایک باقی رہے تو  
دو میراثیں ہوں گی۔

## (۷۰) کسی شخص کو خطا قتل کرنا

امیر المؤمنین کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس نے کسی شخص کو خطا  
قتل کر ڈالا تھا حضرت نے اس کو چھ تیرے اہل قبیلہ اور قرابت دار لگ کہاں  
ہیں کہاں ہیں۔ کہا میرے قرابت دار موصوں میں ہیں۔ حضرت نے اس کی بات  
تحقیق کی۔ لیکن کوئی قرابت دار یہاں نہ معلوم ہوا۔ آپ نے حاکم موصوں کو لکھا کہ قتل  
موصوں نے جس کا علیہ ایسا ہے ایک مسلمان شخص کو خطا قتل کر دیا  
ہے، ورنہ یہ بکرنا ہے کہ میں اپنی موصوں سے ہوں۔ وہاں میرے قرابت دار  
اہلبیت ہیں۔ پس میں اس کو معاف ہے۔ رسول خدا بن فلاں کے چچ کا علیہ یہ  
ایسا ہے۔ وہ نہ کرتا ہوں۔ جب یہ دونوں تیرے ہی میں پہنچیں اور تو میرا خط پڑھے۔  
وہ اس کی تحقیق کرنا۔ انصاریہ امامت کا حال معلوم کرنا یا اگر موصوں میں  
سے مسلمان قرابت دار وہاں ہوں تو ان کو جمع کرنا اور جو شخص ان میں سے  
ہے ہوں کہ موصوں کا کتاب اللہ کے بغیر کسی مانع کے اس کی میراث ان کو پہنچتی  
ہو اور وہ لوگ مال اور باپ دونوں کی فطر سے قرابت دار ہوں تو جو  
باپ کے قرابت دار ہوں نہ سے دو تکتے۔ وہ جو ماں کے قرابت دار ہوں ان

ایک مدت دیت طلب کہہ دیا کہ باپ کے قراہت دارم ہوں تو دیت کے قریب نہ رہ  
پر تقسیم کہہ دیا۔ اور اس دیت کوئی سے تین برس کے درمیان میں قسطیں کر کے  
لے لے۔ اور گزہ کوئی قریب نہ لے مارا کی طرف کا ہو یہ باپ کی طرف کا نہ کہیں نہ  
کو پہل مریض میں سے۔ ان دگر پقتیم کہہ تین میں سے شخص پیدا ہو رہے۔ وہ دستور وہ  
پائی ہو سیکن اس میں اسکا بڑا کوئی پہل سے بچ رہا جو کہ نا چاہا پیٹے۔ پس اس کو بپ  
سے بھی دیت سے کہ لے بھی تین سال مقرر کہ نا اور ہر سال کہ لے لے لے لے لے  
محقق کہہ دیا۔ اور اس کا اگر مریض میں کوئی قریب نہ ہو ہی نہیں۔ وہ نہ پہل ہو تو  
اس کو میری طرف سے معق وہ کے لڑا دینا میں اس کا دلی اور دیت اور کہ لے  
دلا ہوں۔ تاکہ ایک مرد مسم کا خون باطل نہ ہو

(۷) اگر کوئی بے گناہ قتل کر دیا جائے

اگر قاضی (زوج) کی بیگز ختیہ رہی عطیہ سے کوئی قتل کیا جائے (مثلاً،  
چھوٹی گورہوں کی بنیاد پر مٹائی کسی گورہ پر حمل کرے اور سبقت میں رہتا ہو کہ وہ  
شخص پر گناہ تھا تو اسے بے سرف و فرمایا کہ اس کی دیہت حکومت وقت  
بہت ناموں سے ردا کرے۔ (روانی ج ۲ صفحہ ۷۷)

(۷۲) گائے اور اونٹ کے جھگڑے کا فیصلہ

ایک شخص ایک روز سڑک پر گھوم رہا تھا کہ ایک شخص اس کا ہاتھ پکڑ کر لے کر گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے تم کو لے کر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے تم کو لے کر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے تم کو لے کر گیا ہے۔

نہ اس کا مدد دار ہے اگر شک ہے تو نے انور کی گزرتگا میری گائے لاکر بانڈھی تھی تو دوسرا مرد اس کا مدد دار ہے۔ اور اس کو دیت رہا ہے یہی دورہ تھیں  
پہلے جس سوال کیا گیا تو معلوم ہوا وقت گائے اور اس کے راستہ پر بندھی  
تھی مگر نہ اس پر عمل کرنے گائے کے مالک کے اور اس کے دام دوھوں کو اس کے  
وٹلے اسے کو دے۔ (وقت ۵)

دو کشتیوں کا تصادم (۷۳)

حضرت علیؑ علیہ السلام سے ایک سواں درخت کیا گیا کہ اگر دریا میں  
دو کتیاں آپس میں ٹکرائیں تو اس کا کس طرح فیصلہ کیا جائے گا ؟  
حضرت علیؑ علیہ السلام نے کہا کہ جس کتے سے پہلے ٹکرائے گا وہ کشتی  
ٹکرائے گا۔ وہی کشتی کے صاحب کے ساتھ مار کی ضمانت ہے۔ (مشافہہ شریعہ ص ۱۰۷)

(۷۳) امیر معاویہؓ نے اس طرح فیصلہ کیا جس طرح

جناب اعلیٰ نے فیصلہ کیا تھا !

بنی اسرائیل نے کہا کہ میں ایک روز معاہدہ کیے پاس تھا کہ تو شخص ایک  
کپڑے پر جھگڑ کر رہے ہوئے آئے۔ ایک کہتا تھا میرے پاس برنگہ بھی رکھا تھا  
جو میں کہتا تھا میرے۔ میں نے بازا سے ایک شخص سے خرید لیا جسکو میں نہیں  
جانتا معاہدہ سے کہا۔ کاموں اس معاملہ میں علیٰ فیہ ذکر کرتے نہ تھوڑا ہوتا۔

برحق کا کہنا ہے کہ میں نے معاویہ سے کہا کہ میں ایک روز میں حضرت علیؓ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، انھوں نے اس قسم کا تہذیب فیصلہ فرمایا تھا۔ اور اگر میں سختی کو دلیا تھا جس کے گوہر تھے اور دوسرے سے کہا تھا کہ تو بالحق تورا۔ معاویہ نے یہ سن کر اس تہذیب کو سیطرہٴ حیات میں کیا اور سب شریعتوں (

## (۵) مجاہدین کا ایک عجیب فیصلہ

ہجرا بن عبدالمطلبؐ کی بیوی کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت علیؑ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا میرا لومین میں نے اپنی عورت سے منی کو روکا تھا مگر وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ تو اس بات کی قسم کھا کر تو نے مجھ سے منی روکا تھا کہ تیری بیٹیاب کہنے کے دوسری مرتبہ تو اس حمار کو نہیں کیا، اس نے کہا ایسا تو ضرور ہو گا ہے فرمایا اس کا تیرا ہے۔ (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پہلی مرتبہ کے حمار کی منی کا بقیہ دوسری مرتبہ کے حمار میں خالص ہو گیا ہو)۔ (منہاقب غرر مشرب)

## (۶) غلام کا سر کاٹ لو

ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے بڑے کے سر کاٹنے کا حکم بھیجا اتفاقاً وہ دونوں راستہ میں لڑ پڑے لڑکے نے غلام کو مارا غلام نے اس کو گالیاں دیں اور یہ دھوکا دیا کہ وہ لڑکا اس کا غلام ہے جب یہ قبیح میرا لومین کے یہاں پہنچے تو حضرت علیؑ نے قبضہ فرمایا۔ دیوار میں دو سو درج بٹھا دیا اور ان دونوں سے کہو کہ اپنے اپنے سر پر سو درج سے بھر لگائیں۔

پھر فرمایا۔ میرے قبضہ میں لڑکے کی تلوار اٹھاؤ۔ قبر تلوار سے لے کر کہا۔ میری سے غلام کا سر کاٹو۔ جو غلام تھا اس نے یہ سن کر خوف سے اپنا سر اندر کی طرف سے باہر کھینچ لیا۔ اور دوسرا اسی طرح دوسری طرف سے اپنے سر کو سر دی۔ اور اس کے آفت کی طرف لڑکا دیا۔ اور فرمایا اگر آپ اس کا لومین کاٹ لوں گا۔ (منہاقب غرر مشرب)

## (۷) علم نفسیات کا عجیب فیصلہ

(۷۷) ایک شخص نے مرتے دم اپنے ایک دوست کو دس ہزار درہم سونپے اور

وہیت کا کہ جس شخص کا ملاقات میرے بڑے کے سے ہو تو اس میں جو تم یہ ہو اس کو دینا جب اپنے جیب اس سے ملتی تھی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تم اس بڑے کے دوست ہو گئے۔ کہا ایک ہزار درہم۔ حضرت نے فرمایا۔ اب اس کو تو ہزار درہم نہ دو ایک ہزار درہم خود دو۔ کیونکہ جو تم سے چاہا وہ تو ہزار درہم ہو۔

## (۸) مال خدا میں تصرف کرنا اور اس کی سزا

ایک امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے دو شخص پیش کئے گئے انھوں نے مال خدا میں تصرف کیا تھا ایک ان میں سے غلام تھا مال خدا سے وہ دوسرا غلام تھا کہ میری حقیقت سے حضرت نے کہا اس غلام پر جو وہ شخص سے ہے کوئی عہد نہیں کیونکہ بعض مال خدا ہے بعض مال خدا کو لکھا گیا لیکن وہ دوسرے پر۔ حضرت نے ان کی جائیداد لی۔ اس کا مال خدا قطع کر دیا گیا۔

## (۹) جادوگر کی سزا

حضرت علیؑ علیہ السلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت گہرے ہیں اگر وہی دل میں کسی کے متعلق یہ گویا رہے کہ وہ جادوگر ہے۔ چاہے اس کا خون مبارک ہے یعنی حکم عدل کو اس کے قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۱۰ جز ۹ صفحہ ۶۹)

## (۸۰) حاملہ عورت پر زنا کے جرم میں سزا

ایک روز حاملہ عورت نے حضرت عمرؓ کے سامنے لائی تھی حضرت عمرؓ نے اس کے جرم کا حکم دیا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ علیہ السلام کا گھر اسی خصوصیت



ہوا، قربانیاں کرتے ہو۔ کیا اس کے ساتھ بچنے بھی مار ڈالے گا رہے  
ہے۔ حالانکہ حد فرماتا ہے کہ کوئی کوئی شخص سے وہ کسی دوسرے کا بوجھ  
اٹھائے گی، کہ حضرت عمرؓ سے کہ پھر کیا کروں؟ قربان یا اس کو وضع جس  
کی مہلت دو۔ جب یہ بچہ پیدا ہو جائے، وہ کوئی شخص اس کا منکس  
ہو جسے تم میں بوجھ جاری کرو۔ یہ قاضی سمجھاؤ کہ اس سے بچہ جن قوم کو  
اس پر حضرت عمرؓ سے کہا اگر کسی نے بوجھ تو لڑا ہلاک ہو جاتا۔

## (۸۱) دھوکہ سے سفید داغ والی عورت نکاح کرنا

بیک عورت مرہن برص (سفید داغ) میں مبتلا تھی اس کی شادی ایک  
مزدور سے کر دی گئی جب مندرجہ ذیل واقعہ اس نے عقد میں حضرت علیؓ سے سلام  
خدا سے منس کش کیا۔ آپ نے مرہن کا منہ بند کر دیا، جب ہمیں ہے  
لوگوں کے دی رہے جس نے اس کا نکاح دھوکہ سے کر دیا ہے، اور اگر اس  
کو دیکھا جاتا تو اس مرہن نے خود کیا ہوتا۔ درحقیقت اس کو اس کے مرض کا پتہ  
نہ تھا عورت بہر کی مستحق نہ ہوتی۔ (فتاویٰ تہا صفحہ ۸۱)

## (۸۲) لواطہ کی پاداش

خداوند نے حضرت ابوبکرؓ کو لکھا کہ یہاں ایک مرد ہے جو عورت کی  
لواطہ فعل کر رہا ہے۔ خطاب ابوبکرؓ نے اس سے مندرجہ ذیل معنی سے کہا، اسکو  
سنگسار کر دینا چاہیے۔ بعض نے کہا، اسکو قتل کرنا چاہیے۔ اس وقت  
حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ عرب کے لوگ منہ کرنے کو بہت برا جانتے  
ہیں آپ کی س میں کیا دےئے ہے؟ اشیائے فرمایا۔ میرے نزدیک کی سزا ہے کہ اسکو  
تیس گز سزا جائے چہرہ چھوڑ دے آگ میں ڈال دیا گیا۔ (حجۃ المصاب صفحہ ۱۶۶)

## (۸۳) ماہ رمضان میں جماع کرنا کی سزا

جناب امیر عبد اللہؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی روزہ رمضان میں اپنی زوجہ  
کے ساتھ جماع کرے تو اس پر دو کفارہ ہیں وہ یہ کہ وہ دو ہندہ عظام  
کو تہہ کرے۔ یا ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھائے یا چار ماہ روزے رکھے  
اور عام میں کو بیس سال تادیب لگائے اور اگر وہ دھوکہ دہی ہو تو کفارہ میں  
وہ نصف کی دوزادہ ہوگی۔ (ذی حجہ صفحہ ۸۱)

## (۸۴) شاطر چور کا ایک سو بار چوری کرنا

امیر عبد اللہؓ بن ابی طالبؓ نے شرم کی خدمت میں ایک دفعہ قہر  
نہی کردہ کا ایک نہایت خوبصورت و طوشت پورٹ کی حوٹ لڑائی جس پر چوری کا انکار  
تھا حضرت نے اس کی شکل کی طرف دیکھ کر رست و فرمایا کہ اسے حوٹ خوش و  
کئے حوٹ کی بات ہے کہ تو نے اس رست کی صورت و حوٹ و حوٹ پر اس کی و  
علیٰ نسب کا کوئی خیال نہ کیا درخود کو داغدار بنا دیا جس کے نتیجے میں اب  
تیرا ہاتھ کاٹ جا رہا ہے، یہ سنکر اس شخص سے بہت سہمہ چھٹکا یا اس کے  
بعد کہ اسے میرٹھ میں لے کر رہا ہے اس پر رحم کیجئے، خدا کی قسم میں نے آج تک چوری  
نہیں کی تھی یہ میرا پہلا گناہ ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ تیرے حال پر مہموس ہے خدا  
کسی کو ایک گناہ پر سزا نہیں کرتا۔ سچ تھلا کہ حید مرتد تو ہے یہ تولست  
پانیس کی ہے یہاں تک کہ تو گناہدار ہو ادا اب تیرا ہاتھ قطع کیا جا رہا ہے۔  
یہ سنکر وہ مرد گھبرا کر دھوکہ دے لگا۔ اور حضرت کے دامن سے بیٹھ گیا۔ وہ  
س نے بھونک کر فرمایا، خدا میرے حال پر ادا میرے خیال کے حال پر رحم کیجئے  
کیونکہ مجھ پر تیرا نذر عیال کا بار ہے جن کا وہ سہارا میں ہوں۔ اگر میرا ہاتھ کاٹ



۱/۲ میرے ۲۱۵ ۱/۴ میرے ۲۸۰ اور ۱/۲ میرے ۲۵۱۔ منظر سرح کل تقسیم  
آئی ہیں۔ ورنہ لازم نہیں آتا۔

## مسئلہ دیتاریہ

(۸۸)

میرے لوگ تیر حصہ نہیں دے رہے ہیں

ایک نورث چناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت اس وقت سے  
گھر سے بھی کر سوا پور سے بھی ایک باؤں رکاب میں رکھ چلے گئے کہ وہ نورث چنابی کو یہ بھی  
پھر بھائی چم سو دیا چھوڑ کر مرگیا تو لوگ بھگے اس کے ترکے سے صرف ایک دینار دیدے ہیں  
تو اس نے اپنا حق اور انھیں دیا، پھر چناب امیر علیہ السلام نے فرمایا تیرے بھائی کی  
دو بیٹیاں ہو گئی ہیں لہذا میرے ارشاد فرمایا کہ ان کا حصہ ۳۰ دینا دیا چھوڑ کر تیری  
دو ترے حصہ کی مال بھی ہوگی انکا حصہ سو دینا دیا چھوڑ کر تیرے بھائی کی بیٹی ہوگی تو اسکو  
۵ دینا دیا میں گئے پھر کہا تیرے اس کے علاوہ بارہ بھائی ہیں اس میں ہر ایک کو اس طرح بھائی  
۲۲ دینا دیا میرے یعنی ۲۲ دین تمام بھائیوں کو دے۔ باقی رہا ایک دینا تو وہ تیرے ہیں اس  
طرح وہ ہوگئے کھ کھٹھیک دے رہے ہیں۔  $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{8} = \frac{7}{8}$  بھائی ہیں = ۲۸

## مسئلہ منبریہ

میری بیٹی کو اس کا حصہ صحیح دلایا جائے

(۸۹)

ابن علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی بیوی میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا  
کہ خطبہ فرمایا ہے کہ ایک شخص سے کہہ دے کہ کہا یا امیر مومنین میری بیوی کی کافر ہو گیا۔  
اور اس کے متوہرے حصہ میں اس کا کھانا حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو دے

حصہ دیتے ہیں آپ سے کہ انھوں نے چاہتا ہوں میرا حصہ علیہ السلام نے فرمایا میرا داماد دینا  
چھوڑ کر میرے اس نے کہا ہاں آپ سے کہہ دیا اس کے ماں باپ بھی زندہ ہیں اس نے کہا ہاں  
تو فرمایا کہ حققت میں تیری بیوی کی کافر ہو گئی تو اس حصہ تھا لیکن ان سوا دل کے جو  
کے بعد تیری بیوی کی کافر ہو گیا اب تم اس حصہ نہ طلب کر۔

## ختمہ کی میراث کا مسئلہ

(۹۰)

ہام جلال دین سید علی کہتے ہیں کہ معاویہ کے پاس حضرت ختمہ کی میراث کا مسئلہ  
پیش ہوا میر معاویہ نے مجبور ہو کر جواب امیر مومنین کے پاس اس مسئلہ کے حل کے  
لیے بھیجا حضرت علی نے فرمایا اس کے جو بیٹے ہیں ایک حصہ اس طرح بٹھو گیا  
سیدنا ابن مسعود یہ کہ اس میں اپنی اسناد سے کہتے ہیں کہ میں نے امیر علیہ السلام  
کہتے ہوئے سنا ہے کہ ختمہ کا مسئلہ چھ حصے ہوا چھ حصوں کو اب کر یا کہ جب اس پر امیر  
دینا میں کوئی مسئلہ امر و روئے ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے میں نے اس سے جواب  
میں لکھا ہے کہ اس ختمہ کی میراث کے مسئلہ کا بعد اس طرح ہوگا کہ دیکھو یہ بیٹی اب  
کی طرح کرنا ہے اگر بیوی کی طرح تو اس کو عورت کا حصہ ملے گا اور اگر مرد کی  
طرح تو اس کو مرد کا حصہ ملے گا۔

## اس کو ترکہ میں سے ساتواں حصہ دو

(۹۱)

ایک شخص مر گیا اور وصیت کر گیا کہ میرے بعد ایک ہجرت میرے ترکہ سے  
خلال شخص کو دیا جائے، اس کے انتقال کے بعد اس کے ورثہ نے تین حصہ میں  
اختلاف کیا اور ان سے جب کسی طرح تقسیم نہ ہو سکا تو آخر کار یہ فیصلہ  
کر لیا امیر مومنین علیہ السلام کے پاس آئے اور تمام تقسیم بیان کیا۔ تو امیر مومنین  
علیہ السلام نے فرمایا جواب دیا کہ اس کے ترکہ سے ساتواں حصہ دو۔

## (۹۲) غصہ میں حاملہ عورت کا حمل ساقط کرنا

ایک شخص نے غصہ کی حالت میں ایسی حاملہ عورت کو جس زور سے مارا کہ ساقط حمل ساقط ہو گیا عورت کی غصہ سے یہ معاملہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ وہ درشتگر جہاں سے مشورہ سے چالیس دینار دیتے کہ عورت کو دوا دے اور بھلائی پوری تقریر کی طرح کی نظر کا خون بہا بیس دینار۔ غصہ کا علاج جس مہنڈہ استیلا سے کھجور کا (تیسرا ترکیب خلقت) نشی دینا اور جگر پر خلقت سوز دینا (یعنی روح آگئی ہو)۔

## (۹۳) شراب پینے کی سزا۔ ۸ کوٹے کر دیئے

امام اس طحاوی نے کتاب مطالب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت (سیدنا ابوبکرؓ) میں جو افاضہ دیا تھا وہ حضرت علیؓ کے لئے ہے۔ شراب نوشی کی حد میں کوٹے مقرر کئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے زمانے میں سکو اس طرز کا قائم رکھا جب لوگ شراب خوری میں زیادہ مہمک ہونے لگے (کیونکہ دولت آنے لگی تھی) اور چاہیں کوٹوں کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمرؓ نے اس امر میں صبر سے مشورہ کیا۔ پھر اس کے بعد عذاب امیر علیہ السلام سے حضرت علیؓ کے لئے حد قائم کی کہ جس کو شراب پیتا ہے وہ سزا ہو جائے جس سزا سے جو جاتا ہے وہ پان سکنے ہے۔ تو تھوڑے دنوں میں اس کی سزا کو دیکھ کر عورتیں اس لئے شراب پینے والی مقرر کیا ہے اس لئے اس کو تھوڑے دنوں کی مرہی جاتی ہے۔

## (۹۴) حضرت علیؓ کو دیگر آسمانی کتب بھی عطا تھا

اصحیح سنن سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت آقاؐ

میں بھیجے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک مرید چوہی نے آکر پوچھا یا امیر المؤمنین علیہ السلام ہمارا رب کسے تھا؟ ہم ٹھکڑے ہوئے کہ اس کو اس سوال پر مارین میری مبین علیہ السلام نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ پھر ارشاد کیا اسے یہود بھائی جو کہ کہیں ایسے تو سے یاد رکھتے ہیں کہ میں نے تیری کتاب سے نبیؐ میں لڑائے تھے۔ میں ان کو یاد رکھتا ہوں جو تیری کتاب کو پڑھے گا اور وہ اس کو یاد رکھے گا تو جس طرح میں کہتا ہوں ایسی ہی پائے گا۔ یہ بات جو کہتا ہے کہ یہاں تک تھا؟ کیا وہ نہیں تھا۔ جو بھلا ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا۔ اور پھر کسی کیفیت کے تھا۔ اور پھر نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے تھا وہ پیسے ہے۔ وہ بعد سے ہے ہمیشہ سے بد کیفیت رہا ہے اور اس کی کوئی پتا نہیں ہے۔ اور اس کی طرف دیا انتہا نہیں ہو سکی تمام یہ بات کا انقطاع کسی کی طرف ہوتا ہے اور وہ ہر نہایت کی نہایت ہے۔ یہ سب کچھ یہودیوں نے لگا دیا یا امیر المؤمنین علیہ السلام تو ریت میں حرکت کرتے اسی طرح لکھا ہے اور میں گواری دیتا ہوں کہ میں نے کوئی خدا سوائے اللہ اور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے رسول اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھا۔ (سراج المؤمنین صفحہ ۱۴۲)

## (۹۵) فولادی در کے تولنے کا طریقہ

ایک دفعہ ہم میں کچھ لوگوں نے ایک آپسگر کو ایک در دارہ بننے کو کہا اور فرمائی کہ اس کا وزن نہ ہونا چاہیے جب وہ عظیم ساق در بنکر تیار ہو گیا تو آپس میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے تھے کہ اس کا وزن پونڈ ہے۔ دوسرے لوگ اس کو تین پونڈ کہتے تھے اور وہ اس کے تولنے کے وہ آگات فرما رہے تھے جس طرح کل استعمال ممکن ہے۔ بات فرمادہ معاملہ حضرت علیؓ کے سامنے پہنچ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس در دارہ کو ریت کے کدے میں جاؤ۔ اور ایک کشتی پر رکھ کر کشتی حلی پانی میں ڈوب جائے۔ اس پر خط لکھیں دو اس کے بعد در دارہ کو نکال کر پھر تیار



میں جوئے بھرتا سندروں کو۔ یہاں تک کہ کشتی دوبارہ جہانِ تنگ ہوئی آپ  
ہو جائے جہاں پہ پہلے نشان لگا رہا ہے۔ اب ان حرموں کو توں بڑی وزن و وزنہ  
کا ہو گا۔ (رجا، لاوارح ۹ صفحہ ۲۹۷)

## (۹۶) بیڑی کا وزن معلوم کرنا

ایک غلام چلا رہا تھا جس کے سر میں اس کے آقا کے فداوی بیڑی بھرا  
وہی تھی جس کی زنجیر کو دیکھ کر دوستوں میں تب میں مباحثہ ہو گیا۔ ایک نے  
کہا کہ اس زنجیر کا وزن اتنا ہے اگر غلط نہ ہو تو خدا کی قسم میں نے اپنی بیوی کو تین لکڑی  
وہی فدا کر کے کہا ہے۔ تار وزن ہے، مگر میری بات غلط نہ ہو تو خدا کی قسم میری  
بیوی کو تین لکڑیوں سے اب یہ بیڑی اس کے، ایک کے یا دو کے اور اس خراسانی کی کہ اس  
بیڑی کو غلام کے سر سے نکال کر تار دے تاکہ آپس کی نمرعہ حتم ہو جائے اس  
کام میں نے ایک مذکر کی ہے جب وہ یہ دیکھ رہا ہو جائے گی تب یہ بیڑی کھینچ لی اگر اس  
بیڑی کو تو خدا کی قسم میری بیوی پر بھی تین لکڑیوں سے ایک فیصلہ ہو تو کوئی کچھ ہو سکتا  
سب بیڑی تو دوبارہ غلام کے سر سے اُسے اور دوبارہ قہریاں کیا حضرت فرماتے یہ فیصلہ  
کیا لڑکے دونوں ہی اپنی بیڑیوں کو حلاق دے دے دیکھو کہ تم سے ایسی یہود و مشرک کھائی مالک بیڑی  
کھوں کیا ہی زوجہ کو حلاق نہیں دینگا اب تو یہ دونوں بہت پریشان ہوئے آج میں  
حضرت علیؑ علیہ السلام کے پاس گئے اور بعد فقہ بیان کیا آپ فرمایا کہ میں کا حل تو  
بہت آسان ہے غلام کو میرے پاس بلاؤ جب وہ آیا تو آپ نے حکم دیا کہ ایک طشت  
لایا جائے اس میں تھوڑا سا پانی بھر دیا پھر غلام کی بیڑی میں ایک لٹری پانی بھر  
دراغلام کے ہاتھ کی پیر پانی میں ڈالے پانی میں جب پیر پانی کی سطح اُٹھتی ہوئی  
ہوئی طشت کے کنارے پر چھپاں تک پانی یا تھوڑا سا لٹری دیا پھر اس ڈھیر کی مدد  
سے اس بیڑی کو اُٹھایا گیا جب بیڑی اُٹھ گئی تو پانی کی سطح نیچے آگئی۔ پھر  
اپنے فرمایا میں میں جوئے کا برادہ ڈالو یہاں تک کہ تار تک پانی بھرنے چلا جائے

جب وہ برادہ ڈالے تو پانی پھر اپنی پہلی سطح پر آگیا آپ سے غلام سے فرمایا پیر  
نکارے درں لڑکوں سے فرمایا کہ جو اس برادہ کا وزن ہے وہی اس بیڑی کا  
وزن ہے۔ (تہذیب الاحکام بحار ج ۹ صفحہ ۲۹۵)

## ۹۷. مرد اگر عورت کہے کہ میں تجھ کو باکرہ نہیں پایا

حضرت علیؑ علیہ السلام نے اسٹ دفن فرمایا کہ ایسی عورت پر کوئی حد نہیں ہے۔  
جس کو کہ اس کا مرد یہ کہے کہ میں نے اس کو باکرہ نہیں پایا کیونکہ اکثر عورتیں یہ کہتی ہیں  
کہ کھیں کوئی وجہ سے لڑکوں کی بکارت لاپرواہ ہو جاتی ہے۔  
(فتاویٰ ۱۶۵)

## (۹۸) جان بچی لاکھوں پائے

ایک ایسی عورت جناب میر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور  
اس نے اپنے منہ پر کی شکایت پیش کی کہ وہ اس کی کنیز سے زنا کرتا ہے حضرت  
سے فرمایا اگر تو سچی ہے تو اس کو رجم کر دوں گا۔ اگر تو جھوٹی ہے تو جھکو کر دے  
لگا دے گا۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنے سب تنھیوں سے کہا جھکو کر دے چلو۔  
اب سوائے لڑکے دیکھے ورنہ شکر کے در کوئی چارہ نہیں ہے۔  
(مناقب شہر آشوب ج ۲ صفحہ ۲۰)

## (۹۹) زوجہ کی کنیز سے ہمبستری کرنا

ایک شخص کو حضرت علیؑ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا جس پر لڑام تھا  
کہ اسے اپنی زوجہ کی کنیز سے ہمبستری کی تھی اور وہ حاملہ ہو گئی تھی لیکن اس شخص کا

میں یہ تھا کہ میری زود کرنے کی کیمز مجھ کو ہمہ گردی تھی جب زود کرنے سے یو جھاگ آ  
اس نے انکار کر دیا حضرت علی علیہ السلام سے اس شخص سے فرمایا کہ تو اس کے  
ہمہ گردی کی قیوت پیش کر ورنہ سسگسار ہو جائے گا۔ جب اس کو  
نے دیکھا تو گھبرا کر لڑا، اٹھی کہ میں نے کیمز کو ہمہ گرد کیا تھا اس وقت حضرت  
نے اس عورت پر حد قذف جاری کی۔

(وسائل ج ۲ صفحہ ۴۷۷)

## (۱۰۰) غلام کا قاتل اور اس کی سزا

حضرت علی علیہ السلام کے سامنے ایک ایسے شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا  
جس نے اپنے غلام کو تے دکھ دیئے تھے کہ وہ مر گیا آپ نے اس کو ایک نسب  
تو ریانے لکھئے ورنہ اس سے غلام کی حیثیت و مہول کے غلام کی طفر سے جہ  
کی پھر قاتل ایک سال کے لئے قید بھی کیا۔ (روانی جز ۴ صفحہ ۹۳)

## (۱۰۱) آق کے حکم سے اگر غلام کسی کو قتل کر دے تو سزا آقا کو دی جائے

ایک شخص نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ فلاں آدمی کو قتل کر دے۔  
غلام نے اپنے آقا کے حکم پر شخص مذکور کو قتل کر دیا حضرت نے حکم دیا کہ  
کے مد میں آقا کو قتل کیا جائے کیونکہ غلام کی حیثیت مثل آقا کے تھی۔ (روانی  
کے ہے۔ (مناقب ستر متوب ۲ صفحہ ۹۷)

## شکار کا فیصلہ

(۱۰۲) ایک شخص نے ایک طائر کو دیکھ کر اور اس کا پیچھا کیا یہاں تک

جہ کہ ایک درخت پر بیٹھ گیا اس وقت ایک درختہ شخص نے اس کا شکار کر لیا۔ پہلے  
تصحب نے مطالب کیا کہ شکار میں میل بھی حصہ ہے۔ کیونکہ میں نے اس کا تعاقب  
کیا ہے دوسرا والا بلکہ پورا شکار میرا ہے کیونکہ میں نے شکار کیا ہے۔ جب  
معاہدہ حضرت علی علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے تعاقب کرنے  
والے سے فرمایا تیرا عیب اس طائر کو دیکھنا تھا ورنہ مجھ کو مل گیا ہوتا شکار  
لے والے کا حق ہے جو اس کو ملا۔ (فتاویٰ ہند ۱۸۱)

## (۱۰۳) اے زرخ و سفید چھوڑ کر تم کسی دوسرے کو قریب دینا!

ایک دن قنبر نے عوفی کی تمام بیت المال اسلامی کی رقم پتھیم کر دیئے  
پس اوڑھے سے کچھ بھی ماتی ہمیں چھوڑتے ہیں نے بنے حصوں میں سے آپ کے  
لئے کچھ بچا رکھا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہاں ہے؟ قنبر نے آپ کو  
وہاں سے لے گئے جہاں وہ مال رکھا ہوا تھا وہ مال کچھ اور نہ تھا قنبر نے سے روئے  
پھر جو دو تھیلیوں میں سے ہر ایک ایک جگہ رکھے ہوئے تھے ان تھیلیوں کو دیکھ کر  
امیر المومنین علیہ السلام اپنے آپ سے میں نہ رہے اور قنبر کی طرف غصہ آلود نگاہ  
سے دیکھ کر فرمایا کہ تو میرے مکان کو آتش دوزخ سے بھرنا چاہتا ہے۔ یہ  
بہترین بلوڑ کا لی ورنہ تھیلیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جو روئے تمام زمین  
پر پھیل گئے۔ پھر ان تھیلیوں کو وہاں سے اٹھوایا اور مسجد میں سے جا کر (سی  
ت دت کے حساب سے تمام اہل اسلام پر تقسیم کر دیا۔ ورنہ پالا بلے بھر کر  
سفید چھوڑ کر تم کسی دوسرے کو قریب دینا (تمہذ میا المومنین)

## (۱۰۴) اگر حضرت علی نہ ہوتے تو کیا ہوتا

کشف الغمہ میں مناقب خوارزمی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ  
موت میں ایک عورت لائی گئی جو حالہ تمہذ حضرت عمرؓ نے اس سے دریافت کیا

اس عورت سے ایسے جرم کا اعتراف کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ اس کو سزا دے کر دیاجائے۔ لیکن میں حضرت علیؓ عید السلام سے اس عورت سے ملاقات کر آپ نے دریافت کیا اس عورت کا کیا معاملہ ہے۔ ؟ لوگوں سے کہا حضرت نے اس کو سزا سننا کر کے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے اس عورت کو جھٹکے پاس لٹا دیا۔ اور حضرت علیؓ عید السلام نے حضرت عمرؓ سے یہ نہ کہ آپ اس عورت کو سزا سننا دیکھنے کا حکم دیا ہے ؟ حضرت عمرؓ نے کہا نہ یہ اس نے میرے سامنے ہے جرم کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ کا حکم اس عورت پر تو چل سکتا ہے لیکن اس بکر پر آپ کا حکم کیسے چلے گا جو اس نے پرست میں ہے۔ حضرت علیؓ نے مزید یہ نہ دفرمایا کہ میرا خیال ہے۔ آیت ۱ عورت کو جھڑکا ہے اور وہ یاد رکھنا چاہیے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا۔ ابھرا اس پر حد کیسے جاری کی جاسکتی ہے۔ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص عورت اور بچہ کے لئے ہمدردی کا اعتراف کرے، سو یہ کوئی حد نہیں جاری کی جاتی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اور کہا "موتیں حضرت علیؓ کی مثال پیدا کرے سے وہ جرم میں۔ اگر علیؓ نہ ہوتا تو کڑا ہڈک ہو جاتے۔ (المختصر صفحہ ۱۷۱) (و قضا صفحہ ۷۷)

## شکار کا مسئلہ

(۱۰۵)

یمن کے لوگوں نے ایک گڑھا شکار کے لئے کھودا تھا۔ ذات کو اس میں یا سفیر آکر بڑے صبح کو لوگ نہ دیکھے سو گڑھے پر جمع ہوئے۔ من بعد میں سے ایک آدمی کا پاؤں لٹکھڑایا اور وہ اس گڑھے میں جا تا رہا۔ اس سے گرتے ہوئے وہ سر کو پکڑ لیا۔ وہ سر نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو مارا۔ اب وہ جیش دار رہا، چوتھے کو تھپا ہاں تک کہ وہ جا دور کے پاؤں اس گڑھے میں

گرتے تھے۔ یہ سن کر ارطالہ ورتیل جوں سا کا جھنگر اہستہ ہوا۔ عرب کا ملک حد مشکل تو تھی ہی نہیں۔ قتال کی فوجت پہونچ گئی۔

حضرت علیؓ مرتضیٰ عید السلام ان دونوں میں تشریف رکھتے تھے انھیں کشت و خون سے ہمہ کھینچے کہئے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ کئے دیتا ہوں جن لوگوں نے وہ گڑھا کھودا ہے اس کو جمع کر کے خون بہا کا چہرہ دم۔ نکتہ نقد اور یک حصہ۔ صوں کرلو۔ پہلے دی کو چہارم دیت دی جائے کہ س نے یمن کو ہلاک کیا ہے اور دوسرے کو نکتہ تیسرے کو نصف اور چہارم کے کو دو کا دیت دی جائے۔

جب اس فیصلہ کو سنا کائنات کے سامنے دوبارہ اُٹھ کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ حضرت علیؓ عید السلام کے فیصلہ کو بجا رکھا۔

(المختصر صفحہ ۱۷۱)

## ۱۰۴ امام عادل کو اقرار می مجرم کو معاف کرنا کا حق ہے

ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس بوری کا اقرار کیا حضرت نے اسی سے فرمایا تم قرآن پڑھنا جانتے ہو ؟ اس نے ہاں ہاں سورہ بقرہ سنا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو سورہ بقرہ کی وہ سے بخش دیا ہے مگر سنا۔ قیس بولا۔ "یا امیر المؤمنین کیا آپ حد ہی کو مطلق کرنا چاہتے ہیں ؟ فرمایا نہ نہیں تم کو کیا معلوم امام کے سامنے اگر کوئی شخص قرار کرے تو نام کو اختیار ہے چاہے مل کو کشت دے یا سزا دے۔ لیکن اگر اس عزم کے خلاف دے ست ہر دل کو ایسی دلیل اس وقت حد کی تعین جائز نہیں۔ (حالی جلد ۲ صفحہ ۷۸)

## (۱۰۶) بیت المال میں سب ممالک کا حصہ ہے

ایک مرتبہ صحابہ مخصوص میں سے ایک صاحب مملکت کے خلاف کچھ

عرض کی اور میری وکیل پیش کی کہ آپ قریش اور تمام عرب کے قبائل کو اپنی غم و  
 دیگر تازہ مسلمان شدہ قوموں کے برابر جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ امیر  
 مہاشم کے پاس ہر خوب زیادہ رجوع ہوتے ہیں در ایک یا س بہت کم  
 امیر المومنین علیہ السلام نے نہایت مخالفت سے اور آزادی سے جواب میں  
 دیا دفرمایا کہ ہرگز میری خواہش نہیں ہے کہ میں اسلام کی جماعت میں  
 ایک قوم پر حکم کرے دوسری قوم کی اعانت کرے۔ میں کبھی اپنے لئے یہ بند  
 نہیں کرنا۔ یہ مال تو انھیں مسلمانوں کا ہے۔ اگر میں خاص ملکیت بھی رکھتا  
 میں اپنی عام عہدہ دے کے حمال سے اُن پر کچھ مسلوی تقسیم رویتا۔  
 (کتاب غارت محمد بن ابی بکریم نقی بندہ ص ۸۰)

## (۱۰۸) میری نظر میں عرب اور عجم برابر ہیں

ملاحظہ دوئے میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہیں  
 ایک عرب بھی اور دوسری عجم۔ عجم کا وقت تھا یہ دونوں بھی اسلامی مستحقین  
 میں مشاغل تھے ان میں سے ہر ایک کو بھیجیں عجم دیکھ دیئے تھے نہ وہ  
 جل اٹھی اور کہنے لگی یا امیر المومنین میری عجم ہے۔ میرے برابر حضرت یا س  
 کی سختی سبب نہ سکتی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے دفرمایا کہ اس  
 مال میں بھی اسماعیل کو بھی اسحق پر ترجیح نہیں ہو سکتی (راج امین صفحہ ۸۰)  
 تقسیم میں عزیزوں اور قریبوں کی رعایت نہیں کی جائے

(۱۰۹) حضرت عبداللہ بن جعفر جو آپ کے بھائی حضرت جعفر طیار کے صاحبزادہ  
 اور آپ کے دادا جناب حضرت زینب علوۃ اللہ علیہا کے شوہر تھے ان کو یک طرفہ  
 کی ضرورت پڑی۔ اور آپ کو خرید بیعت تھے لیکن اپنی تنگ دستی و مفلسی  
 کی وجہ سے خرید نہیں سکتے تھے۔ آپ بیت المال کی تقسیم دے دن حضرت علی

علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی موجودہ، دار کا اور تنگ دستی کی حالت  
 دکھا کر ہزار کرنے لگے کہ بیت المال میں سے کچھ رقم مل جائے۔ لیکن جناب  
 بر علیہ السلام نے اسناد فرمایا کہ جان مہم میں نے تم کو قومیت المال کی رقم نہ دے  
 یہی باقی ہے کہ میں اس چوری کروں اور تم کو بھی لوں۔ یہ جواب رکھ کر  
 حاضر ہو گئے۔ اور آئندہ اصرار کی جرات نہ کر سکے۔

(کتاب سراج المومنین صفحہ دوم صفحہ ۸۲)

## حضرت علی صاحبزادی اُم کلثوم اور حضرت علیؑ کی حیثیت حاکم

(۱۱۰)

یحییٰ بن سلیمان بن کثیر اس سلسلہ میں ان کے عہد کے عامل تھے۔ ایک بار وہ  
 دہلی کے کوٹھی احمد شہد کی مشکیں بھری ہوئیں بے سمرہ لئے۔ امیر المومنین علیہ السلام  
 کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم سلام اللہ علیہا نے ان سلسلہ سے قدرے بھی  
 اور شہد طلب فرمایا مگر ان سلسلہ ایک روٹن میں بھی اور ایک میں تہہ بھی  
 دوسروں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے وہ مشکیں ملاحظہ فرمائیں تو ان میں  
 سے وہ مشکیں روٹی ہوئی پائیں مگر ان سلسلہ سے دیات کیا تو انھوں نے  
 اصل کیفیت عرض کر دی۔ یہ رو داد شکر امیر المومنین علیہ السلام نے وہ  
 مشکیں چاہ کرے دواور کے پاس بھیج دیں۔ دوران کے نقصان کی چارج کرنے کا  
 حکم دیا۔ انھوں نے چارج کر کے بتلایا کہ ان میں چارج درہم کا نقصان ہوا ہے اس  
 جناب اُم کلثوم علیہا السلام کے پاس ایک آدمی بھیج کر چارج درہم منگو لئے وہ  
 وہ یہ سہ نول میں تقسیم کر دیئے۔

## مجددین قصہ گوئی کی سزا

(۱۱۱)

حضرت علی علیہ السلام جب کسی کو مسجد میں باطل قصہ گوئی کرتے ہوئے  
 دیکھتے تھے تو آپ سے سزا دیتے تھے۔ (روایت جز ۹ صفحہ ۴۲)  
 (نوٹ) ۱۔ یہ سزا سب سے پہلے انہیں ہر قسم کی سزا سے مستعد کر دی کہ  
 جاری ہے کا حق، احترام مسجد کو ادیت دے جتنے ہو کر نہ کا مردہ کا حق ہو جائے



## ۱۱۲۔ خبردار کرنے والا مجرم نہیں

۱۔ دوسرے آپس میں نہیں رہتے، اب میں سے ایک نے کہیں کی بگڑی جوڑی تیار  
دوسرے کے گھر پر پہنچتی ہیں اس سے کہیں سے بار دس بواٹ سے اٹھرتے کہ سہا  
جب یہ منہ میں ہوتا ہے تو کہیں سے بوجھ کر آجیہ شہادت و غیرہ رہا  
تھا اس نے کہا ہوا، پھر اپنے سے پہلے کی غلطی کو دیکھ کر اس کی سہا  
پیش کی تھی اس نے فرمایا اس نے خبردار کر دیا اس پر کوئی سزا نہیں دے پڑی  
(شافعی جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

## ۱۱۳۔ گواہی گلے پر طری — !

ایک دفعہ میں نے محسوس کیا کہ کسی کے خلاف زنا کی شہادت دی۔ حضرت علیؑ نے انکی  
گواہی سے منکر ہو کر دیکھا کہ وہ کہا ہے، انھوں نے کہا ہے آپ نے حکم دیا  
خود کو کے (ازم تراشی) کے نشان، یہ نہ گائے اس پر وہ جیسے خود میں ایک  
گھڑی بھی تاخیر نہیں ہونا چاہیے (رقفہ صفحہ ۵۵)

## ۱۱۴۔ چار غیر عادل گواہ

ایک دفعہ چار آدمیوں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ ہم نے زنا کی گواہی دی تحقیق  
سے معلوم ہوا کہ یہ چاروں عادل نہیں ہیں بلکہ خود مہم ہیں اپنے حکم دیا کہ ان چاروں  
پر حد لگائی جائے۔ (رقفہ دہا صفحہ ۱۶۶)

## ۱۱۵۔ ایک گواہ پر بھی فیصلہ ہو سکتا ہے

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ سے تمام قرض سے ملتا

میں ایک کوہ و سہی کی قسم کے دو فیصلہ ہوا اور فرمادیتے تھے۔

(شافعی جلد ۳ صفحہ ۱۲۸)

تشریح :- امام محمد و قرعہ سے فرماتے ہیں کہ اگر حکومت بھارت  
میں ہو تو ہم ایک ایک شخص کی قسم پر مقدمہ فیصلہ کر دیں بہر حال کہ مقدمہ حقوق الناس  
سے تحقیق رکھتے ہو اور اگر وہ معاہدہ حقوق نہ کرے۔ یا عدالت پلاں کہے  
تو اس پر ایک گواہی کافی نہیں۔ (شافعی جلد ۳ صفحہ ۱۲۸)

## ۱۱۶۔ عورتوں کی گواہی

حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا کہ عورتوں کی گواہی بکارج میں تو نہیں ہے لیکن  
طریقہ میں ہے کہ نہیں، نیز آپ سے فرمایا کہ میں مرد اور عورتوں کی گواہی پیش کر دیں  
تو یہ گواہی رجیم رس گنہاری میں سے نہیں ہے اور اگر دو مرد و دو عورتیں ہیں  
تو جائز ہیں۔ (شافعی جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

## ۱۱۷۔ شرابیوں کی دیت

چند آدمیوں نے سنو یہ کہ ہمارے میں جھگڑا ایک تو بہت فخر مانی تھی جس سے  
مردنہ لڑکھٹا گئے اور وہ خود آپ سے مجھ میں کہہ نہ سکا۔ سکاٹے جاسے کا حکم  
دیا خدا کے عین سے ان مردے دے کی دیت دلائی اور فرمایا کہ اگر ان مردوں  
میں کوئی مرد جائے تو پھر اس کے دین ایسی ہے۔

## ۱۱۸۔ غلاف خانہ کعبہ اور حضرت عمرؓ

ایک مرتبہ طرے غلاف خانہ کعبہ آئے اس کا بادہ کیا۔ یہ وہی علیؑ سے  
نے دیا کہ قرآن رسول اللہ سے پہلے اس میں ہوں گی چار قسمیں کی گئیں تھیں۔

اموال مسلمین میں کو در نہ میں تقسیم کیا جاتا ہے دوسرے مال غنیمت جو مستحقین پر تقسیم ہوتا ہے۔ تیسرے غنم۔ اس کے لئے بھی حصے ایک محل قرار دیا ہے جو حصے صدقات میں کے لئے بھی ایک حاضی محل ہے اور اس کے بعد کے لئے بھی سونے ایک مقام قرار دیا ہے۔ مگر قائم یہ کو بی حد سے بڑھ نہ خود کو سوار ہے ورنہ کوئی جگہ اس پر چلنے سے پس بک کو چھوڑ دینا چاہیے اور اس کے سونے قرار دیا ہے وہیں رہنے دو۔ یہ مسئلہ بحث ہے کہ "تکری" ہوتے تو میں دیکھتا ہوں؟

## (۱۱۹) یہ زندہ مردے سے نکلا ہے

ایک شخص امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا کہ میں نے مری ہوئی مرغی کو دیا یا تو اس میں سے ایک انڈا نکلا تو کیا میں اس انڈے کو کھا سکتا ہوں یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ میں جوئی کی اگر اس انڈے کا بچہ نکلو تو تب کھا سکتے ہو۔ اس شخص نے اس انڈے پر کیسے حضرت نے جواب دیا یہ زندہ مردے سے نکلا ہے ورنہ مردے سے نکلا۔ (مسند ابی نعیم)

## (۱۲۰) دھوکہ سے مزایینا

ایک عورت کسی شخص کی کپڑے بہت بہت بھٹی۔ اس وہ اس شخص کے فرستے ہوئے کپڑے کو دیکھ کر اس شخص نے اس سے بھٹی مانت کی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگرچہ شہدہ خود سے حد جاری کی جائے اور عورت پر حد برپا ہو مگر حد جاری کی جائے

## (۱۲۱) تین قتل کے جرموں کو الگ الگ سزا

تین شخص قتل کے الزام میں مآخوذ امیر المومنین کی خدمت میں آئے تھے

ایک نے قتل کو بکریا دوسرے نے قتل کیا تیسرا کھڑکھڑا تھا دیکھتا ہوا۔ امیر المومنین نے اس شخص کے متعلق جو کھڑکھڑا تھا دیکھا سنا حکم دیا کہ اس کی ہڈیوں میں سلائیاں پھیرا جائیں جس نے قتل کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے قتل کر ڈالا جائے اور میں نے مقتول کو بکریا رکھی تھی اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے حد العمر کے لئے قید رکھا جائے کہ وہ قید میں مرے۔ (مسند ابی نعیم)

## (۱۲۲) پیٹ کو روندنے والے کی سزا

امیر المومنین کے پاس ایک شخص گورنا کہنے آیا کہ میں نے کسی دوسرے شخص کے پیٹ کو روندنے والا دیکھا کہ اس کا پیٹ نہ نکلی پڑا۔ آپ نے بھی حکم دیا کہ اس کا پیٹ بھی اسی طرح روندنا جائے کہ اس کا پیٹ نہ نکلی پڑے یا اس سے ایک تہائی دہشت دھماکا جائے۔ (رقعہ امیر المومنین مسند ۸۰)

## (۱۲۳) چھلی کے پیٹ میں چھلی

امیر المومنین سے اس شخص کے متعلق سواں کیا گیا کہ اس کا پیٹ چاک کر کے پھر دوسری چھلی کھلی تھی۔ امیر المومنین نے اسے دھریا کہ اس چھلی کا کھانا چاک کر کے کھائے۔ (مسند ابی نعیم)

## (۱۲۴) بد فہمی پر آقا کا قتل کرنا

کتاب شرح ذخیرہ میں قاضی خواں روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام کو حضرت محمد کے پاس لایا گیا جس نے یہ آقا کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے بد فہمی فرمایا تو غلام نے جواب دیا کہ امیر المومنین امیر امیر سے مسائے فعل بد کیسے کا کرنا؟

جاہتا تھا میں نے بہت منع کیا وہ حیلے سے مار نہ آیا تو اپنی موت بچا  
کے لئے من کو قتل کر دیا۔ پس نہایت عرصے میں کو قتل کے جو دم میں گھر دو  
مارے کی سردی۔ حضرت علیؑ سے سلام کو بلا کر پڑھا تھا جسے اپنے آقا کو قتل کیا  
سبے غشک نے جواب دیا کہ ہاں! میں، قتل کر دیتا ہوں کہ میں نے قتل کیا ہے۔  
اور انھیں سے تمام حادثات بھی حضرت علیؑ کو مرستے۔ آپؑ نے عینہ وقت  
سے فرمایا کہ من کو ابھی قتل نہ کرو۔ بلکہ قید کرو۔ تاکہ حقیقت معلوم ہو جائے  
یہاں تک کہ تین روز گزر جائیں اور مقتول کے دونوں کو تین دن کے بعد آنے کو کہا  
میں دن بعد پھر وارث آئے حضرت علیؑ سے حضرت عرفان کو سنا تھا یہاں اور  
اس کے درنا، اب بھی مقتول کی قبر پر لپو لپو کیے۔ کہ کھو ہوں۔ میت کو کھلیے گا  
حکم دیا۔ مگر میت قبر میں موجود ہی نہ تھی۔ صحت کفن نہ ہو گیا تھا۔ دوسرے  
تکبیر فرمائی اور کہا کہ نہ میں چھوٹا ہوں نہ بڑا اور نہ مجھے جبر ہے نہ والا!  
حضرت دہلویؒ نے فرمایا تھا کہ میری اہمت میں سے جو دلائل کے حکم سے  
کے تین دن بعد میں من کو وہاں بھیج دینگے یہاں تو م لوہے سے تاکہ قیامت میں  
اسی قوم کے رب تھے۔

## (۷۵) جناب امیر نے اپنا قصہ بھی دکھایا!

کتب مستدرک میں تحریر ہے کہ پھر میں قتل ہو جانے کے بعد جناب  
امیر علیہ السلام نے دہلی کے بیت المال کا جائزہ لیا تو معتد بہ رقم موجود پائی اسی  
وقت وہ تمام رقم ہل اسلام پر تقسیم کر دی اور دہلی میں عدالت اسلام کے حلقہ  
میں بھی اتنی ہی رقم آئی تھی جتنی ہر مسلمان کے حصہ میں آئی۔ اس ہی دوران  
ایک بزرگ، ہل اسلام میں سے آئے ویرانوں کی تقسیم کے وقت میں حاضر  
ہوئے۔ میرا قصہ بھی کو سننا چاہیے۔ امیر کو میں نے سلام کو آواز دی اور اپنا  
حلقہ ان کو دکھانے دیا۔ یہ تھی افسانہ بستی اور دہلیا پروردی۔  
(سردار انجمن امین حصہ دوم)

## موتیوں کا ہار اور جناب ام کلثوم

علی بن ابی نفع جن کو خاندان اہل بیتؑ کی خدمت کا پیشانی (خاندانی) تشریف  
حاصل ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی طرف سے بیت المال کے حارس تھے بیان  
کرتے ہیں کہ پھر سے حراج میں ایک مویہ کا ہار آیا تھا۔ عبد الصغی قریب  
تھی۔ حضرت ام کلثومؑ علیہا السلام بہت امیر ہوئیں حضرت علیؑ علیہ السلام نے  
مجھ سے وہ ہار اس وعدہ پر لیا کہ عید کے دو سبیل کے پھر واپس کر دیا جائے گا۔  
میں نے دے دیا عید کے دن امیر المومنین علیہ السلام گھر میں شریف لے گئے  
وہ چیز دی کو وہ ہار پہنے دیکھا۔ استفسار کیا تو صاحبزادی نے عرض  
کی کہ بوز نفع سے عاریتاً میں سے من کو لیا ہے۔ سچ نہیں کہ کل واپس کر دیں گے  
یہ سن کر اب باپ شریف لائے۔ اور ابوز نفع کو بلا کر پوچھا کہ تم بیت المال  
اسلامی میں خیانت کرتے ہو۔ ابوز نفع نے کہا معذرتہ فرمایا پھر یہ حد  
جو بیت المال میں رکھا ہوا تھا میرے گھر کس طرح پہنچ گیا۔ ابوز نفع نے سدا  
قصہ کہہ سنا۔ جو سبیل نہایت عتاب سے رشاد ہوئی کہ وہ ہار واپس کر  
بیت المال میں اسی جگہ رکھ دو۔ اور پھر بار دیگر کہنے کوئی ایسی حرکت کی تو  
یہ یاد رکھنا کہ میں نہایت سختی سے عیش سکون کا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ میری طرف  
سے یہ ہار اگر مجھ سے بطور مستعار لیا ہوتا تو نہ ان ہاشمیہ میں آج یہی  
عورت وہی ہوتی جس کا ہاتھ حضرت شریف لیا گیا ہوتا۔

(سردار انجمن حصہ دوم)

## امام حسن اور شہد کی مشکین

یک مرتبہ کہیں سے حراج میں شہد کی بھری ہوئی مشکین آئی تھیں۔ خدا کا حسن

کے یا سیدہ امیں آئے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے ایک دویم دم سے کہا کہ اگر وہ طبعاً  
منگوا میں منگوا سن کی ضرورت چاہیں آئے۔ قلندر نے کہا کہ ایک مشک کھول کر تنہا  
در سے دو۔ تنہا سے مشک کھولی اور اسی میں سے ایک رطل مستہد سے کر کے پھینکا  
امیر ابو میں جب مشکوں کی تقسیم کئے گئے۔ ٹیٹھے لا قہر سے فرمایا کہ اس مشک میں کچھ  
کچھ مٹو رکھاؤ۔ دہلے۔ قلندر سے عرض کی کہ آپ کچھ یہ نہ فرماتے ہیں یہ چیز  
امام حسن علیہ السلام کے مستہد میں کی ہو گی کیفیت عرض کر دی۔ جب امیر ابو میں  
علیہ السلام سے غفہ ہو کر حضرت حسن کے مارنے کا قصد فرمایا۔

حضرت امام حسن نے آپ کو ایسے چچی حفر طیار علیہ السلام کی قسم دی کہ جس  
امیر ابو میں علیہ السلام کو ان کی قسم دی جاتی تھی تو آپ کا غفہ تر ہو جاتا تھا  
آپ نے جناب امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ تم کو اس بات پر کوئی حیرت نہ  
دوئی کہ تم نے تقسیم سے پہلے مستہد سے کیا۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کی کہ میں ہم بد بھی حق تھا کہ تم نے یہ طبعاً  
کیا کہ جب تم کو ہمارا حق ملے گا ہم اسی قدر میں چاہیں کہ وہی ملے۔

جب امیر ابو میں علیہ السلام نے فرمایا۔  
"یہ سچ ہے کہ میں تمہارا حق تھا کہ تم کو کب جاہل تھا کہ تم کو کب جاہل  
سے پہلے میں مال سے نفع اٹھاؤ۔ یہ کہہ کر قہر کر بلایا اور ایک دویم دم سے  
بازار سے جا بھیں تنہا دے۔ دو۔ رو کا حدیث کا بیان ہے کہ آپ تک وہ پانچویں  
نگا ہو میں ہے کہ امیر ابو میں علیہ السلام نے مشک کا ٹنڈہ کھولا ہے۔  
اور قہر میں مستہد ملا ہے ہیں۔ اور امیر ابو میں علیہ السلام کی یہ عادت ہے کہ آپ  
موتے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں یا خدا یا حسن! کہ جس سے کہ وہ جانتا تھا

(مطالب السؤل صفحہ ۱۰)

۲۲۵ خلیفہ وقت کو کتنی رقم ذاتی خرچ کیلئے ملنا چاہیے

تعمیم یا محدود کے استفاد کے وقت جب مجلس شریعی میں یہ مسئلہ پیش ہو

کہ حضرت عمرؓ کو بیت المال سے معذرت دانی کے لئے کتنی رقم ملنی چاہئے تو امام  
اسلامی جماعت میں سکین نور و فتوہ کر پیدا ہوئی لوگوں نے مختلف رائے دیں۔  
حضرت علیؓ علیہ السلام چپ تھے۔ حضرت عمرؓ سے ان کی رائے دیکھا تو انہوں نے  
جواب میں ارشاد فرمایا کہ خلیفہ کو صرف معذرت دانی کے لئے منگوا دیجی  
نور پاک دربار میں ازبک کذاذات مشہد چری اور حق معصہ دوم صلی ۹۲

## مُرتد ہو جانے کی سزا

(۱۲۹)

حضرت علیؓ کے ایک عاجز نے سب کو خبر کر دیا کہ یہاں مردہوں کے دو گروہ ہیں  
ایک سببوں میں سے ہے اور دوسرا ہمارا کیا ہے حضرت سے اس کے جواب میں غصہ سے  
فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جو دین فطرت اسلام پر پیدا ہو ہو اس کے بعد تمہارے  
تو اس کی گول مار دو اور جو فطرت اسلام پر پیدا ہو ہو تو اس سے کہہ دو کہ  
اگر اس نے توبہ کی تو پھر دوسرا اس کو بھی تمہارے جواب ہے ہمارا تو ان کا مسلک  
ہے وہ خود راہ سے بڑھ کر ہے۔ (روئی جز ۹ صفحہ ۷)

## بست پرستی کی سزا

(۱۳۰)

کوفہ میں دو مسلمان سمجھوں کے متعلق کسی نے بھرت علیؓ سے شکایت کی کہ وہ  
حمت کو چھوڑتے ہیں۔ فرمایا دے ہو تجھ پر تجھ کو دھوکا ہوا ہوگا اس نے کہا  
جی نہیں پھر آئیے ایک اور شخص انکی تحقیق حال پر ہمیں یہاں اس نے بھی آ کر  
کہا کہ اب اپنے ان کو بلو کر لانا اور اس میں سے پلٹنے کے متعلق حرا یا کر لیں  
نے انکار کیا اب آپ سے زمین میں ایک گڑھ کھدو یا اور اس میں آگ  
سوزن کر دے جب نئے سے سوزنے لگے تو اس میں ان کو ڈال دیا۔

(حدائق جنہ ۹ صفحہ ۷)



## ایک مقتول اور کئی قاتل

(۱۳۱)

عجیب الاحکام ہیں یہ کہ ایک شخص کو اس کی سوٹی مار سے ایسے چند رقعہ کے ساتھ ملکر قتل کر دیا تھا جب یہ مقدمہ عدالت کے سامنے پیش ہوا تو آپ اس امر میں سوچے لگے اور جناب میرزا محمد حسین صاحب علیہ السلام سے عرض ہوئے۔ "اس کے بدلے میں ایک کو قتل کرنا چاہیے یا کئی کو جنتِ علیٰ نے فرمایا۔" اگر کچھ چور ملے ایک آدمی چور میں قتل صرف ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیتے یا سب پر جان بوری کر دیتے؟

حضرت علیؓ نے جواب دیا سب کا ہاتھ کاٹنا جائے گا۔

فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے۔

(کافی۔ بہت ہی بے فتنہ و تہائے امیر المومنین)

## شتر مرغ کے انڈے

(۱۳۲)

عربین حماد باقل ہے کہ حاجیوں کا ایک گروہ شام کی طسیر سے آ رہا تھا راستہ میں ان لوگوں نے (درمیان) ایک لکڑی کا بانڈ سے ہونے والے ایک شتر مرغ کے ٹھونڈے سے پانچ انڈے نکالے اور رکھ دیے۔ پھر حیل ہوا کہ غلطی کی جو حالت احرام میں شکار کیا۔ پس وہ سبک سبب مدینہ میں آئے۔ درگاہِ شتر مرغ میں بیان کیا۔ پھر انھوں نے رسولؐ کی جرح سے اس کی مانت دریافت کیا جائے میں انکی مانت کچھ نہیں بتا سکتا۔ جب ان لوگوں سے پوچھا گیا تو مسکے جہا جواب دیا۔ تا یہ کہ معاملہ امیر المومنین علیہ السلام تک پہنچا۔ چنانچہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے فرمایا: درگاہوں کو چھوڑنے کے پانچ کو شہید کر دیا جائے اور ان سے جو کچھ پیدا ہو رہا وہ غنہ میں دیدیں۔ یہی ان کی نیند کا بدر ہے۔ پھر انھوں نے اپنے ابو اسلمہؓ کو بھی شہیدوں کا حمل صلیب بھی ہو چکا ہے۔ فرمایا: ان کے بھی تو سرے پر جلتے ہیں۔

## تلی کھانے سے منع کیا!

(۱۳۳)

جب امیر المومنین علیہ السلام نے تلی کھانے سے منع کیا۔ تو ایک فقہا نے کہا: مگر و طحال میں کیا فرق ہے جو آپؓ ایک کے کھانے سے دو کا درد میرے سے زیادہ ہے تو اس بات کو ہی جائز رکھتا ہے۔ ایک پانی کا ظرف سے ایکس بھی اس کا فرق بتائے دیتا ہوں۔ پس وہ اس کے بعد و طحال و طست لے کر فرمایا کہ: لو کہ دونوں کو درمیان سے چاک کر کے دو۔ اس سے پس کٹوڑی دی۔ بعد مدت سفید ہو گیا اور کوئی شے اس میں نہ تھی۔ پس تلی سفید نہ ہوئی ورتام خون ہو کر رہ گئی۔ صرف پوست اور رگیں باقی رہ گئیں۔ فرمایا: بھلا فرق ہے۔ یہ گوشت ہے ورتام خون؟

## شبِ عروسی شوہر کو قتل کر دیا

(۱۳۴)

ابو بن نبات کہتے ہیں کہ ایک عورت کے یک مرد سے جو کچھ تعلقات قائم تھے سب سے اس کی رخصتی ہو گئی۔ جب شبِ زفاف ہوئی تو سب سے پہلے صبح کو جو رہائش گاہ سے جہاز عروسی میں رخصت ہوا جس وقت شوہر نے ارادہ کر لیا کہ شوہر کو قتل کر دے اور شوہر پر حملہ کرے تو وہ اس کی خبر سے پہلے ہی اس شوہر سے فرار ہو کر قتل کر دیا۔ اس کی مجبور سے تو دیکھ تو بھیجے سے؟ کہ یہ شوہر کو قتل کر دیا۔ جب یہ مقدمہ حضرت علیؓ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو آپؓ فیصلہ کیا کہ اس عورت کے یہ دلی دیت اس سے لی جائے اس کے بعد شوہر کے حین کے عروسی اس کو قتل کر دیا جائے۔

(مذہب شتر مرغ ج ۲ صفحہ ۲۰۰)

## بٹے کے قتل کی سزا

(۱۳۵)

حضرت علیؓ علیہ السلام نے امر شاہ فرمایا کہ

۱) اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ اس کے بدلہ قتل نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو گورنوں کی سزا دی جائے اور شہر بدر کر دیا جائے  
۲) اگر بیٹا باپ کو قتل کر دے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔  
دانی جہ ۹ صفحہ ۹۳

## عسیر اندازی سے فیصلہ

(۱۳۶)

علی بن ابی طالب نے روایت کی ہے کہ حضرت علی عید اسلام کے صلے میں سے ایک مقدمہ پیش ہو کہ ایک گھر منہدم ہو گیا تھا جس میں تھوڑے بچے اور ایک ان میں سے خدوم کا بچہ تھا دوسرا آدمی حضرت علی نے دعووں کے نام قدم کی آڑ کے نام قدم نکلا بعد یوں اس کو دے دیا اور اسلام کو آؤ دکر دیا (قصہ ۴۲)

## سحق کی پاداش

(۱۳۷)

حضرت علی علیہ السلام کے سامنے ایسی دو دعویٰ پیش کی گئیں جو ایک عاصی میں پائی گئیں تھیں۔ وہ تمکھوں نے سحق کیا تھا۔ جہنم دیدار کا کوہ بھی تو تم چنے تھے آجے قبر کو حکم کیا کہ بھر چڑھے کا قرض اور تم میری کہیں یہ بھر آئیے دو دن عورتوں کو تم میرے دو ٹکڑے کر دیا اور حکم دیا دوستوں کو آگ میں سلا دیا جائے (دانی جہ ۹ صفحہ ۹۴)

توضیح :- تم کو دیکھ کر یہ آپ دعوہ دیا سو نہ گناہ سے حق ہے۔ جس کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سب ساری کے دامن شیعہ حضرت رسول کے سامنے ہو کر کے سب تم کو اس کو بھی تقسیم کیا تھا جس سے

ان دونوں جہنموں کی سختی سے سخت سزا رکھی ہے اور اس کی پیش بندی کے لئے دوزخ میں داخل یا عورتوں کا ایک لحاف یا چادر کے نیچے سونا نمودار کر دیا ہے

## بحالت جہنم جماع کر نیکی پاداش

(۱۳۸)

حضرت علی نے ارشاد فرمایا کہ اگر مرد دل جہنم میں اپنی عورت سے متعارف کرے تو ایک دینار صدق دے اور امام اس کو بھی پیش تازیانہ لگائے جو زانی کی جہنم ہے اور اگر سخی یا جہنم میں سے سے یہ عمل سرزد ہو تو نصف دینار صدق کرے اور امام ۱۲ تازیانہ اس کو لگائے۔ دونوں حالتوں میں حد کو گناہ کرنے کے ارادہ کے ساتھ توبہ واستغفار کرے۔ (قصہ دہشہ ۱۶۰)

## فاسق علماء جاہل طبیب مفلس کراہیہ دارہ کی سزا

(۱۳۹)

ان لوگوں کو دیتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امام پر واجب ہے کہ فاسق علماء جاہل طبیب اور مفلس کریمہ دار کو توبہ کر دے۔ (روانی جہ ۳ صفحہ ۱۷۰)

## ناجائز سفارش کرنا !

(۱۴۰)

حضرت امیر مومنین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ بات حب کہ امام تم کو آج جائے تو خود کوئی سفارش نہ کرے کیونکہ پھر امام کو بھی معاف کرے گا نہیں پہنچتا۔ اور حوالت امام کے سامنے ابھی ثابت نہ ہوئی ہو پھر تم

میں خدمت کا طلباء بھی ہو۔ اس کی سفارش میں کوئی حرج ہمیں ہے لیکن۔ اس سبب  
کچھ شہرہ یہ ہے کہ کبھی سفارش کی جائے وہ راضی ہو۔  
(دانی جز ۹ صفحہ ۷۹)

## (۲۱) غلام کی گواہی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ غلام اگر عادل ہو تو اس کی گواہی میں کوئی  
معتدل فرقہ نہیں ہے۔ (دانی ج ۲ صفحہ ۴۴)

## (۲۲) بچوں کی گواہی

حضرت علی علیہ السلام کا رشتہ ہے کہ بچوں کی گواہی ان کے درمیان سے  
ہے قیاس کے وہ متفرق نہ ہوں یا ایسے اہل کے پاس جائیں۔  
(دانی ج ۳ صفحہ ۲۵)

## (۲۳) وصیت میں عورت کی گواہی

ایک شخص کی وصیت کے متعلق صرف ایک عورت گواہ تھی اپنے فیصلہ  
فرمایا کہ وصیت کے جو حصے فی حقد میں اس عورت کی شہادت مانی جائے گی  
(دانی ج ۳ صفحہ ۱۰۷)

## (۲۴) عورتوں کے مخصوصا میں عورتوں کی گواہی

جہاں میر علیہ السلام کے پاس ایک یا کچھ بڑی مایوسی جو کہ متعلق  
شہادت کی تھی کہ اس نے فرمایا ہے۔ یہ عورتوں کو حکم دیا کہ سکا

ی دنیا کے مٹھوں نے دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ بڑی باکمہ ہے۔

۲ بچے فرمایا میں اس کو کیونکر سزا دے سکتا ہوں جس پر قدرتی مہر  
لگی ہوئی ہے۔ آپ اس قسم کے معاملات میں خود قور کی گواہی جائز قرار  
دیتے تھے۔ (دانی ج ۳ صفحہ ۱۲۳)

## (۱۲۵) دشمن کی گواہی

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دشمن کی گواہی قابل قبول  
نہیں ہے۔ (دانی ج ۳ صفحہ ۱۲۸)

## (۱۳۶) جاسوس، قیافہ شناس اور چور کی گواہی

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں جاسوس، قیافہ شناس  
اور چور کی گواہی نہیں ماننا اور نہ کسی فاسق کی گواہی قبول کرتا ہوں الا یہ کہ  
وہ خود اپنے خلاف گواہی دے۔ (دانی ج ۳ صفحہ ۲۸)

## (۱۳۷) دو متضاد گواہیاں اور فیصلہ

حضرت امام صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس  
جب دو قسم کے سفارہ آتے تھے دو دونوں متضاد گواہیاں دیتے اور دونوں  
عادل و فاجر میں مساوی ہوتے تو آپ ان کے درمیان فرقہ اندازی فرماتے  
وہ یہ فرماتے تھے۔ یعنی پچھلے زمانے ان دونوں میں جس کا حق ہو  
اس کو داد دے اس کے بعد جس میں کے حق میں فرقہ نکلتا اس سے حقد  
سے کہ اس کے حق میں فیصلہ فرماتے تھے۔ (قفص ۱۳۳)

(۱۶۸) گواہی میں اختلاف

قدامہ بن مطلق کو حضرت عمرؓ فرماتا ہے پاس لائے اور ان کے خلاف  
گواہوں میں دیا کہ انھوں نے شراب پی ہے دو آدمیوں نے ان کے خلاف گواہی  
دی کہ ان میں سے حصی تھا ایک نے گواہی دی کہ میں نے اس کو شراب  
پینے دیکھا ہے۔ دوسرے کہا میں نے اس کو شراب پے کرتے دیکھا ہے حضرت  
عمرؓ حیران ہوئے کہ کس طرح فیصلہ کریں کیونکہ گواہوں کے میان میں عرصی  
اختلاف تھا لہذا آپؐ صحابہ کی جماعت کو مع حضرت علیؓ کے بنوایا اور آپؐ  
سوال کیا۔ یا ابوالحسنؓ آپ اس قضیہ میں کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ آپ  
ہی وہ ہیں جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے اعلیٰ امت کا خطاب دیا ہے۔  
اور فرمایا ہے کہ آپ حق کے ساتھ فیصلہ فرمائیں گے۔ یہ سنکر آپؐ نے  
اور فرمایا ان دونوں آدمیوں کے میان میں گمبختہ پڑا اختلاف ہے۔  
کیونکہ حقیقت کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے حق جیہ ہی کی ہے  
جب شراب پی پھر حضرت عمرؓ فرمے کہ ایا امر وحشی کی گواہی مقبول ہے حضرت  
نے فرمایا۔ کیوں نہیں قضیہ حاکم کا ذرا ہونا مثل دیگر اعضا کے کہ پوچھا  
گئے ہے۔ یعنی میں طسرح دیگر اعضا کے کٹ جانے سے آدمی کی گواہی  
میں کوئی نقص نہیں آتا اسی طسرح اس کے کٹ جانے کے بعد  
بھی اس کی گواہی درست ہے۔

(کافی قضا صفحہ ۴۶)

(۱۳۹) حضرت عمرؓ کے زخموں سے اسقاطِ حمل ہونا

اسماعیل بن صالح نے سوریہ کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو بلایا چاہی سپاہی اس کو لینے پہنچے تو وہ خوف زدہ ہو گئی اور رانی

درونی جیو بہ ستہ میں اس کا محل سے قوی ہو گیا اور یہی مر گیا جب یہ خواہ مخواہ سے نکلا تو کہہ کر اپنے  
 قوت سے اپنے اہل بیت کے اس امر میں مشورہ طلب کیا تو سب کے ایک جواب جواب  
 دیا کہ آپ پر کچھ نہیں ہے آپ نے تو حیرت کا مادہ کیا تھا۔ اس مجلس میں حضرت علی بھی تشریف  
 لائے تھے جسے سب سے حضرت عمرؓ کے ہاں اہل بیت کی اس مشورہ میں کچھ رائے سے حضرت  
 عمرؓ نے کہا کہ ہنہ اھل بیت کی باتیں سن میں بے فائدہ ہے جو جیسے کی کیا عمر ورت سے حضرت  
 عمرؓ سے یہ بھی کہا کہ جان لو اگرچہ پلوہی کے لئے انیس کہا گیا ہے تو جہاں کہہ دو کہ دیا گیا  
 ہے۔ اور اگر مشورہ دین میں رائے سے کام لیا ہے تو آپ اس سے دہرہ درہن  
 سب تھک ہی فرما کہ اس بچہ کی دیت تمہارا دہرہ ہے۔ کیونکہ یہ قتل خط ہے جو  
 تمہارا ہی دھبہ ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اس کی دیت والی

(محدث شہزادہ غوث علیہ السلام ۱۸۸)

غلام مہر میں دیا (۱۵۰)

قیس نے کہ تو نے اسے اٹھول دیا، مگر جعفر صادق علیہ السلام سے اور اس کے  
 جذبہ میرا مومنین حضرت علی علیہ السلام سے ساریت کی ہے کہ ایک شخص کو متعلق  
 جسے کہ عورت سے نکاح کیا درمہر میں ایک غلام دیا منقولہ غلام کی قیمت پانچ  
 گھنٹی رہی تھی، اس شخص نے رخصتی سے پہلے اس عورت کو طلاق دینا چاہا۔  
 میرا مومنین نے فرمایا کہ نکاح کے دن غلام کی جو قیمت تھی اس کا نصف مہر  
 میں داکر دو۔ (رقضاء امیر مومنین)

گواہی میں دھوکہ ہوا

دوسرے شخص سے ایک شخص کے متعلق کو پتہ چلا کہ میں نے چوری کی ہے۔  
میں نے متعلق نے چور کا ہاتھ کاٹ ڈالا کہ حکم دیا۔ کھوٹے دلوں کے حدود ۵  
دو بڑے گناہ ایک دوسرے شخص کو کھینچ کر لائے اور غصہ کی جیس دھکا دیا گیا تھا۔ پہلے  
جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے چور کی تہنیت کی تھی بلکہ اس نے چور کی تہنیت کی ہے



میرا مومنین عیدہ سلام نے سادہ سادہ گھر ہوں کے متعلق حکم دیا کہ تم مدفن کو غصہ نہ کرو، اس شخص کو دینا پڑے گا جس کے متعلق تم نے غلط فہمی دی تھی اور متھارہ غلط فہمی کی بنا پر اس کا ہاتھ کاٹ کر اور اس کا ہاتھ لگا کر ہی اس کے متعلق قیوں نہیں کی جائے گی۔

## (۵۲) اگر پتہ نہ ہو کہ کون پسے مرا تو...

عبدالرحمن بن جحش سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے دریافت کیا کہ اگر چھ آدمی ایک کشتی میں بیٹھے ہوں گے اور یہ میں ڈوب جاؤں یا کچھ لوگ رے مکان ڈھنڈھے مار رہے ہوں تو میں ڈوب کر مر جاؤں اور یہ نہ چن سکے کہ پیسے کون مرے اور کون نہیں تو میرا کیا کرنا ہے؟ امام جعفر فرمایا کہ اے میرے بھائی! اگر ایک دوسرے کا ہاتھ نہ ہوگا۔ (قصیدائے امیر المومنین)

## ۵۳۔ بدکار عورت کی طرف سے الزام۔

سلفی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بدکار عورت سے پوچھا جائے کہ تیرے رب کو کس نے بدکار کیا ہے اس کا نام بتاؤ تو اس پر بدکاری حدیث کی حدیث کی ایک بدکاری کی حدیث کا خواص ہے کہ دوسری ہمت تھائی کی حدیث میں مروی ہے کہ کھائی (قصیدائے امیر المومنین)

## (۵۴) دو عورتوں کی آپس میں بدگمانی:

دو عورتیں تمام میں داخل ہوئیں ایک نے اپنی آنکھیں سے دوسرے کا برا بکارت کر دیا اور دوسری نے بات میرا مومنین کی خدمت میں پیش کی تو حضرت

نے حکم دیا کہ بھارتاؤ اس دوسری کس کو جس نے یہ حرکت کی ہے قید کر دیا جائے (قصیدائے امیر المومنین)

## (۵۵) ایک ہی وقت میں کئی ہمت لگانا

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس شخص کو جس نے ایک وقت کئی آدمیوں کو ہمت لگا دی ایک ہی حدیث کی یعنی ہر شخص کے بعد میں ایک ایک سر نہیں دی اس کی صورت یہ رہی کہ محرم نے ایک ہی وقت میں کئی سمجھ کو ہمت لگائی تھی اور اس سے پہلے امیر المومنین کو ایک ہی وقت میں شکایت پیش کی تھی۔

## (۵۶) خدا کا جرم کرنے والی سزا

عز بن ہدیج بن جحش سے مروی ہے کہ امیر المومنین فرمایا کرتے تھے اگر کسی شخص کو خدا کا جرم کرنے کی پاداش میں ہم سے حدیث کی درد مر گیا تو اس کا خون بھا جائے واجب نہیں ہے۔

## (۵۷) قتلِ خطا اور قتلِ عمد کی مہلت

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام قتلِ خطا کا دیت کی دانگی میں سب کی مہلت دیتے تھے اور قتلِ عمد کی مہلت میں صرف سات بھر کی مہلت دیتے تھے۔ (قصیدائے امیر المومنین)

## غلطی سے زیادہ سزا مل گئی

۱۵۴

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے قہر کو مامور کیا کہ کسی جرم کو کوڑے لگانے

گنہگار غلطی سے ایک مجرم کو ہکڑے فاضل گناہیے۔ جب یہ وفد امیر المومنین کے علم میں نہ گیا تو آپ نے مجرم کو حق دیا کہ تم قنبر سے ہکڑے دن کا قتل سے ہو۔

## خود کی چوری

(۵۷)

ایک شخص نے مال غنیمت سے ایک خود چوری کر دیا لہذا میں نے اس سے اس نے چور کا ہے اس کا ہاتھ قطع کیجئے۔ امیر المومنین نے فرمایا جنگ میں یہ بھی ستریک تھا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ کیونکہ مال غنیمت کے حصول میں اس کا بھی ہاتھ تھا۔

## غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹ دیا

(۵۸)

امیر المومنین نے ایک چور کا دایاں ہاتھ قطع کرنے کا حکم دیا تو گروہ نے غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا اور امیر المومنین سے عرض کی کہ ہم نے غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ اب اس کا دایاں ہاتھ قطع کیا جائے یا نہیں امیر المومنین نے فرمایا نہیں اس کا بایاں ہاتھ تو کم کاٹ چکے ہو۔

(فقہائے امیر المومنین)

## سگ گزیدہ کا حکم

(۱۵۹)

اگر کسی کا کتا دن میں کاٹا تھا تو آپ اس کے مالک کو ضامن قرار دیتے تھے اور اگر رات کو کاٹا تھا تو اس کو ذمہ دار قرار دیتے تھے۔

رات کے وقت ہر شخص کو اپنے مکان کی حفاظت کا اختیار ہے۔

(دانی ج ۲ صفحہ ۱۶۶)

۷۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم کسی کے مکان میں بغیر اجازت کے داخل ہو دو گھر کا کتا کاٹ کھائے تو صاحب خانہ ذمہ دار نہیں ہے۔ ہاں اگر اس کی اجازت کے ساتھ داخل ہوئے ہو تو وہ صاحب خانہ ذمہ دار ہے۔ (وسائل دانی ج صفحہ ۱۷۵)

## توان چوپایان

(۶۰)

اگر چوپائے دن میں کسی کی ذراعت کو نقصان پہنچاتے تھے تو جواب امیر علیہ السلام چوپائے کے مالک کو اس نقصان کا فائدہ من بین گردانتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ ذراعت کے مالک پر لازم ہے کہ وہ اپنی ذراعت کی حفاظت کرے۔ لیکن اگر رات کے وقت کوئی چاندی کی کھیتی کو نقصان پہنچاتا تو اس کے مالک سے اس خبر دہ کو دھول کر تے تھے اور فرماتے تھے کہ رات پر سے آرا ہے اور رات کی غفلت اس وقت برحق ہے اس وقت چوپایان کے مالک کو اس کی نگہداشت کرنا چاہیے۔ (روایت ج ۲ صفحہ ۱۶۳)

## ایک ماں اور بچہ کی میراث

(۶۱)

ہنگول کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا گھر ایک طرف سے میراث میں دیا گیا۔ ایک عورت کی ریش بڑی ہوئی ہے اور اس کے پاس ہی اس کا سقہ مشہور ہے۔ سقہ میراث میں ہے آپ نے کیفیت یہ تھی کہ سقہ یا چاکا ہنگول کو دیکھ کر اس کا جس سے نفع ہوتا ہے وہ سقہ سے روک دینا چاہتا تھا۔ بچہ بڑا ہے۔ پھر آپ نے پھر چاروں دونوں میں سے جسے کفایت ہے جواب دیا اس کا بچہ ہے مرے قریب آپ نے اس کو

میں منور ہو کر اس کے گویا اور اس کی جانی دینے کے لئے ایک حقدار۔ دیکھو  
وہ حقدار خود کو دینے کے لئے یہاں کے ہر شخص کو دیکھو جو اس کے لئے  
وہ اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔  
اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔  
اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔  
اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہر شخص کے لئے ہے۔

## حجر اسود

امام غزالی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حج اسود کا بوسہ دیا اور کہا  
اے حجر اسود میں جانتا ہوں کہ تو بتھکے دل سے میری سزا ہے نہ رخ اور اگر اس  
زبان سے صلیب کو بچھو بوسہ دیجے تو مجھے نہ دیکھتا تو میں بھی بچھو دیتا۔  
حضرت عائشہؓ نے اس پر میرا حجر اسود (نفسان بھی چوڑی ہے) کا بوسہ لیا۔  
حضرت عائشہؓ نے اس پر کس طرح؟

حضرت عائشہؓ نے کہا جب خدائے اولاد حضرت آدمؑ سے بھریا تو ان کے لئے  
ایک درخت لکھا اور اس پر بھٹکے ٹھکانے لگا دیئے۔ پھر موسؑ کے لئے دہلی کی اور کافروں  
کے لئے انکار کی گویا دوسے گا۔ اور یہی معنی ہیں۔

یہ درخت اسلام کے وقت کہتے ہیں کہ اس درخت سے وہ پرمیاں لیا یہ پیری  
کتاب کی تصدیق کی۔ اور پھر اسے خود لکھا تھا اس کو پور کیا۔ پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ کو اس  
کے لئے لکھا کہ آپؐ پر اگر کہیں کوئی رسول اللہ صلیم ہے۔ تو کوئی کام کیا اور نہ ہی  
کسی سنت کی پیروی کی جب تک کہ آپ کو حکم نہ ہو۔ (فقہ ۱/۲۲)

## قتل مسلم بر مقابل یہود!

ایک روز حضرت ابوبکرؓ سے میرے اصحاب سے پوچھا کہ تم میں سے کس  
شعبہ کے ساتھ خدائے مولا کی خاطر یہ شخص کو قتل نہ ہے اور کس کا غضب بر خدا

و سوائے ان کے حضرت عمرؓ سے سلام ہے تو اب وہ یہ کہ سوائے اللہ میں ہوں اور تم میرے  
میں منقول کے لئے آپؐ کی خدمت میں آئے۔ کیا جانتا ہے۔  
تو اس سے نہ پایا۔ پھر فقہ میں لڑا۔

امیر المومنین نے اس کی طرہ سے حضرت عمرؓ کے درمیان برائے نبی  
اس میں سے ثابت۔ دیکھا کہ وہ دوسرا فلاں انصاری بھی لڑا وہ دوسرے  
کوڑی بھی کہ دونوں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آئے۔ پھر دیکھے ہانکے  
ابوحنیفہؒ میں وہ دوسری سے نزاع بھی جس کے لئے ہم دونوں آپؐ کے  
سیرم محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں آئے۔ وہ انھوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا اس پر  
اس انصاری نے کہا کہ میں محمدؐ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوں کہ انھوں نے  
طریق حق سے (معاذ اللہ) عدل نہیں کیا ہے۔ وہ تمھارے بے جا ظلم کی بات ہے  
اس کو کعب بن اشرفؓ سے اس مقدمہ کا فیصلہ کرائیں لیکن میں اس کی بات  
پر تیار نہیں ہوا۔ اس پر آپؐ نے اس میں مداخلت نہ کرنا چاہا۔ پھر فیصلہ  
رہا کہ یہ در مسلم بھی یہودی کے کہنے کی تشریح ہو گئی تو حضرت علیؓ نے  
نے کہا کہ میں اب تمھارے درمیان حق فیصلہ کرتا ہوں یہ ہمہ فکر کے درمیان  
اور تمھارے میں ہر ایک اور مردانہ اور حق کو قتل کر دیا۔ ابھی حضرت علیؓ نے  
یہ فیصلہ سنا تب آپؐ نے اسے قتل کر دیا۔ اور یہی ہے جو کہ  
سے تمکات کی رہا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمارے دیکھا کہ اسے  
ہمارے قتل میں دلایئے۔ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کر دیا کہ تمھارے مقتول کا کوئی قصہ  
ہم سے اس پر انھوں نے کہا کہ پھر دیکھ دلائیئے۔ فرمایا۔ اس کی دیت بھی ہمیں  
ہے بلکہ ایسے مقتول کو تمھارے سے چاہو۔ اور یہودیوں کے قبرستان میں دفن  
کر دیکھو کہ جو بھی علیؓ کی دو نفقہ سے قتل ہو وہ سیدھے جہنم میں جائیگا  
یہ پھر جن وقت میں مردانہ انصاری کی سمیت اس کی لاش کی کھڑا  
میں دوست خنزیر کے پوڑی تھی۔

(بحر مال لواء ح ۹)

تو ضعیف ہے۔ اس مرد الفارسی کو بھی ابراہیم نے اس جرم میں قص  
کیب تھا کہ اس نے رسول اللہ کی کفایت کی تھی جس کے بعد وہ مسلمان بنی  
رہا تھا بلکہ مرتد و حسب مقتضی تھا۔

## محراب میں لاش

(۱۶۴)

ایک روز کا واقعہ ہے کہ خلیفہ ثانی حسب معمول مسجد میں نماز پڑھ رہے  
تشریف لائے یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص عین محراب میں داخل ہو رہا ہے آپ  
نے طبعی سلام سے کہا کہ اس کو اٹھاؤ غلام جب قریب آیا تو اس نے دیکھ کر یہ شخص  
زمانہ میں میں ہو کر سجدہ کیا کہ اس کا اسماء میرے کوئی عورت ہے اب جو بلا لیا  
استاذ یہ وہ عورت نہیں ایک مرد کی لاش ہے جس کے ہاتھوں میں پھندہ لگی ہوئی  
ہے زمانہ پکڑے پیچھے ہے، اور اس کا گلہ لگتا ہوا ہے غلیو نے اس کو ایک گوشہ  
میں رکھوا دیا بعد از حضرت علی سے پوچھا آپ اس رشتہ کے بارے میں کیا فرماتے  
ہیں؟ حضرت نے رستہ فرمایا اس کو دفن کروادو تھوڑا انتظار کرو تو یہ کچھ دنوں  
کے بعد اسی جگہ ایک کچھ بچا پڑ گیا۔ حضرت غریب دیکھا یہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں؟ فرمایا  
میرے حبیب برادر محمد مصطفیٰ صلعم نے مجھ کو خبر دی ہے۔

جناح جب وہ عید کا وقت گزر رہا تھا صبح کے لئے مسجد میں داخل  
ہوئے تو بچہ کے روتے کی آواز کان میں آئی جس کو سننے والی حضرت عمر کی زبان  
سے نکلا صدق اللہ ورسولہ وانبیاء علیہم السلام سے  
کہا کہ اس بچہ کو حضرت علی سے پاس لے جاؤ۔ حضرت نے اس کو دیکھ کر فرمایا اس پر  
ایک آٹا مبین کر دو جس کو دو دھ بٹائے۔ جب پندرہ ماہ کا بچہ بن گیا تو غلیو لفظ  
کے بعد آپ سے حکم دیا کہ وقت نماز مسجد میں بچہ لایا جائے اور مرد عورت  
اس کو پاس رکھے جب کوئی عورت اس کیسے پاس آکر اس کو بوسہ دے اور کہے کہ  
اے غلام، غلام کے خردمند، غلام نے خردمند تو اس کو پہچان کر میرے پاس

۲۴۱ سے میں جہانگیر مرصع جب اس بچہ کو لے کر چلی تو ایک مرتد بھیجے کی آئی۔ میں  
بچہ کو غلیو نے کی قسم دیتی ہوں کہ کچھ جہانگیر مرصع ٹھہر گئی اس نے میں ایک عورت  
جس عورت مدد کی ہوئی آئی اس نے بچہ کو گود میں لے کر بوسہ دیا ستر درت کے  
اے بچہ جاتی تھی اے غلام غلام کے خردمند غلام کے خردمند تو میرے مرتے  
ہوئے خردمند کتنے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے بچہ مرصع کے حوالہ کیا اور بچہ کچھ  
مرصع سے دور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ غلام نے کہا چھوڑو۔ مرصع نے جواب دیا  
میں بچہ کو حضرت علی کی خدمت میں لے چلوں گی۔ یہ سننے ہی وہ عورت مرے لگے  
اور مرصع کی خدمت خود لے کر لے گئی اس نے ہاتھ رکھ کر حضرت علی سے بوسہ لے کر چلی  
تو لوگوں کے سامنے میری سوائی ہوئی جس کیوں میں حشر تک معاف نہ کروں گی۔ پھر یہ ہے  
کہ میرے ساتھ مکان پر چلوں وہاں بچہ کو دو بیٹی یا دو بیٹے غصت فائدہ اور میں میرے  
دو ہم انعام میں دعویٰ مرصع اس خدمت کے کچھ میں۔ کئی دو اس کے ساتھ مکان  
پر چلی گئی خدمت نے جو کچھ دیکھا دیکھ لیا۔ اور کہا کہ غلام قریب کے حوالہ پر  
بھی اگر اس بچہ کو مجھے دکھا جاؤ تو پھر اتنا ہی انعام دوں گی۔

مرصع نے کہا بہت اچھا انداز بچہ کو لے کر وہاں سے چلی آئی۔ جب حضرت  
علی کی خدمت میں پہنچی تو آپ نے اس سے کہا "یک بواہ طومت علی تھی یہ مرصع  
نے یہ مکان خوب لیا" انہیں یا حضرت میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ  
سہم کہ حضرت علی نے اور فرمایا۔ اس صاحب فکر کی قسم تو چھوٹی ہے عورت  
آئی اس نے بچہ کو بچہ سے لیا، روئی اور اس کو بوسہ دیا پھر جب بوسے میرے پاس  
ہے کی کچھ دہی تو اس نے تجھے۔ سنو دیکھو اور آئندہ کے لئے بھی ایسی ہی عورت  
دیے کا وعدہ کیا ہے یہ شک عورت ڈر گئی تھی یا علی؟ کیا یہ عیب کی باتیں بھی جو سننے  
ہیں۔ فرمایا عیب تو صرف عداوت کا ہے۔ یہ سب یا نہیں بچہ کو میرے مکان  
میں مصطفیٰ سے بتلا دی ہیں۔ مرصع بری۔ اچھا اب میں سچ سچ سنا لے رہی  
ہوں۔ کھرا اس نے پورا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میں اس مکان جا رہی ہوں کہ وہاں  
تو اس کو ابھی حاضر کروں۔ اس سے فرمایا یہ ملن پہنچے کام سے بھی بدتر ہے جب تو نے



اس کو آئندہ عید قربان تک مہلت دے دی ہے تو سید الانبیاءؑ تک اس کا انتہائی ذکر و تحیت  
 ہے اپنا بہت اچھا ہے۔ اس کے بعد جب عید قربان کا روز ہو تو حضرت سید نے یہ فرمایا  
 مرضعہ کو حکم دیا اور وہ بچہ لے کر مسجد میں حاضر ہوئی چاروں بچوں کو سب نے دیا  
 اور بچہ کو پیار و دیرہ کرنے کے بعد اس نے مرضعہ سے یہ اب میرے ماما کا اور  
 چلو آنا ان تمام بچوں کو۔ مرضعہ نے یہ سنا کہ میں ہوں مسکری ہوئی۔  
 خلیفہ نے سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ آپ قریب آکر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 ان کی یہ کہہ کر اس نے خدمت کی چادر چٹائی اور دوسرے نے ایک آگ سرد بھر کر آگیا  
 کی طرف دیکھا اور کہا۔ یہ عذبات حسرت حسین و جبارہ مسیحی ہیں۔  
 پھر اس کے ساتھ ہوئی۔

جب حضرت کے سامنے آئی تو آپ نے اس سے خطاب کیا کہ یا خود مینا  
 واقعہ بیان کرے گی یا میں بیان کروں؟  
 اس نے کہا۔ ہمیں یا حضرت میں خود اپنا واقعہ بیان کرے رہی ہوں۔  
 یہ کہہ کر وہ اس طرح گویا ہوئی۔

میں ایک دفعہ انصاری ہوں۔ میرے باپ کا نام عامر بن سعد بن زید تھا  
 جو رسول اللہؐ کی مہربانی میں شہید ہوئے۔ اور میری ماں بھی آپؐ خلافت کے بعد  
 اللہ کو پیار کی چوٹی تھیں اس طرح میں بالکل یکدم تنہا باقی رہ گئی اور اپنی بیوی  
 اور سہیلیوں کے ساتھ کھیل کود کر بڑی تھی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں کچھ لڑکھوں کے ساتھ کھیل کود کر رہی تھی  
 کہ ایک بوڑھا ایک ہاتھ میں مالا جیتی دوسرے ہاتھ سے سفیہ کھٹا کھٹاتا  
 میرے سامنے آئی اور اس سے مجھ سے سوال کیا۔

”تمہارا کیا نام ہے؟“

”جمید“ میں نے جواب دیا۔

”باپ کا نام؟“

”عامر انصاری“ میں نے کہا

”تمہارا یہ سر نہیں ہے سر کھیا ہوا  
 ”ہمیں“  
 ”وہاں سے ہوا“  
 ”یہ سر“

یہ سید سید نے سن کر ہاتھ بھر کر بہت سی دعاؤں میں اور میری نیکی  
 پر رخصت کیا پھر وہ تم کو ضرورت ہے کہ ایک عورت تمہاری خدمت کیا کرے  
 میں نے کہا۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ وہ بولی۔ تو میں تمہاری  
 خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ تم مجھ کو سچ سے اپنی شفیق ماں سمجھو۔  
 میں نے کہا بسو خوشم، آئیے آج سے یہ مکان آپ کا ہے۔ چنانچہ وہ  
 بوڑھا میرے مکان میں آگئے۔ اس نے مجھ سے دھنوکے لئے پانی، لٹکائیوں سے  
 پانی دیا اور دھنوکے لئے میں میں اس کے لئے تازہ دودھ روٹی۔ خیر میرے  
 لنگر میں نگاہوں کی کھانے پر تازہ دودھ روٹی دینے لگا میں نے اس کا سبب  
 پوچھا تو وہ نے یہ فرمایا کہ میں میں داخل ہوں میری خدمت کرنا۔  
 اور مجھ کو رانگہ ہے۔ یہ کہہ کر وہ پھر دھنوکے لئے لگا۔

اس کے بعد کہ وہ بھی عشا کی نماز کے بعد میں کھانا کرتی ہوں یہ کہہ کر  
 وہ منہ میں مسخول ہو گئی کچھ کا دینا ہوئی تو میں نے اس کی خواہش کے منہ  
 نان خود رکھ، اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے کہا کھوڑی رکھ بھی دے۔ میں  
 اس سوال پر متعجب ہوئی لیکن چونکہ اس کے لئے کچھ ہی کھانے میرے دل پر تھی ہوئی  
 تھی اس لئے بے حیوان و بے ارادہ کچھ بھی میں نے اس کے آگے پیش کر دی۔ اس نے  
 اس میں سے کھوڑی رکھا کھانا کھانے میں ملائی اور صرف میں لقمہ کھا کر پانی  
 پیا شکر خوار کیا پھر جو وہ نماز کے لئے کھڑی ہوئی تو کھانے کی خبر لائی اب تو  
 میرے دل پر اس کی عبادت کا بڑا اسکے بیٹھ گیا۔ صبح کو میں اس کے سلام  
 کی طرف سے حاضر ہوئی تو بے اختیار میں نے اس کا سر چوم لیا۔ اور اس کی کہ آپ  
 میری مغفرت کے لئے دعا کریں کیونکہ آپ کی دعا ہرگز رد نہیں ہو سکتی۔ پھر اسے

عوض کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ "بیٹا،! تم یہاں نہیں رہیں گے، یہاں رہنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔  
 گئی تو میں تمہارا ایک دو تھما رہنا پسند نہیں کرتی بلکہ تمہارے پاس ایک ایسے  
 بھی مرد ہونا چاہیے۔ میری ایک لڑکی ہے جو میری طرح بڑی عالمہ رہنا  
 ہے اور بن میں بڑے بڑے ہے اگر تو کہے تو میں اس کو تیری خدمت کے لئے یہاں سے  
 آؤں۔ میں نے تجھ کو دیا میں مناسب ہے آپ ضرور دے۔ میں یہ شغل وہ جس  
 گئی لیکن کھڑی دیر کے بعد تمہارا پس آئی میرے بوجھ کہاں سے یہی بہن؟  
 وہ آئے پر تیار نہیں ہوئی تھی ہے تمہارے مکان میں انصار وہاں جو بنی لڑکی  
 بھری سڑی ہیں جس کی دیر سے میری بدست میں حلال پڑے گا۔ میں سے جو آپ دیر  
 میں وہ کہہ گئی ہوں کہ ایک لڑکی کو مکان میں نہیں لے دوں گی اور مالک صاحب  
 ہے کہ تاکہ وہ اطمینان سے عبادت کر سکے۔ آپ ابھی جاؤں اور جس لڑکی  
 ہوں کہ اپنے ساتھ لے کر آئیں یہ سنکر بڑھیا چلی گئی اس کے بعد جو وائیس  
 آئی تو اس کے ساتھ ایک حجازی قامت عورت برقع پہنے ہوئے مکان میں آئیں  
 ہوئی اور کمرہ کے دروازہ پر آن کھڑی ہوئی میں نے پوچھا اندر کیوں نہیں  
 تیں بڑھیا بولی کہ تم کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئی اس ابی منتر پر قابو پا میں تو  
 اندر آئیں میں یہ سنکر دروازہ کی طرف دوڑی تاکہ دروازہ بند کر دوں اور کوئی  
 غیر عورت نہ آسکے۔ وائیس نے کہا میں اس مرحومہ لڑکی سے لپٹ گئی اور میں سے کہ  
 ہیں اب تو لغاب اٹھاؤ تاکہ میں زیارت کر سکوں لیکن جس وقت اس سے ایسے  
 پہرہ سے لغاب ملنے لگی تو قریب تھا کہ میں غصے سے کہہ کر گریوں کیونکہ میں نے دیکھ کر  
 بھائے کسی عورت کے میرے سامنے ایک لب تڑپا گھسی ڈھنسی والا چون کھڑے تھا  
 ہاتھوں پر وہاں میں ہنسنے لگی ہوئی تھی۔ اور عورتوں کا روپ دھارے ہوئے تھا  
 میں نے بڑی مشکل سے اپنے دوسراں کجاہ کھتے ہوئے سے کہا یہ کیا حرکت ہے؟  
 غیرت اسی میں ہے کہ جو ہر سے آئے ہو وہاں سے جیسے جو مرد نہ حلیفہ کو بہت بچے گا وہ نہ  
 خدائے نہ بھڑکائے گیا کہ میں بہت آہستہ پیچھے ہٹی تاکہ اس کی مشورے سے خود کو  
 سکون گزیرا یہ سے مردہ کو نہ نہ گیا نہ اس سے دور کہ مجھے ہے متفہم میں کریں

اس کے بارے میں میری مثال ایسی کئی جیسے نقاب کے چہرے میں ایک مرد ہونا  
 کھڑی دیر کے بعد میں پر بڑی ہوئی اپنی عظمت کو مدد ہی تھی دوسری صورت  
 وہ بدست میں بڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی کمر میں ایک بچہ آویزاں ہے  
 بھر بڑنگاہ بڑے ہی میرے دل میں آتش نفاق مچھوٹا کھلی وہ میں سے بغیر کسی  
 مزاح بچار کے اس کا بچہ اس کی کرتے نکال کر اس سے بھر بھر دیا اور اس کو قتل  
 کر چلنے کے بعد خدا کی بارگاہ میں اس کی کہ پائے دے، تو خدا نے کہ اس شخص نے  
 بھوکے پیٹ کا ہے وہ اس طرح مجھ کو چاہا کہ میری ہے عزتی کی ہے۔ اب تو ہی میری پردہ  
 بونٹا کرے ڈالے۔ اس کے بعد جب مدت آئی تو میں نے اس کی نفس کسی نہ کسی  
 طرح مسجد کی حجر میں ڈھال دی۔

بعد ازاں مجھ کو پتہ چلا کہ میں اس ظالم سے ملنے بھی ہوں۔ جب تو مہینہ کے  
 بعد پتہ لگا تو میں نے کہا کہ اس کو بھی غم کروں مگر میں نے کہا یہ دوسری غلطی  
 ہوگی پسند اس کو بھی میں نے غراب میں ڈال دیا۔

یہ ہے یہ تقدیر ان ظالم مول ایہ سنکر حضرت عروہؓ نے۔ میں تو ہی دنیا  
 ہوں کہ رسول اللہؐ نے اس سنا دفرمایا تھا کہ

افضل منہ العلم وعلیٰ جاحیہا اور یہ بھی فرمایا۔

انہی علیٰ یسئلو بلسات الحق۔

اس کے بعد انھوں نے کہا۔

لے بواستن! اب اس کا فیصلہ کیا ہو۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔

"مفتو را کی کوئی دیت نہیں ہے، کیونکہ اس سے ضرر کیا ہے، اور عورت

برفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس پر ضرر ہو ہے۔"

اس کے بعد حضرت نے اس عورت سے کہا کہ اگر تو اس بڑھیا کو دے آئے تو اس کی

اس کو تو بواقعی سزا دی جائے عورت نے جواب دیا یہ حضرت! میں مرد کی پہلی

دیجئے! کو شمش کرتی ہوں سزا بدوہ بل جائے یہ سنکر حضرت نے مرعہ سے

[illegible]

حضرت نے دست و مفہ پر یہ دعا دے کر کہا اللہ ہمیں جہنمی کہ میں عسفی  
بن بنی طالب بھول اور میرے پاس تجیر احمد رسول ہے تیری باتیں نبھدے پونہرہ  
تہیں پلٹا جو گزرا ہے سوچنا جہنم دے۔

مولانا میں تو اس عورت کو پہچانتی نہیں ہیں کہ یہ کون ہے وہ سن کا ایک نعرہ ہے جو کہ عجب اس نے بولا ہے۔

قسم کھ ہوگی۔ ۹ حضرت علیؑ نے پوچھا۔

گلاب ۲۱

یہی تو ایسا پاکہ قبر رسول یہ رکھ کر قسم کی ڈر۔

ہوئے عیاں جھٹ آگے بڑھی دو قرعہ شہید ہوا خود کھڑے اس نے جواب دی کہ  
 کھڑی تو اس کا چہرہ توڑے کا طرح سیاہ ہو گیا حضرت نے حکم دیا کہ آئینہ  
 جسے عیاں آئینہ میں اس نے ہنسا دیکھ کر بڑھ گیا بیٹھے چوٹ کی نصرت سے تلبس  
 دھواں لگی کہ ۔۔۔ یہ بڑھ گیا ری توڑے تک پہنچی جو تو اس کے چہرہ کو سفید کر دے  
 چہرہ کا سسپی ہی توڑے ہوئے حضرت نے کہا توڑے عیسیٰ توڑے کی کہ اللہ سے  
 بیش کو معاف ہو ہیں کیا ۔ یہ دیکھ کر حضرت غمگین ہوئے حکم دیا کہ اس کو مدینہ سے  
 باہر سے جا کر رجم کر دیا جائے ۔

ہیں اور خود پرست بھی اس وقت کو نقصان دہ ہے۔

۹۳۰۳۱

جو سچ کہو تو خدا ہی میں مدد دیتا

خسلی کو بعد رسالت عاب اس کے ہیں

(معاہدہ وکس)

مریض نجرم کا حکم۔

حضرت علیؑ کے یاں میں ایک خوب نیا گلاب جو وہ جب لکھنے سے پہلے مر چکا تھا  
 سے روکتے ہوئے تھا۔ اس پر بھی حکم نہ دینے کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ چنانچہ اسے اس کے  
 بعد صوفیوں کو ہوا۔ (روایت جز ۹ صفحہ ۵۷)

۱۱۔ امجدیہ دوقہ یہ اسلام سے دعوت ہے کہ ایک مرتبہ دعوت رسالت آئی ہے کہ ہر ایک پر یہ دعوت ہے کہ تم مسلمان بنو اور کافر مصلح لایا گیا ہے جس کے پیٹ کی گیس باہر نکلی ہوئی ہے اس کے ایک کھوکھلے کے ساتھ نہ نالی تھا۔ یہ نے اس دعوت سے پہلے تو اسے خوب دیا۔ یہ دعوت: مجھ کو اس وقت خبر ہوئی جب میں نے

تجربہ کر دیا۔ تب حضرت نے اس سے پوچھا تو نے نہ کیا ہے، اس سے کہا ہاں  
 (۱) یہ شخص سنائی سندہ کہف۔ (۲) یہ شخص کہ اپنے کچھوں کی ساتھ مسکونی اس میں  
 سے سویت لے کر باقی میں بیکٹھے دیر سے اس کو مارا روئی ہزاروں (۱۴۵)  
 آگ و دھب سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینیں مجسم کے بارے میں قاضی کو دو  
 حضرت کا احیاء ہے جب بڑے بعد بعد صحت کے جاری کرنے کا حکم جاری کیا۔ یا  
 پھر کسی ذہن خوار کی کہے۔ مگر میں نے اس کے سبب صرف وہی طریقہ میں ہو جائے  
 جو رسول اللہ نے کیا تھا پھر میں نے جو خوف باقی رہا ہے گا۔ اور گناہ یا اس کی حرکت  
 نہ ہو جائے گی۔ بڑا یہ امر کہ اس کو قدر مذکورہ طریقہ پر تخیل حضرت سے اور کس  
 یہ قدر انتہا کرنا چاہیے۔ نام و مقام کی نظر ہو ہے۔ مثلاً اگر میں نے جانہ  
 برکت کی امید۔ جو حقیقت حدیثی کر کے اس کی تلوہ ہی کہ دے اور گنہگار کی  
 قوی ٹیو ہو تو ہر کوئی اس کی نصیحت پر ٹھہرے۔ شاید حضرت علیؑ ہزاروں آدمی کہہ کر د  
 دونوں واقعوں میں بھی یہی فرق تھا یعنی آنحضرتؐ کے پاس جو مریض لایا گیا تھا  
 اس کے جسم پر حضرت نے رقم لکھے اس کے جسم کے چھپے ہو جانے کا بڑے غصہ دیا۔

(۱۶) ان کا یہ رسالت کی سزا

تقہ الاسلام کہیں روح سے کافی ہیں امام محمد و قاضی عیاض و امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ







فریاد کیا کہ میں ہے کہہ کیا کہتی ہے عورت نے کہا "لاؤ لہو! اس بڑی نے زنا نہیں کیا بلکہ چونکہ یہ صاحبِ دل تھی اس لئے اس عورت سے نہ وہ حصہ اس کو توڑ پھا کر ہم لوگوں کی مدد سے اس کی بیکار کو ناپاک کیا ہے تاکہ اس کا شوہر اس کو بے یاری نہ رہے" یہ سن کر عورت نے تھوڑا بکیر بند کیا اور نہ تار فرمایا۔

"نا اول میں فرق میں رشتہ ہر دو حدیث دریاں انبیاء میں وہ ہر شخص ہوں جس نے دنیا مال کے بعد کیا ہوں ہیں اعلیٰ علیہ السلام سے بے حد شرف سے حکم دیا کہ اس عورت پر یہی مطلقہ ہو۔ حدیث رقیہ کی سند یہ دیکھ کر چاہے اور اس کا اس کے شوہر سے الگ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کے شوہر نے اس کو لفظان سے دکا دیا آپ سے حکم دیا کہ اس بڑی کے ساتھ فقہ کرے۔ اور اس کا ہر ہی عیب خاص سے دیکھ کر عورت کو اس کے شوہر سے بھی چاہے سو دوسم سال کی بیکار سے کیا دیت کے وصول کرے اس بڑی کو دیتے۔

## مجنونہ کا زنا کرنا

حضرت علی علیہ السلام سے دیہاتی عورت کے متعلق سونے کی گئی اس نے نہالیب تھا درحالیہ بھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا۔ اس کی حیثیت بیوقوف کی ہے وہ اپنے اختیار میں نہیں ہے نہ تو اس پر مجبوری نہ کوڑے ہیں نہ ہتھکڑیاں۔ (حدیث ہمزہ ص ۲۶) لہذا یہ قیہ جو نہ خود سے ملے بھی نہیں ہو چکا ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے حق فیفسد کیا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے (ابو زرہ ص ۲۷ طبع دوم)

ترجمہ ہے۔۔۔ عورت کا نام مجنونہ (دیوانی عورت) کے ساتھ اختلاف رکھتا ہے وہ دیوانہ مرد اگر زنا کرے تو وہ مستکرا معاف ہیں۔ اس پر حد بیست ذیل لکھتے ہیں۔

حضرت امام ترمذی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ اگر بائبل یا سنی رسم دیوانہ (انکر بڑی رکھتا ہو) لہذا اس کو رجم کیا جائے گا ورنہ حد سنائی

جائے گی۔۔۔ وہی کہتے ہیں کہ میں نے امام کی خدمت میں عرض کیا دیوانہ مرد عورت اور سنی مرد عورت میں کیا فرق ہے؟ زکیم پر پتہ ہر ہے عورت پر نہیں ہے۔ حالانکہ دیوانہ کی حالت بدل ہر ایک ہے۔ فرمایا۔ عورت سے یہ فعل کیا جاتا ہے اور مرد عورت کے لئے اس لئے وہ اس کو اسی وقت کرے گا جب اس کو تباہ شعور ہو کہ اس فعل میں لذت ہے اور اس میں ہلکائی نہ ہو۔ اس کے برخلاف عورت اگر مجبور ہو تو اس سے یہ فعل بھی دوسرا کر کے مانتا ہے جب تک اس کے بعض اوقات اس کو حواس بھی نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا گیا ہے۔ (حدیث ہمزہ ص ۲۶)

## ایک مرد کا اقرار زنا

شرح حدیث علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ حضرت! میں نے زنا کیا ہے تب مجھ پر حد دی جا سکے گی، ہر فرمادیں! پھر اس نے اس کا قصہ سنایا کہ مجھ پر کیا۔ پھر اس نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ! اس کے بعد لوگوں کی طرف رخ کر کے کہنے لگے کہ تم لوگ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ جب اس قسم کا گناہ مرتد ہو تو اسے ایسا پردہ پوشی کر دے جس طرح امیر سے پردہ پوشی کی ہے۔ مگر حضرت کے اس اشارہ کے بعد پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا یا امیر المؤمنین! میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ کو پاک کر دیں۔ حضرت نے کچھ نہ کیا اور ایسی بات کہہ رہا ہے۔؟ میں نے عرض کی "ظہارت حاصل کیونے کی تو ہوئے۔" فرمایا "تو یہ سے بڑھ کر کوئی ظہارت ہو سکتی ہے۔" یہ کہہ کر آپ نے پھر اس سے اصرار کر لیا اور لوگوں سے باتیں کرنے لگے۔ تھے میں پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے پھر کہا کہ مولائے زنا کیا ہے۔ آپ مجھ کو پاک کر دیں۔ "تینے میں سے بدھیا قرآن پڑھا جس سے "جو؟" میں نے کہا "جی ہاں" فرمایا "چلو آجات کی تلاوت کر دو" پھر اس نے چند بیتوں کو اچھی طرح پڑھا پھر آپ نے اس سے پوچھا "اس سے جو حقوق تم پر واجب کئے ہیں ان سے بھی رافت ہو؟" اس نے کہا "جی ہاں" آپ نے اس سے پوچھے کہ ان کا جواب بھی اس نے "ہریت ہوئی سے دیا میں نے بعد آپ نے فرمایا "کیا تم سے کفر تھا یا ہتھیار تکلیف

ہے اور کوئی مومن نہ ہو سکتا۔ یہ جیسے ہو گئے ہو؟ اس نے کہا "ہیں یا میرے مومنین۔ ان  
مالوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔" مثلاً بتے نہ پایا "خسے ہر کچھ پر سا جلا جا جس طرح  
میں نے ظاہر دینا نصیب حاصل کیا ہے اسی طرح پوشیدہ طور سے حقیقات کو ناچاہت  
ہو رہی ہیں اگر تو خود نہ آیا نہ میں بھی کچھ کو نہیں بلاؤں گا پھر تیرے اس کے متعلق جو فرمایا  
کہ یا تو معصوم ہو گا نہ بالکل ٹھیک ہے اور کوئی مومن کے متعلق نہیں ملا جو اس کے  
عقل یا عقل پر مدد کرے اس کے بعد ہر وقت کچھ حضرات کے پاس آیا اور اس نے  
میرے طرف سے کہنے کا مفہوم دیا کہ اس کو اس کی طرف سے دیا جب وہ تیسری دفعہ  
آیا اور پھر وہی کہنے کی درخواست کی تو آجیبتے دست درمیاں آیا ابھی تو چند جا  
ب کی اگر دیسی آیا اور رونے افتدہ کیا تو حکم خدا لازم ہو جائے گا اس وقت میں مجھ کو  
میں نے چھوڑ دیا گا میں کو وہ کتنی مرنے لگی تھی اور وہ جہاد ہی کرنے کو  
میں نے کہا تب حضرت امیر المومنین علیؑ سے اس وقت دریا۔ جھپٹنے لوگ موجود  
ہیں وہ کل اس کی حکایت پر کہنے کی غرض سے شہر کے باہر جمع ہوں میں کو  
تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ڈھ سے باندھ کر آتا تاکہ ایک دوسرے کو نہ پہچانے۔

چنانچہ وہ سب سے پہلے کھڑے سے پہلے ہوا لوگ شہر کو ذکے باہر جمع ہوئے مومن  
ہوئے سب سے پہلے ہوں تو پہلے ہی میں نے ڈھ ٹھوں سے چھپا لے ہوئے تھے پھر  
آپؑ سے اعلان کیا کہ تم لوگوں میں جو کوئی ایسا ہو کہ اس کی گردن پر حد ہو وہ اس کو نہیں  
مار سکتا ہذا پہاڑا ہوا کی کھڑے سے حد سے مرگیا اللہ مہربان ہے سب جیسے جائیں۔

یہاں سے کھڑے ہی کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ لیکن مومنین نے طریت کلیسی باقی رہ گئے  
داؤں میں سورے امیر المومنین، حسن و حسین علیہم السلام کے ادب کوئی نہ تھا چنانچہ  
آپؑ یکن پہنچا کہ جس کے نتیجہ میں وہ ایک جنت ہو گیا یہ حضرت علیؑ نے سونے کو نہ دے  
سے برآمد کیا اس پر کس نے فرمایا۔ احدہ دفن کر دیا کسی نے ہاں یا امیر المومنین آپؑ  
اس کو نہیں نہیں دیا؟ فرمایا میں نے سرِ عظیم کے لیے اس کو یہاں سے جسٹ اس کو  
قیامت تک کے لئے پاک و طہر کر دیا۔ (بحوالہ افادہ ص ۹ ص ۹۹۲)

## (۷۰) ایک عورت کا اقرار زنا:

یہ عورت حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ اس نے عرض کیا۔ یہ علیؑ کی  
سولہ جھے پاک کر دیئے۔ فرمایا "کس چیز سے پاک کر دیں؟" میں نے نہ کیا ہے۔  
فرمایا "تو شوہر سے ہے؟" اس نے کہا "جی ہاں۔" فرمایا "شوہر موجود ہے یا سفر پر گیا  
ہے؟" اس نے کہا "موجود ہے۔" فرمایا۔ تو جس سے ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا  
جی "کچھ جھے اس کے بعد میرے پاس آنا۔" جب وہ عورت نظروں سے غائب ہو گئی  
تو آپؑ نے فرمایا "بہ بہ۔ یہ کیا سہارا دے رہی تھی جو سعادہ نے ایسے خلاف دے دی۔  
کچھ دنوں کے بعد وہ عورت جب پھر جی جگی تو دوبارہ حضرت کی خدمت  
میں آئی اور عرض کرنے لگی "یا امیر المومنین۔" کچھ کو پاک کر دیئے لیکن کلب میں بچہ کی ولادت  
سے فارغ ہو چکی ہوں ہذا آپ کچھ یہ حد شریف جی جی فرمائیں کہ یہ عذاب دیا عذاب  
آخرت سے آس پاس ہے۔ اس لئے میں عذاب دنیا کو اپنے لئے حجت رکھتی ہوں۔"

یہ حد نہ حضرت نے منہ سے نکالی تھی اس شخص کے بعد واقعہ سے ہے پھر ہوا اور یہ عورت پہلے  
پہلے آئی ہو اس سے فرمایا "کس چیز سے کچھ کو پاک کر دیا کروں؟" اس نے کہا "میرے نہ کیا  
ہے پھر آپؑ کو چھ پیرا مشہور حاضر رکھایا غائب۔ اس نے کہا "میں فرقت"۔ جادو پر  
کو پھر سے حد سے دو دہ بلاؤ پھر میرے پاس آنا۔" جب وہ عورت آنکھوں سے  
عائشہؓ ہو گئی تو تھی دور ہو چکی تھی کہ حضرت کی سوا کہ نہیں سکتی تو حضرت  
نے پھر فرمایا "یاد رہا۔ اس عورت کی بے حد روتہا دیتی ہو کہیں؟" جب دو  
دن گزر گئے تو وہ ایمان عورت پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے  
عرفان کیا حضرت۔ میں نے کہا کہ دو سال کا میں دودھ پھیلا رہا ہے اب میری تصویر کر دیئے۔"  
حضرت نے پھر حسب سابق .... اور یہ بھی پوچھا "بے گناہ نہ کہیں؟" اس نے کہا "میں نے  
ظہارت طلب کرتی ہے کہ اسے کیا ہے؟ اس نے پھر وہی جواب دیا کہ "مولا۔" پھر سے  
زنا سرزد ہوئی ہے؟ فرمایا "اس وقت تو متوہر رہ گئی یا بے متوہر رہ گئی؟" اس نے  
متوہر رہ گئی۔" عقلمند حسب سابق حضرت سے سوالات دہرائے اور وہ، قرا کوئی گئی۔

موت حشر سے فریاد اٹھاتی رہی نہیں ہوئی۔ ہر روز کی ٹیوٹ سب سے اس کی پرورش و پرورش  
 کہہ رہی تھی کہ وہ اتنا بڑا ہو کہ اس بات کا طیفان ہو جائے کہ وہ کوٹھے سے نہیں کہے گا یہ  
 کہ میں میں نہیں جا اگے سے گا۔ اس دفعہ حد سے محدودی کا اس پاک نکاح سے مدد ہو گا کہ اب وہ  
 کام کی خدمت سے وفا ہوئی دلیہ ہوئی جب کا فی سہرہ پہنچ گئی تو حضرت نے یہ سہرا کاہنہ یہی  
 میں لایا کہ یہ اپنے دل سے بے تکرار شہادت کہتی "ماستہ میں" اس عورت کی طرف میں حریمت ملا اور  
 ہوش بھلا کہ اس عورت کو بھول کر یہ کہہ گیا ہے۔ ۹۰ میں نے پناہ ماوا اختیار کیا یہ اور کہ  
 کہ یہ تھی تھی یہ سہرا ہی ہوں لڑکی کہنے کے بعد اس کی حد سے بھی محروم رہی پھر دلی  
 ہوں کہ میں مر جاؤں اور یہ حد میری گردن پر باقی رہ جائے جسکی وجہ سے عذاب آخرت سے  
 مجھ کو دوچار ہو جائے گا۔ اس کا یہ کلام سن کر عورت نے کہا "تم پیٹ جاؤ میں تمہارے  
 بچہ کی پرورش کروں گا۔ یہ عورت پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت نے پھر  
 بچہ کی پرورش کا حساب بتا دیا اس وقت کے اس وقت کے یہی بات دینے اور بے گناہ کا ترا  
 لیا جس وقت عورت کے آخری الفاظ تمام ہوئے تو حضرت علیؑ نے ایسا سر جب نبی آسمان بلند  
 کیا اور فرمایا ہمارا اپنا۔ میں نے یہ کلام بیان اس عورت پر ثابت کر دیں اور اسے یہ رسول  
 سے فرمایا ہے کہ جس نے حدود الہی کو معطل کیا اس نے اللہ سے عداوت کیا اور اللہ سے دشمنی کی ہے  
 حد پا تو وہ رہا کہ میں ترے حدود کو معطل کرے وہاں میں نہیں ہوں۔ اور میرے خلاف  
 فتنہ کر رہا ہوتا ہوں بلکہ میں تیرا قاتل ہوں کوئی دیکھو یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک پر  
 جاؤ گئے تھے کہ حالت یہ تھی کہ چہرہ آپ کا فرما حضرت کے مثل نام کے شرع تھا اور آثار غرہ  
 آپ کا پیٹ فی افسوس سے نمایاں تھے، بخود بنا حریمت نے حضرت کا یہ حالت مشاہدہ کی تو  
 عرض کرتے لگا "عوا! میں نے جو عمل عورت کے فرزند کی کفالت کا ذمہ لیا تو یہ اس وجہ  
 سے تھا کہ میرا خون تھا کہ آپ کی رضا اس میں ہے پس کن معصوم بوجہ کہ آپ میرے  
 اس میں سے تار غن میں ہنسیں ہے وعدہ کھلا جس میں ہوں میں جسکی کفالت نہیں کرتا  
 یہ سزا جنت سے اور دوزخ میں۔ اس عورت کے چار مرتبہ دہرے کیلئے کے بعد اب یہ کہتا ہے  
 اب تک تو فی عمر کی پرورش کر رہا تھے گی رہیں میں نے اس عورت کو حد کی تکلیف سے بچنے  
 کے لئے راہ شہر کی بتائی تھی جو تیری نامی جنت ابدی سے محدود ہو گئی ورنہ غور کر

میں نے بعد میں کو معاف کر دیا۔

اس سے بعد میری بیوی نے لائے "میں شریف ہوں۔" اور فقیر و محکم دیکھ لوگوں  
 کو جس عورت کے لئے لائیں آواز آواز سننے ہی اہل کفر طراف و انکاف سے جب ہوئے  
 لے جب سجدہ خوب بھر گئی تو حضرت کھڑے ہوئے اور بعد حمد و ثناء کے یہاں اور اس دفرہ  
 ایجا خاص۔ میں کل صبح کو پشت کو دہرے میں عورت پر حد جاری کر چکا ہوتا ہوں اپنا  
 قل تم لوگ پھر نے کر جمع ہو کر اس میں اس بات کا خیال کرنا کہ تم میرے صیب کے منہ  
 جیسے ہوئے ہوں تاکہ ایک دوسرے کو پناہ چھوئے یہاں تک کہ ایسے گھر میں کہ وہ پس دلو، یہ کہہ  
 آپ میرے نیچے شریف سے آئے۔

مادی کا بیان ہے جب دوسرا روز ہو تو اس عورت کو باہر لایا گیا اور تمام  
 لوگ پھر لوگ اپنے دامن و آستین میں لئے رہے، اسے ملاؤں سے چروں کو چید لئے  
 ہوئے پشت کو دہرے پر جمع ہوئے تو میری بیوی بھی شریف لے لئے میرے حکم دیا کہ  
 ایک گڑھا کھود جائے اس میں اس عورت کو تاکر دفن کر دیا جائے چنانچہ جب وہاں تک  
 زمین میں گاڑی جا چکی تو حضرت نے پھر پھر کہہ دیا کہ اس عورت کو خوب الجھی حشر کر دیا  
 میں جی کہ آپ اپنی انگشت تہ دت دو سطحی اپنے گوش مبارک میں رکھی اور وہ آواز  
 بھڑکایا۔ "ایہا الناس! خداوند عالم ہے اسے ہی اسے یہ عذاب دیتے کہ کوئی ایسا  
 شخص حد نہیں جاری کر سکتا جس پر خود وعدہ ہو۔ اہ! جو شخص خود وعدے سے کٹ  
 موت ہو۔ وہ اس عورت کو پھر نہ مارے۔

روای کا بیان ہے کہ سنیئے ہی جتنے آدمی تھے اسکے سب شہر و اس جئے گئے۔ شرف  
 میں شہر باقی رہ گئے اور وہ تھے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ۔ لہذا ان میں مصیبت  
 شہیدیت و شہداء جہاد کا۔ (بکھارن راجہ ۱۰ ص ۲۰۲) کافی تہذیب۔ (محاسن ہمدانی)

## ۱۱۱) ایک شخص جسے بد فعلی کا اثر کیا

ایک مرتبہ حضرت علیؑ علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ شریفین فرما رہے تھے کہ ایک



تو ان کا اور اس سے فرق کی کیا امید رہی ! پلین نے ایک دھڑکے کے ساتھ نفس بدیدہ سے  
 لہجہ کیا آپ باگ کر دیں ، "جسے فرمایا " سے جتنا اپنے گھر بیٹھا جا معلوم ہوتا ہے کہ پڑا ہر چیز  
 ہے ، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ لیکن دوسرے سدرہ منہ کہیں ہر یو ، اور اس نے پچھلے  
 وہی کلام دہرایا ، اہم کے حسب سائن خوب دیا ، وہ چلا گیا ہوا ملک کہ جب وہ چوتھی دفعہ  
 یہ دور مہلت نہ دے گا ، قرآن کی آیتیں رت دفتر عبادت سے نکلیں ، رسید خدا سے جس  
 نگاہ کی یاد اس میں خدیں مقرر کی ہیں ، رات کی گداز پرتو رسانی جانتے جانتے بھی  
 رقم سے فری تیرا سن ہے ، (۷) تیرے ہاتھ پیر ہر دھڑکے میں سے بھی سمجھنا کہ یا ہمارے  
 اس بخت کو ہر دھڑکے میں نکال دیا جائے ، ان تینوں سدرہ منہ میں کوئی بھی سدرہ ہے  
 بعد نہ کہ ہے ؟ مہلت پوچھنا ، اپر مہلتیں ان تینوں میں سخت ترین مہلت کی ہے ؟  
 فرمایا آگ میں جلنا ، اس سے کیا " میں نے جانتا ہے ، اہم نے کیا ، نام نے فرمایا تو پھر تادہ  
 جو جا ، اس سے فرق کی ، اتنی اجانت دیں کہ آخری مرتبہ دور کثرت نہ پڑھوں فرمایا  
 پڑھوں ، چنانچہ اس سے وضو کر کے بہ کمال حضور و خیر کثرت نہ پڑھتی کہ  
 کے بعد سے کسی دھڑکے۔

یائے دانسہ میں سے جو گناہ کیا ہے تو اس سے واقف ہے۔ میں اس کے بخوشی سے  
ترک نہ کرنے کی دعا کا خدمت میں حاضر ہوں۔ اسکو کچھ عین قسم خدا سے ملے گا جو کہ اختیار دیا جتنا بخیر  
جو حکمت تریں خدا سے اس کو میں سے، صبر دیکھو۔ ہاں، آپ۔ خدا اس کی تکلیف کو میرے سر  
گاہوں کا کفارہ قرار دے اور روزِ آخرت مجھ کو آتش میں نہ جلائے۔ یا یہ کہہ کر روزِ ہوا خدا  
کھڑے ہوں اور ایک مرتبہ جھڑکتے ہوئے متعبوں میں اس سے چند ننگ لگا دیں اور اس  
میں یہ موتی نامہ کر دیں گی۔ سن کی حاسات پر تمام صحابہ علیہ السلام میں سے نہ رہے۔  
اور اگرچہ حضرت نے سن کو ان کے شیعہوں سے نکال دیا، وہ فرمایا یا محمد یا اھل بیت  
وعدہ، یا کیست علیکم کتہ، سناؤ کہ کون کون ہیں وفات اللہ قد قاتل علیکم، اے  
شخص! کھڑے ہو کہہ دو کہ تم نے یہی، اوا سے آسمان اور زمین سے فرستوں کو بولا دیا۔  
اللہ نے تیری توبہ قبول کر لی ایک دو بارہ اس کا اعادہ نہ کرنا۔

(بجای از این تاریخ و پس از آن کانی و قیاس + ۱۵)

[illegible]

° ایک شخص جس کا نام ماعز بن ربیع تھا، اس نے رسول اللہ کے پاس آکر کہا کہ میں نے ایک کھجور کھا لی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اس کے پانچ سو سال تک اس کا پھل کھایا جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا: "اے ماعز، اس کھجور کو کھا کر اس کے پانچ سو سال تک اس کا پھل کھایا جائے۔" (صحیح مسلم، ۱/۱۸۱)

۱۷۲۷

بے گناہ قاتل

ایک شخص کو ایک حربہ میں لٹکھڑے اس حالت میں پا کر اس کی دونوں آستینیں کھینچ کر  
 سر پر رکھ لی ہوئی تھیں۔ ہاتھوں میں خون سے بھر چکر تھکا سا اور جسے سامنے ایک لاش خاک و غبار میں  
 نظر پڑی ہوئی تھیں۔ اس پر جھکا کر اس کو قتل کیا ہے؟ اس نے اقرار کیا ہنس  
 اس کو قتل کرنے کا؟ جس نے بے چارے کو بھی قتل کیا ہے؟ اس نے اقرار کیا ہنس  
 شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا پھر وہ اس کو قتل کرنے میں جلدی نہ کرو۔  
 بلکہ دیر نہ مینش کی خدمت میں چلو۔ جب آپ کی خدمت میں گئے تو اس شخص نے

قریب دامن قابل میں ہوں اور یہ شخص ہے کہ وہ بہت بڑا کرتا رہا کیا ہے تب آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ تونے کس لئے انہی جرم کیا تھا۔ اس سے جواب دیا کہ "میرا عزمین نہیں اس خیرہ کے پاس کے معتقد دیکھ کر۔ ہر تھک لکھ کر ہمیشہ بے معوم ہوا ہند۔ اس طرح ہیں یا تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے خون میں لوٹ رہا تھا اتنے میں یہ لوگ دہند ہو گئے اور انھوں نے خون بھری جھری میرے ہاتھ میں دیکھی میرے ملکہ وہ کوئی دوسرا خیرہ میں نہ تھا انھوں نے مجھ سے سوال کیا اگر میں نہ سوہنے کے ہوتے ہوئے نکار کرتا تو یہ لوگ مجھ کو اتنا دودھ کو بکرتے کہ میرے کے قریب ہو جاتا اس لئے بوجہ تون کے میں نے انہی کر کے جسدادہ دودھ کو پیا وہ کار نہ دیکھا۔ یہ سن کر ایسا رشاد فرمایا کہ میں میرے خزانہ حسن کے پاس سے جاؤ وہ فیصلہ کر لیں گے جب آپ کی خدمت میں سے گئے تو اپنے رستہ دھرایا۔ میرا عزمین کی خدمت میں رخصت کر دینا کہ قابل نے انگریز ایک مرگ رہے لیکن اس نے لیکر نفس کو بلائیت سے بھی بچا ہے اور وہ دوسری کا ادرت اوسے۔ میں اخیانہا فکا مجھ اخیانہا العاضہ تھیں۔ ہند اس قلعہ میں تک یہ ہے کہ کسودہ کر باہر جائے وہ قتلہ کا دیت بیت مار سے ادا کی جائے۔ فیصلہ سن کر حضرت علی سے فرمایا کہ فیصلہ یہی ہے جو حسن نے کیا۔

(جلد ۹ صفحہ ۲۹۸ فرق حکیم ص ۵۵)

ایک ایسا ہی زنا کا واقعہ جناب رسالت مآب کے زمانہ میں بھی گزر رہا تھا جس میں حضرت سے اسکی طرح فیصلہ فرمایا وہ واقعہ یہ ہے۔

ایک عورت نواز مہج کے وقت مسجد کی فقیہہ رہی تھی کہ ایک شخص اس کو پکڑا اور اس کے ساتھ زنا کیا وہ عورت جینی تو دوسرا شخص اس کو پکڑنے لگا۔ اس میں اور لوگ بھی جمع ہو گئے اور انھوں نے اس شخص کو پکڑ لیا جو بچنے آپا تھا یہ دیکھ کر حضرت پر کچھ نہیں تھا مگر کسی نے ممانعت نہ کی تا کہ خبر نہ سون۔ اللہ کے سامنے پیش ہوا اگر ہوں سے تو اس کے خلاف گوہیاں دیں یہی سن عورت نے بھی مستجاب کرتے ہوئے اس پر ضرب جویم لگائی پھر رسول اللہ نے اس کے روبرو کے بھاسے کا حکم دے دیا۔ جب لوگ اس کو رگہ کرنے کے لئے چلے تو اس جمع میں سے ایک شخص بول اٹھا نہ مارو یہ ہے عطا ہے اس

مجرم میں انہی نے اس عورت سے زنا کیا ہے اب رسول اللہ کے پاس میں شخص جمع ہو گئے یکے کے زنا کیا تھا۔ دوسرا وہ عورت کی مدد کو آیا تھا اور اعتقاد پکڑا یہ تھا، تیسرا وہ عورت۔ دوسرا اللہ نے اصل مجرم سے ادرت دھرایا۔ تیسرا لکھ ہختا گیا جس نے بھی ہاتھ اس کو تختہ میں لپی۔ دیکھ کر حضرت علی نے کہا میں اس شخص کو حشر عذاب گناہ کی ہے رجم کئے دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے ادرت دھرایا جس میں اس نے وہ قہر کر لیا ہے کہ اگر ایسی قہر تمام اہل مدینہ کر لیں تو صبر کی قہر قبول ہو جائے۔ (فرق حکیم ص ۵۷ ط مھر)

اس واقعہ سے بل بیعت رسول کا مشرف و مرتبہ دوسری دہریہ ہر چہ ہے کیونکہ امام اس علیہ السلام اس واقعہ کے وقت کسین ہوں گے یا کبھی پیوند نہ ہوئے ہوں گے مگر اس کے باوجود آپ نے وہی فیصلہ کیا جو رسالت مآب بھی فرمایا تھے۔

یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ معصوم فسط فیصلہ نہیں کر سکتا کھت نے پہلے فاضل کے جرم کئے جانے کا حکم سنئے اور اٹھا کہ آپ کو ایسے معصومین سے معصوم تھا کہ حضرت فاضل مجرم ہیں تو جوئے کا اگر آپ کھت سے ہیں۔ لہذا قہر اصل مجرم اقرہ کرتا۔ اور لوگوں کو ایسے فیصلہ کا فیصلہ معلوم ہوتا جس کے فیصلہ میں قیاس برعکس ہوتا۔ دہند معلوم کرتے رہے گناہ سے جوتے۔ (مؤلف)

## غلام شوھر

(۱۷۳)

ایک شخص نے یہاں کینز سے ہم لہتری کی جس سے ایک مرگ کا پید ہوا اس کے بعد اس کو اپنے سے جدا کر دیا۔ اور اپنے غلام سے اس کا عقد کر دیا اس کے بعد آفت مرگ اب یہ کینز آتا دھڑکی کیونکہ اب اس کا لڑکا اس کے ساتھ کادرت ہوا اور کینز پہلے لڑکے کی ملک میں نہیں سکتی اس لئے آزاد ہو گئی اس کے بعد لڑکا بھی مر گیا اس سے یہ بے لڑکے کی ورت مرقی ہوئی جس چیز میں کی ورت ہوئی ان میں اس کا شوہر بھی تھا کیونکہ وہ پہلے اس کے ایک کا غلام تھا اس کے مرنے کے بعد اس کے خزانہ

کی ملکیت میں آیا اس کے مرنے کے بعد خود اس کی ملک میں لکھا اب دونوں میں فرق نہ ہو۔ پھر مذکورہ سے کہتا تھا کہ میں تیرا واجب مدعاوت منظر ہوں عزت کہتی تھی تو میرا نام ہے جب یہ قضیہ حضرت عین کے سامنے پیش ہوا تو وہ کسی تہہ نہ ہوئے اور لمبے وقت عجیب شکل متا ہے۔ من کو موئے ابرائیم کے اور کوئی حق نہیں کر سکا مچا آج سے دریافت کیا گیا ہے فرمایا اس معلوم سے تو چھوڑ کر اس سے بڑی ہو کر اس کے ذات ہونے کے بعد چرنا کیا ہے اس سے کچھ نہیں بفرمایا غیر گمراہی ورنہ میں تیرا بھائی کی گمان کیوں کہ سب تیرا ہی ہیں۔ ہاں کہ مانگ ہے پھر ہے اس صورت سے کہا کہ اب تو اس مصلحت کی مالک ہے۔ چاہے اس کو اپنی بندگی پر باقی رکھ چاہے آزاد کر دے چاہے بیچ ڈال۔ (مقابلہ شہر تبسب ۷ ص ۹۲، ماسیح ج ۳ ص ۳۰۰ بحار ج ۹ ص ۸۸۲)۔

### (۱۱) ہاتھی کا وزن معلوم کرنا

نواب ہندوستان ہے کہ ایک شخص نے امیر مومین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے شہم کھ ڈی ہے کہ میں ہاتھی کا وزن کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تم کو حق نہیں رکھتے۔ عرض کیا اب تو میں مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہوں حضرت نے ایک بڑی کشتی کو طلب کیا اس پر ہاتھی کو سوار کیا جہاں تک کشتی یا پانی میں غرق نہ ہوئی نہ تھی وہاں تک کشتی برفت نہ لگا دیا تھا پھر ہاتھی کو کشتی سے اتر کر کنارے لے آئے اس کے بعد کشتی میں سوار کیا یہ رکھنا شروع کر دیں اور اس حد تک کشتی پر سوار کیا کہ کشتی گیس کے نشان تک کشتی پانی میں ڈوب گئی تو پھر حضرت نے حکم دیا کہ ان لکڑیوں کو وزن کرو۔ جو وزن ان لکڑیوں کا ہو گا وہ ہاتھی کا وزن ہو گا۔ اس طرح ہاتھی کے وزن کا احسان طریقہ سامنے آیا۔

### (۱۲) آسمان کی مسافت دریافت کرنا

ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا یہ نیلیگوں آسمان ہم سے کس قدر فاصلے پر ہے تو آپ نے جواب دیا "نظر واحدہ" یعنی ایک حد نظر ہے۔ دراصل سائنسی لحاظ سے بھی خطی ذرات تک پہنچ کر ہمارا نظر رک جاتی ہے اور پھر خدائی قدرت سے ہم جہاں تو مسافت ایک اور قدر چار گزہ گئے جسے ہم دوسرا آسمان کہہ سکتے ہیں۔

### (۱۳) سورج کی جسامت معلوم کرنا

یکتہ بی سے حضرت علی علیہ السلام سے سورج کی جسامت دریافت کی تو آپ نے فرمایا تو تو فرسج ہے جبکہ یکتہ شمس میں کے برابر ہوتا ہے جبکہ ایک شمس میں تقریباً ۷۰۰۰ گز کا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے سورج کی جسامت بنتی ہے۔

$۲۰۰۰ \times ۳ \times ۵۰۰ = ۹۰۰$  یعنی  $۲۰۰۰ \times ۳ \times ۵۰۰ = ۹۰۰$  میل سائنس دانوں کے فاصلے اور پیمائش میں فرق ہو سکتا ہے جو کہ ۲۰ گز میں بتاتے ہیں جہیز میں اور پیمائش سے فاصلہ ناپنے کی کوشش کی ہے بین مولا کا مات نے اسے علم سے نہ شک جواب دیا ہے۔ (کتاب مقام اور جات عقلانی)

### (۱۴) زمین سے سورج کا فاصلہ کتنا ہے

ایک مرتبہ خلیفہ امیر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زمین سے سورج کا فاصلہ کتنا ہے؟ حضرت علی نے غائب کے ماحول میں اس قدر کوجہ سان جو اب دنیا وہ چیز تانگڑی سمجھا ہے وہ کہیں متغیر تھی۔ آپ نے کہا کہ تو مجھے گھوڑے پر سوار ہو کر سورج کی طرف سفر رواہ ہو جائے تو ۵۰۰ برس میں سورج پر پہنچ جائے گا۔

اللہ اکبر۔ ایک روپ گھوڑا۔ ۲۰ سے کم۔ ۳۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے ہندوستان کا ۹ کروڑ میل کے قریب ہے جو کہ سائیکلسٹوں کی اندازہ مسافت ہے۔

## ۱۵۰) اہرام مصر کی بنیاد کی تاریخ معلوم کرنا

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتد کچھ لوگ بہاب، ٹیبر کے صائبے پریم مصر کے مینا دکی، اور کچھ نیا کھیت تھے۔ اس پر حباب اور حیدر اسلام نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا ہر آدمی کوئی تقویری بتائی ہوئی ہے کسی نے کہا کہ ایک جیل کی تقویر ہے جس کے ٹیبل میں کیپٹن ٹراپے۔ آپ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ اسوقت اس وقت یعنی لہران اس وقت جایا گیا تھا جبکہ سیدہ مصر بروج سرطال میں تھے اور دوسرے بروج میں ایک بروج کھڑے کرتا ہے۔ اور آج کل جیل میں ہے اس حساب سے ۵ ہزار برس کی تعمیر کی گزر رہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تغذیرات الہامی

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ بمطابق۔ بدھری ۱۳۹۹ھ کو ناور ہونے والے پانچ آرڈیننس اور ایک حدیثی حکم کے متن کا مکمل اردو ترجمہ مع اعلان زکوٰۃ و عشر

- ۱۔ مجرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس۔
- ۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ترجمی) آرڈیننس۔
- ۳۔ مجرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس۔
- ۴۔ حکم امتناعی (شراب، پیرس، بھنگ وغیرہ)
- ۵۔ جائیداد کے خلاف (جی۔ سی) حد کا قانون آرڈیننس
- ۶۔ گڈروں کی سزائی تعمیل کا آرڈیننس۔
- ۷۔ اعلان زکوٰۃ و عشر۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## آغاز نظامِ مصطفیٰ مبارکباد

”اسلام دینِ فطرت ہے“ اس حقیقت کی توضیح کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ دین مس ذات کا بنایا ہوا ہے جو وقتِ کربھی خالق ہے، تخلیق خواہ کس قدر بڑی ہو، مگر مستند ہو ہے خالق کے آگے یا بچ ہو جاتی ہے۔

مشکان ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا نے دوزخ و جہنم کی وہ دات پاک جو حق حقیقی ہے، وہ اس نے ہر شے کو اپنی مناسب ترین صورت میں پیدا کیا ہے اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے خود خالق حقیقی فرماتا ہے: ”لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ“ بے شک ہم نے انسان کو بہترین انداز سے پرہیز کیا اور پرہیزگار بنا کر رکھا، انہی میں خدا کی صفات کا عکس نظر آتا ہے یعنی جو تخلیق خالق کی صفات کا عکس نظر آتا ہے یعنی جو تخلیق خالق کی صفات کا عکس ہے اس سے خالق کو کس قدر پر بار ہوگا۔

دو خالق نے اس ای تخلیق کے لئے جو نظام پسند فرمایا کیا اس نظام میں کسی حاجی کا اندر لگا ہو سکتا ہے؟ کم از کم ایک نماں کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ ایسی حاج کی راہ سے بھی گزرتے ہوئے نظامِ اسلام کہلے؟ لہذا فی سہول اللہ اسوۃ حسنہ مستند حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹے ہونے کی وجہ سے اہل ہیر زمانہ کے سامنے وہ نظام پیش کیا جو کسی گمراہ، کجیاد و احدا کی جہالت کے لئے نہیں بلکہ ہر فرد کی بھلائی کا ذمہ دار ہے۔ رہا جسے بہت سے نظام ہائے توہین کی زماں تاریخ کے اوراق کی ہمت سے ہیں کہ ہر فرد کی بھلائی کا نظام اسلام کی مبارکباد

نظام نے پیش کر لیا، اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ دو قسم کے نظام ہیں کسی طرح سے ڈگری ہے جس کی ایک طرح سے دوسرے کی طرح سے ایک نظام ایک خاص گروہ کی طرف سے لیتے ہوئے ہر انسان کو وہ حقوق دے سکے جو اس کا بنیاد کی حق ہے۔ بظاہر یہ دونوں نظاموں کے ہاتھ میں انسانی حقوق کا پرچم ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخصوص گروہ کے افراد کے ممبران پر غیر مطمئن اور انسانی حقوق سے محروم رہا۔ اب جو بین کی متاثر ہوئے ہیں ان میں انسانی حقوق کے نام پر قائم ہونے والا نظام صرف اس مخصوص گروہ کی حمایت کرتا ہے جس کے ان کے کی تعداد صرف تین کروڑ ہے۔ اور باقی انسان آج دنیا بھی حقوق سے محروم ہیں۔

مسلمانانِ پاکستان کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ آج وہ اس نظام کے خولے کئے جا رہے ہیں جو ایک طرف نظر ہو پاکستان کی اساس ہے اور دوسری طرف مسلمان کی روحانی و مادیکی، معاشی اور سماجی صحت کا ضامن ہے۔

پیش نظر مضمون یا بچ آرٹھی سنسن اور ایک حکم معاشی کے مقصد کے لئے تیار کیا مجموعہ ہے ترجمے کے لئے مگر یہی اخبار پاکستان ٹائمز کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

ہماری وی سائے کہ تیرور دگا رہا عالم اس نظام کی برکات کو اپنی پاکستان پر تازہ دل فرمائے

آمین

احقر

وصی تحا

صدر مرکزی تنظیم عمر (جس ڈ) کراچی

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا  
مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي  
دِينِ اللَّهِ إِنَّكُمْ تُوتَوْنَ بِاللَّهِ وَلْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝  
الزَّانِي لَا يَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ أَوْ مَشْرُكَةً وَالزَّانِيَةُ  
لَا يَنْكِحُهَا الْأَزْوَاجُ أَوْ مَشْرُكَةً وَحَرِّمَ ذَلِكَ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ يُدْرِسُونَ الْقُرْآنَ فَيُتَرِّقُونَ  
لَهُ فَيُتَوَّأُونَ رُبْعَهُ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَاِجْلِدُوا هُمْ ثَمَانِينَ  
جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

بدکار عورت اور بدکار مردوں میں سے ہر ایک کو سو دس مارے مار دو۔  
تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آجائے۔ اگر تم سدا پر رقیہ مت  
کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو نماز  
پڑھنا چاہیے بدکار مردوں کے بیکار عورت یا مشرک کے نکاح نہیں کرے گا ورنہ گناہ لڑا  
پر یہ حرام کیا گیا ہے اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر بھرت لگاتے ہیں اور بیچ کر کوہ  
نہیں لاتے تو انھیں اسی دس مارے مار دو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہی  
لوگ نافرمان ہیں۔ (سورۃ ۲۴، النور آیت ۲ سے ۵ پارہ ۲)

## جرم زنا رفاذ حدود آرڈی نٹس

جرم زنا آرڈی نٹس (لغاد حدود) ۱۹۷۹ء

آرڈی نٹس ۱۹۷۹ء

ہم نے جرم کو اسلامی امتیازی احکامات کی روشنی کے مطابق لانے کے لئے  
آرڈی نٹس

جب کہ یہ ضروری ہے کہ زنا کے متعلق موجودہ قانون کو اسلام کے امتیازی  
احکامات جیسا کہ قرآن و سنت میں ہیں کہ روشنی میں تبدیل کیا جائے۔

اور جب کہ صدر مملکت ملین ہیں کہ ایسے حال موجود ہیں جو فوری اقدام کا تقاضا  
رہتے ہیں۔ اب اس لئے جو لائی گئی ہے کہ وہ اس کے ساتھ اعلان کے مطابق ہو

اس وقت جاری ہے اور صدر مملکت اس کا پورا کام اختیار کرتے ہوئے درج ذیل  
آرڈی نٹس بنانے اور جاری کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

### (۱) مختصر عنوان، حدود و رفاذ

(۱) اس آرڈی نٹس کو جرم زنا (لغاد حدود) آرڈی نٹس ۱۹۷۹ء  
کہا جائے گا۔

(۲) اس کا دائرہ عمل پورا پاکستان ہو گا۔

(۳) یہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۰ء سے نافذ العمل ہو گا۔

### تعریفیں

تا وقتیکہ اس آرڈی نٹس کے متن یا سیاق و سباق میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

(۱) اختتامیہ مراسلہ جنھیں صدر دہرے کی صوبہ میں ۸ سال کا دور عورت ہونے  
کی صورت میں ۱۶ سال کی بیوی کو بلوغت کو پہنچ گئے ہوں۔

دب (۱) حد سے مردانہی سزا ہے جو قرآن و سنت میں مذکور کی گئی ہے۔

(ج) (2-NMARRIGE) یعنی شادی شدہ سے مراد وہ شادی ہے جو  
مشرعین کے تشکیق قانون کے مطابق ہوئی ہو اور شادی شدہ بھی اسی طرح تفسیر کیا جائیگا  
(د) گھس سے مراد ہے کہ

(۱) ایک مسلمان سچ آدمی جو کہ پاگل نہیں ہے اور وہ بالغ مسلمان عورت جو  
پاگل نہیں ہے جسے تعلیق رکھے جسک وہ اس وقت اس شادی شدہ ہو۔

(۱۰) یا ایک مسلم بالغ عورت جو کہ پاگل نہ ہو ورنہ بالغ مسلمان مرد سے جو پاگل نہیں  
ہے جسے تعلیق رکھے جسک وہ اس وقت اس سے شادی شدہ ہو۔

(د) "تقریر سے مراد کوئی سراسر جو حد کے علاوہ ہو ورنہ تمام دیگر مترادف اور  
وضاحتیں بالکل دہری مطلب رکھیں گی جیسا کہ تجویز تقریرات پاکستان (ریکٹ "ایچ" ۱۷  
۱۹۹۸ء جو کہ ریکٹ "ایچ" ۱۷۸۸ء یا تجویز مضابطہ موجودی ۱۹۹۸ء میں ہیں۔

(3) دوسرے قوانین پر غالب آرڈی منینس

اس آرڈی منینس کی دفعات کا اطلاق رکھتا وقت کسی دوسرے قوانین سے متبادل  
کے بغیر غالب طور پر ہوگا۔

(4) نہ نا ایک مرد اور ایک عورت اس وقت نہ کہ مرتکب ہیں کہ جب وہ ایک دوسرے  
سے ایک دوسرے جائز شادی کے بغیر جنسی تعلیق رکھتے ہوں۔

وضاحت۔ وہ ان کے پورے لیے جنسی تعلیق کے لئے تنہا کافی ہے کہ چول ہو ہو

(5) نہ نا جنس پر حملہ لگ کر ہوگی

(۱) راجس بھد کا اطلاق ہو گا وہ نہ نا اس وقت ہو گا جب

(۱) من کا نہ کتاب ایک بالغ مرد کیا ہو جسک پاگل نہ ہو اور اس عورت سے یہ عورت کے  
ساتھ وہ مدت دی شدہ نہیں ہے اور یہی اس کے ساتھ شادی شدہ کیا جاسکتا ہو۔

(د) من کا نہ کتاب ایک بالغ عورت سے جو پاگل نہ ہو اس کے ساتھ کیا ہو جسک ساتھ وہ

مت دی شدہ نہیں ہے اور نہ یہ وہ اس کے ساتھ شادی کا منہ کر سکتی ہے۔

(۲) جو کوئی نہ نا کا جنم ہو جس پر حملہ لگ ہوئی ہو اس آرڈی منینس کی وضاحت کے مطابق  
وہ نا اگر وہ یہ عورت جس سے اسے اسے حاملہ کام یہ اس وقت تک پھر یہ عورت تک۔  
اس کی موت واقع ہو جائے۔

(ب) اگر وہ مرد عورت جس سے نہیں ہے تو اسے کوڑوں کی سزا جانے عام مردانہ  
کی جس کی تعداد ایک سو ہوگی۔

(ج) کوئی مرد اور یکیشی نہ کہ سخت دی گئی ہیں اس کی اس وقت تک تعلیق نہ ہو کہ جب  
تک اس عدالت سے جس میں سزا دی گئی ہے فیصلہ کی گئی دائر ہو تو تین نہ ہو جائے اور گنجہ کوڑوں  
کی سزا بھی ہو جس تک اس کی تعلیق اور تین نہ ہو جائے جنم کے ساتھ ایسا سزا دیا گیا  
جائے گا جیسا کہ وہ سادہ قید کا سزا یافتہ ہو۔

(6) نہ نا بالجبر

نہ نا باجبر نہ کہ اس سے قرار دیا جائے گا اگر وہ مرد یا عورت کے ساتھ جنسی  
کمی صورت پر جنسی تعلیق رکھے جسکے ساتھ وہ جائز طور پر شادی شدہ نہ ہو اور وہ اس  
سے کوئی ایک عورت کا ہو

ا) نہ نا رکھے داد کے خلاف۔

(ب) نہ نا رکھے رضامندی کے خلاف۔

(ج) نہ نا رکھے رضامندی کے ساتھ جب کہ اس کی رضامندی اس وقت یا پھر اس کے ذریعہ ہو  
(د) اس کا رضامندی نہ ہو جیل عیم نہ جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ نہ شادی شدہ  
نہیں ہے اور رضامندی اس سے دی جاتی ہے کہ کوئی نہ نا رکھے جسک عورت کوئی دوسرا  
شخص پر جنسی و فساد کر دیا عورت و عین رکھتا ہے کہ اس کے ذریعہ نہ نا رکھے دی گئے گا۔

وضاحت۔

نہ نا بالجبر کے نہ نا کتاب کے لئے جنسی تعلیق کے وجود کے  
سے ان کا کافی ہے کہ دخول ہو ہو۔





مک قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اگر سزا ایک قید کی ہی ہے، اس کے ساتھ کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی جس کی تعداد تیس تک ہوگی۔  
**انوار عورت کو خیر یا ترغیب یا تنبیہ دیکر انوار کے شادی پر مجبور کرنا وغیرہ**

جو کوئی کسی عورت کو انوار کرتا ہے یا بھگنے جاتا ہے اس نیت سے کہ اس عورت کو مجبور کیا جاسکے گا یا یہ جائے ہوئے کہ اس عورت کو مجبور کیا جائے گا وہ اپنی مرضی کے بغیر اس سے نکال دی کرے یا اس غرض سے لئے کہ اس عورت کو مجبور کیا جاسکے گا یا وہ غلابا جائے گا کہ وہ اس سے ناجائز جنسی تعلق قائم کرے اسے عرصہ کی سزا دی جائے گی۔ ورنیس کوڑوں تک سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی کیا جائے گا۔

وہ جو کوئی خیر یا ترغیب کے ذریعہ جیسا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۹۶۵ء میں بیان کیا گیا ہے یا بے اختیار کو غلط استعمال کرتے ہوئے یا دباؤ کے کسی طریقہ سے کسی عورت کو راضی کر لے کہ وہ کسی جگہ سے جائے، اس نیت سے کہ اس نیت سے کہ اس عورت کو ناجائز تعلق کے لئے مجبور کیا جاسکے گا یا اس عورت کو غلابا جاسکے گا یا یہ جائے ہوئے کہ وہ ناجائز تعلق کے لئے مجبور ہو جائے گی۔ یا اور غلابا جائے گی سے بھی وہ بیان کی گئی سزا دی جائے گی۔

### (۱۲) کسی شخص کو غیر فطری خواہش کیلئے انوار کرنا یا ترغیب یا تنبیہ کرنا

جو کوئی کسی شخص کو اس غرض سے لئے انوار کرتا ہے یا ترغیب یا تنبیہ کرتا ہے کہ اسے غیر فطری خواہش کا تہ نہ بنایا جائے گا یا اسے عورت کی جاسکے گا کہ وہ غیر فطری خواہش کا تہ نہ بنایا جاسکے یا یہ جلتے ہوئے کہ وہ شخص غیر فطری خواہش کا تہ نہ بنایا جائے یا غیر فطری خواہش سے عورت پر جائے گا اسے جیسا کہ اس نیت سے کہ اس عورت کو سزا دی جائے گی اس کے ساتھ جرمانہ بھی کیا جائے گا اور اگر عورت قید کی سزا دی جائے گی تو اس کے ساتھ تیس کوڑوں تک کی سزا بھی دی جائے گی۔

### (۱۳) عورت فروشی کے مقاصد کیلئے اس کی فروخت وغیرہ

جو کوئی شخص کو اس غرض کے لئے بیچ دے، اگر یہ بیچ دیا ہے یا منتقل کرتا ہے اس نیت کے ساتھ کہ وہ شخص کسی وقت کی شخص کے ساتھ عورت فروشی یا ناجائز جنسی

تعلق یا کسی غیر فطری اور غیر اخلاقی مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکے گا یا اس کا بیچ دیا جائے گا یا یہ جائے ہوئے کہ یہ شخص کسی وقت ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یا ناجائز کیا جائے گا اسے موت کی سزا دی جائے گی اور ساتھ ہی تیس کوڑوں تک سزا اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی۔

(۱۴) کسی عورت کو بھگوت فروشی کے لئے فروخت کرنا یا جانا ہے، یا کہ یہ بیچ دیا جائے ہو یا کسی دوسرے طریقہ سے کسی ایسے شخص کو منتقل کیا جائے ہو جو عورت فروشی کا رٹہ رکھتا ہے یا اس کا منتقل ہے، وہ شخص جو ایسی عورت کو منتقل کر رہا ہو اسے عورت فروشی کیا جائے گا کہ اس نے اس عورت کو عورت فروشی کے لئے فروخت کیا ہے تاؤ قید کے اس کے برعکس کوئی ثبوت مہیا نہ ہو جائے۔

(۱۵) اس دفعہ اور دفعہ ۱۹ میں "ناجائز تعلق" سے مراد جنسی ناجائز تعلق ہے جو وہ حصول کے ذریعہ یا بیچ دیا گیا ہو یا سزا دی شدہ نہ ہو۔

### (۱۶) کسی شخص کو عورت فروشی کی غرض سے تہذیب

جو کوئی کسی شخص کو اس نیت سے تہذیب ہے یا کہ یہ بیچ دیا ہے یا کسی دوسرے طریقہ سے اس کو بیچ دیا ہے، اگر وہ شخص کسی وقت کسی شخص کے ساتھ عورت فروشی یا ناجائز تعلق یا کسی غیر فطری خواہش کے ذریعہ اخلاقی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یا یہ جائے ہوئے کہ وہ شخص کسی وقت ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یا ناجائز کیا جائے گا اسے موت کی سزا دی جائے گی اور ساتھ ہی تیس کوڑوں تک سزا اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی۔

### وضاحت — کوئی طوائف یا کوئی شخص جو عورت فروشی کا رٹہ رکھتا

ہو یا اس کا منتقل ہو جو کسی عورت کو خرید رہا ہے، کہ یہ بیچ دیا ہے یا کسی دوسرے طریقہ سے اس کو قبضہ میں رکھتا ہے اسے بیچ دیا جائے گا کہ اس نے ایسی عورت کو قبضہ میں رکھا ہو ہے کہ اسے عورت فروشی کے لئے استعمال کیا جائے گا تاؤ قید کے برعکس کوئی ثبوت مہیا نہ ہو جائے۔

(5) کسی مرد کا قانونی شادی کا دہرہ کے سے یقین دلاتے  
ہونے پر غیبی لاکھ بشارت کرن

ہر وہ مرد جو دھوکہ دے کسی عورت کو جو اس کے ساتھ جائز طور پر شادی  
شدہ نہیں ہے اسے یقین دے کر دہرہ کا قانونی طور پر اس سے شادی دے دے اور  
اسی یقین میں اس سے بشارت کرتا ہے اسے ۷۵ سال قید یا مستقل کی سزا  
اور دس کوڑوں تک کی سزا اور ہزار کی سزا بھی دی جائے گی۔

(16) کسی عورت کو جبکہ مانہ نیست پھنسے ہوئے جانایا کر سستیں رکھن

جو کوئی کسی عورت کو نہ جانے پہ پائے سے جاتا ہے کہ وہ عورت کسی شخص  
سے ناجائز کسی تعلقی قائم کرے گی یا اس عورت کو سنیت سے چھینے رکھتا ہے  
یا اس میں رکھتا ہے اسے سات سال تک کسی ایک مہتمم کی قید کی سزا دی جائے گی ساتھ  
کوڑوں کی سزا بھی ہوگی جو تیس سے زیادہ سہوے ہوئے اور بے رحمی کیا جاسکے گا۔

(17) سنگسار کرنے کی سزا کی تعمیل کا طریقہ کار

موت تک پھر مارنے کی سزا جو کہ دفعہ 3 اور دفعہ 4 کے تحت دی جائے  
گی اس سزا کی تعمیل درج ذیل طریق پر ہوگی۔

وہ گواہ چھوڑے جو کہ عورت کے خلاف گواہی دی تھی وہ حاضر ہوں گے وہ جرم کو پتہ چلا  
نہ ہو کر ان کے اور وہ کہ پھر بار سے جہاد ہے ہوں اور جرم کی موت واقع ہو جائے  
تو پھر پھینک دیا جائے گا وہ ایک دہرہ سے پھنسے ہوئے ہوں گے۔

(18) جرم کرنے کی کو شش پر سزا

جو کوئی اس سرکاری نیس کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گی اسے مستثنیٰ کرنا  
ہے جس کی سر قید یا کوڑے سے ہے۔ یا جرم کے ارتکاب کا باعث بنتا ہے اور کسی

کو شش میں وہ جرم کے ارتکاب کی جانب کوئی قدم نہیں اٹھاتا ہے اسے  
قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لئے دی گئی ہوگی طویل ترین قید کی سزا کے  
کے لئے تک ہو سکتی ہے۔ یا کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی جو تیس سے زیادہ نہ  
ہوئے گی یا جہاد نہ ہو سکتا ہے جو کہ اس جرم کی سزا میں دیا گیا ہے یا تمام سزائیں  
میں سے کوئی دو سزائیں دی جائیں گی۔

(19) مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی متعلقہ دفعہ کا اطلاق

اور ترامیم

۱) جب تک کہ اس سرکاری نیس کی کوئی دروغداشت نہیں کی جاتی تو تعزیرات  
پاکستان ایکٹ ۷۰-۸۵۰ کے باب ۷ کی دفعات 34 سے 38 اور 39  
کی دفعات 63 سے 72 اور باب 5 اور 5A کی تمام شرائط مناسب تبدیلیوں کے  
ساتھ اسکی آدھی نیس کے متعلقہ سہوے پر لاگو ہوں گی۔

۲) جو کوئی اس سرکاری نیس کے تحت اس سے جرم کا جرم ہو جس پر وہ کا اطلاق  
ہوتا ہے اس پر اسے جرم کی تعزیر کی سزا لاگو ہوگی۔

(3) مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ ۷۰-۸۵۰ میں

(1) باب 1 کی دفعہ 366، 372، دفعہ 373، دفعہ 374 اور دفعہ 376

اصول باب 2 کی دفعہ 493، دفعہ 497 اور دفعہ 498 منسوخ بھی  
جائیں گی۔

(4) دفعہ 367 میں الفاظ اور کلمات "OR TO THE UNNATURAL  
LUST OF ANY PERSON" چھوڑ دیئے جائیں گے۔  
۵) مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱898ء کا اطلاق اور تعزیرات

(1) مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۷۰-898 کی دفعہ 374 اور دفعہ 376  
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نیس کے تحت متعلقہ سہوے پر لاگو ہوں گے۔



1979 کاغذ آرڈیننس

جب کہ یہ ضروری ہے کہ موجودہ 'قدف' سے منطقہ موجودہ خانوں میں ضروری تبدیلی کی جائے تاکہ سے سلام کے انتہائی احکامات جب کہ قرآن و سنت میں بیان کی گئی ہے کہ توثیق میں رہا جائے۔

اس نے ۵۰ جوبائی ۱۹۷۷ء کے قانونی اعلان C.M.L.A.N.O.Z ۱۹۷۷ء کی تعمیل میں اور اس سے حاصل ہونے والے تمام حقیقت کی موجودگی میں صدر روریج دیں آڈیو میں سننے اور جاری کرے میں خود ہی تجویز کر رہے۔

2. مع نجاد نثرہ ملک تمام پاستر ہوگا۔

3. یہ سڑی بیس ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۹ بمطابق فروری ۱۹۲۰ء میں لکھی گئی۔

(2) تعریفیں

1، "بائع" "تقریر" "زنا" اور "باب خمسہ" سے مرد بائیں دہی  
 پہنچ جیسے کہ حرم زنا (از ذمہ خود) "مٹی" خمس میں بیوی کی لگتا ہے۔  
 کو کوئی دھنق کے متعلق کو حقیقت کا نتیجہ ہو یا اسد کہ ہو احمد دیتا ہے یہ  
 عجیبہ کے لئے دیتا ہے اور اسے یہ معلوم ہو کہ اس میں ایسا حرام ہے سے دوسری





متعلق امر کے موضوعات برق بونی حتمی رکھتے ہوں۔

۱. ایک مستعینت عدالت میں کسی دوسرے شخص پر دہماکا کرنا نہ ملتا ہے۔  
 لیکن عدالت کے سامنے ایسی تائید میں جانہ گوہر پیش کرنے میں ماکام نہ ہونا۔  
 (ب) عدالت کی تحقیق کے مطابق ایک گڈ ہونے "زن یا رن" وغیرہ کے برعکس  
 بڑھم کی جھوٹی گڈ ہی دی ہو۔

(ج) عدالت کی تحقیق کے مطابق ایک مستعینت سے رانا غیر کا کھٹوا درم  
 لگایا ہو۔

#### (4) قذف کی دو قسمیں

یک قذف وہ ہے جس پر حد کا اطلاق ہوگا اور ایک قذف وہ ہے  
 جس پر حد کا اطلاق نہیں ہوگا۔

#### (5) قذف جس پر حد کا اطلاق ہوگا

جو کوئی بالغ ہوتے ہوئے آزاد اور بیکر کسی اجہم کے کسی مخصوص شخص  
 جو کہ محض ہے اور کسی تعین قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے کے خلاف "وہ" کہ  
 "قذف" کا ارتکاب کرتا ہے اس پر ڈی، مجلس کی شرائط کے مطابق اس سے  
 "قذف" کا جرم کیا جس پر حد، لاکو ہوگی۔

وضاحت: (۱) اس دفعہ میں "محض" سے مراد ایک ہی عقل  
 بالغ مسلمان ہے جس نے یا تو جسمی تعین نہ رکھا ہو یا جسمی تعین رکھتا ہو مگر  
 صرف اپنے قانونی ستادی مشدہ شوہر یا زوجه سے۔

وضاحت: (۲) اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے متعلق  
 برہمت لگاتا ہے کہ وہ شخص حرامی بچہ ہے یا سے جائز بچہ شعیع کہے سے انکار  
 کر دیتا ہے تو وہ شخص اس شخص کی "رکے ہائے میں" قذف، کا مرتکب ہوگا  
 جس پر حد کا اطلاق ہوگا۔

#### (6) قذف جس پر حد کا اطلاق ہوگا کا ثبوت

قذف جس پر حد کا اطلاق ہوگا کا ثبوت ذیل میں دی گئی کسی ایک صورت

میں ہوگا۔

(۱) جب ملامت میں "وہ" یا خفیہ عدالت کے سامنے جرم کے ارتکاب کا قرآن  
 کریم ہے۔

(ب) جب ملامت کی موجودگی میں "قذف" کے جرم کا ارتکاب کرے۔  
 (ج) "خوف" کا غلط پوسٹولٹ کے علاوہ کم از کم دو مسلم مرد گواہ جن کے بارے  
 میں ترکیب نشہور کے تقاضوں کے مطابق مطمئن ہو کہ وہ سچے شخص ہیں اور  
 نہ ٹرگٹ ہوں سے باز ہے ہیں۔ وہ گواہ قذف کے جرم کے ارتکاب کی اطلاع  
 گدی دیں گے مگر بشرطہ کہ اگر ملامت پر مسم ہو تو گواہ بھی پر مسم ہو سکتے ہیں۔  
 مزید یہ بھی شرط ہے کہ مستعینت یا اس کے ختماء کے بیانات گواہوں  
 کے بیانات سے پہلے دیکھا رٹ گئے جائیں گے

#### (7) قذف کی سزا جس پر حد کا اطلاق ہوگا

۱. جو کوئی قذف کا ارتکاب کرتا ہے کہ جس پر حد لاکو ہوتی ہو اس سے ۸۰  
 کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(۲) جو کوئی قذف کے جرم کا مرتکب ہو ہو کہ جس پر حد کا اطلاق ہوتا ہو اور اسے  
 سزا بھی دیا جائے ہو تو اس کی کوئی بھی قانونی عدالت میں قابل قبول نہ ہوگی۔  
 (۳) ذیل دفعہ کے تحت دی جانے والی سرکاری تسمیل میں دقت تک ہوگی  
 جب تک اس عدالت کو تعین نہ ہو جائے سمیں میں سے متعلق ہیں اور نہ ہو اور  
 جب تک کہ سرکاری کو تعین و تسمیں نہیں ہو جاتی جرم کے ساتھ مجرم عدالت خوجہ کا  
 ایکٹ ۱۹۹۹ کی شرائط کے مطابق جس کا تعلق عدالت کی منظوری یا سزا  
 کا معطل ہے۔

ایساٹ نوک کہ جائے گا جیسے کہ وہ سادہ قید کا سزا یافتہ ہو۔

#### (8) گواہ استغاثہ درج کر سکتا ہے۔

اس آرڈی منس کے تحت اس دقت تک کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جبکہ  
 مدد جزی میں سے کوئی پوئیس کو رپورٹ کرے یا عدالت میں استغاثہ دائر کرے۔

۱۰ اگر وہ شخص جس کے بارے میں قذف کے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے اور وہ زندہ ہے یا وہ شخص یا کوئی شخص جو اس نے سختی رہنایا ہو۔

۱۱ اگر وہ شخص جس کے بارے میں قذف کے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے وہ مر چکا ہے اس کے تاؤ جلاو اس کی اولاد سے کوئی شخص۔

۱۲ وہ شخص جن میں حد نہیں لگائی جائیگی یا جاری نہیں کی جائیگی

(۱) تہذیب مدہ دین قذف کی صورتوں میں سے کسی ایک پر بھی لاگو نہیں ہوگی۔

۱۳ اگر کسی شخص پر یہ دلائل کے خلاف قذف کے جرم کا ارتکاب کیا ہو۔

۱۴ وہ شخص جس کے متعلق قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو اور وہ مستعیت ہو اور

کارروائی کے دوران سماعت وہ فوت ہو گیا ہو۔

۱۵ وجہ تہذیب بہت سخت ثابت ہو گئی ہو۔

۱۶ اس صورت میں جبکہ حد کی تعمیل سے پہلے مستعیت اپنے قذف کے خلاف سے پیچھے ہٹ جائے یا یہ خیال دے دے کہ جرم سے چھوڑا احترام کیا ہے یا یہ کسی گواہ کے چھوٹی گواہی دی جو اس طرح گواہوں کی تعداد دو سے کم ہو جائے تو حد جاری نہیں ہوگی بلکہ عدالت ریکارڈ کا معنی میں تقریباً دو بارہ سماعت کا حکم دے سکتا ہے۔

(۱۵) قذف، جس پر تقریر پڑا کر ہوگی

جو کوئی قذف کا جرم کرتا ہے جس پر حد کا اطلاق نہیں ہوتا یا جس کے بارے میں بیان کردہ ثبوت کی کسی قسم سے ثبوت نہیں ملتا یا جس کیلئے دفعہ کے تحت حکم اطلاق نہیں ہو سکتا یا حد جاری نہیں ہو سکتی وہ اس قذف کا جرم ہوگا جس پر تقریر پڑا کر ہوگی۔

(۱۱) قذف کی سزا کہ جس پر تقریر پڑا کر ہوگی

جو کوئی قذف کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے جس پر تقریر پڑا کر ہوگی جو اسے کسی جسم کی سزا دی جائے گی جو دو سال سے زیادہ نہ ہوگی اور سب سے کم کوڑوں کی سزا ہوگی جو کہ چالیس سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

۱۷ اس دفعہ کے مطابق جرم کی نوعیت کا مسودہ چھاپنا یا کندہ کرنا

جو کوئی ایسا مواد چھاپنا یا کندہ کرنے کا یہ جرم ہے جو بے باوجود ہر شخص کرتے ہوئے

۱۸ اس قسم کا جرم جس کا دفعہ ۳ میں حوالہ دیا گیا ہے تو ایسے شخص کو دو سال سے کم کی سزا دی جائے گی جو دو سال تک سزا سے قید اور اس کے علاوہ وہ تیس کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

۱۹ جو کوئی ایسا کوئی مواد چھاپنا یا کندہ کیا ہو جس کا دفعہ ۱۸ میں حوالہ دیا گیا ہے جیسے کہ یا جسے رکھنے میں سے گاہے گاہے ہوئے کہ اس موضوع پر متعلق ہے تو ایسے شخص کو دو سال سے کم کی سزا دی جائے گی جو دو سال تک سزا سے قید اور اس کے علاوہ تیس تک کوڑوں کی۔ یا جرم مارنے یا کوئی دوا یا شہم سزا میں دی جائے گی۔

۲۰ کوئی قذف کی حد میں سے کسی حد کے خلاف جو دفعہ کے مترادف معنی میں "مفسد" ہے زنا کا الزام لگانے اور بیوی اس الزام کو سچا ماننے سے انکار کرے تو اس پر مندرجہ ذیل طریق کار لیں کا اطلاق ہوگا۔

(الف) خود عدالت کے دو ہر دو طرف اٹھا کر کہے گا۔

۲۱ میں قاضی مدعی کے قذف کی سزا لگا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی بیوی سماعت کی بیوی کا نام کے خلاف زنا کا الزام لگانے میں یقیناً سچا ہوں اور چار دفعہ ایسی ہی قسم کھانے کے بعد وہ کہے گا۔ "اگر میں اپنی بیوی سماعت کی بیوی کا نام کے خلاف زنا کا الزام لگانے میں چھوٹا ہوں تو مجھے پر مشروط قذف کی معصیت ہو" اور

(ب) فقرہ بار (الف) کے مطابق خود کے بیوی کے مدعی کا عدالت کے قریب حلف اٹھا کر کہے گی "میں قاضی مدعی کی قسم کھ کر کہتی ہوں کہ میرا خاوند میرے خلاف زنا کا الزام لگانے میں یقیناً چھوٹا ہے"۔ اور چار دفعہ ایسی ہی قسم کھانے کے بعد وہ کہے گی۔ "اگر وہ مجھ پر زنا کا الزام لگانے میں چھوٹا ہے تو مجھے پر مشروط قذف کا قہر نازل ہو"۔

(۲) دیل دفعہ ۱۸ میں مذکورہ طریق کار مکمل ہونے کے بعد عدالت میں بیوی کے "جین" منسج نکاح کا حکم جاری کرے گی جو منسج نکاح کی ڈگری کے مترادف ہوگا اور اس حکم کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جاسکے گی۔

۱۷۱۔ اگر خاوند یا بیوی اس طرفی کا پر حیدری دفعہ میں مذکور ہے مگر نہ  
نکار کرے نہ خاوند یا بیوی۔ چنانچہ صورت یہ ہے کہ جو حرامست ہو، رکھ جائے  
تا وہ قفسیکہ

(نہایت زندگی عبودیت میں کہ وہ مذکورہ راہ پر اپنی کامیابی پر جس پر  
میں راضی ہو چکا ہے۔

(د) بیوی کی عورت میں یا لڑکے یا لڑکی کا ہر عمل یہ ہونے والا  
راہی ہو جائے یا خاوند کے، لڑام کو سبھا قبول کرے۔

(۴) یوں گھر چاند کے لہر کو مچھلی بتول کہہ دے تو وہ نہ ماسٹو صحت ہوگی  
ہوگی در اسے دھڑکی سر دی جائے گی۔ جو تھرم زن (نہ دھند) آردی مید  
نہیں ۱۹۰۹ کے تحت مقرر کی گئی ہے

بحر یہ ۱۹۰۹ء کے تحت مقررگی لگا ہے

بشرح : اَللّٰهُمَّ تَدْنِيْ فَرَّاسًا

والذين يذبحون ذواجنهم ولم يكن لهم شهيد او لا  
الفسوق مستفاد في احد بغير اربع شهادات في الدنيا  
ولكن المقيد عينه والحامسة ان لعنت الله عليه من كان  
وليد من عاتق القديس ان تستعمل اربع شهادات في الدنيا  
من اكد من في الحامسة ان لعنت الله عليه من كان من القديس

(سورة النور آیات ۱ تا ۲۴)

ترجمہ۔

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب نگاہیں اور لڑکے  
یا سب سے بیاہنے کے بعد ان کو نہ چوں تو ایسے کسی  
کی کو اپنی بیوی سے کہ چار بار تو اپنی صفت اللہ کے نام سے  
کہ وہ سب سے بڑا ہے۔ اور یہ کہ  
اللہ کی لعنت ہو سب پر اگر چہ وہ ہو۔ اور  
عورت سے یوں سنہل جائے گی۔ کہ وہ

اُنکا نام ہے کہ ہمارے بارگاہِ ہمدرد سے کہ مراد چھوٹا ہے۔  
اور ————— یا جو یہی لڑی کہ عورت پر غضب اُنکا کا اثر  
مراد سچا ہوتا ہے۔

۵۱۔ اس فانی جس کے تحت قابل منہاجرم کے ارتکاب کی کوششیں ہرگز  
جزوئی اس آدمی میں سے تھیں۔ بلکہ ہر جرم کی کوشش کرتا ہے یا جرم کے ارتکاب  
کے لئے کوشش کا باعث بنتا ہے اور یہی کوششیں ہیں ارتکاب جرم کے لئے کافی کمن  
کرتا ہے تو اسے اس جرم کے تحت ہی بخدا فی ہول ترین قید کی سزا کا لفظ وعدہ قید کی سزا  
دی جائے گی یا جرم کے تحت دی جائے گی کی طرف اشارہ کیا جائے گا یا اس سے کوئی دوسرا  
سزا میں یا تمام سزائوں میں شامل کی جائے گی۔

(۱۶) مجموعہ تقریرات پاکستان یکٹ ۸۶۵x۷۲ کی متعلقہ دفعہ کا اطلاق

۱۔ جب تک اس آرڈی نیس میں سریرہ وضاحت نہیں کی جاتی مجبوراً تقریباً ایک سو  
تیس 17-8000 کے باب ۲ کی دفعہ 34 سے 38 کی تشریح، باب ۲ کی 53 سے 72  
تک دفعات اس آرڈی نیس کے تحت متعلقہ سرکار میں صاحب تہذیبوں کے ساتھ  
نہ گہرا ہو رہی۔

۲۔ جو کوئی امانت جرم کا مرتکب ہو گا حق پر اس سے ڈی تین سو کے قتل و  
مرگ ہو سکتی ہے۔ اس پر یہ جرم کے لئے دی گئی ہے، تعزیر کی سزا لگا ہو سکتی ہے۔

(۱۶) مجموعہ فقہ جنوب اری ایکٹ ۵، ۱۸۹۸ کا حلاق

صورتیکہ اس آرٹری نہیں میں کوئی تخریب و فسادت نہیں کی جاتی مجبوظ  
صاف طور پر ری ایکٹ ۶ ۱۹۵۸ کی روایات جیسا کہ مجبوظ میں بیان کی گئی ہیں۔  
اس آرٹری نہیں کے تحت متعلقہ طور فوق میں عصب تدبیلیوں کے ساتھ  
لاگو ہوں گی۔ اگر شرط یہ ہے کہ اگر سہادت سے یہ ظہر ہو کہ مجرم نے کسی دوسرے  
قانون کے تحت مختلف مجرم کیلئے تو اگر وہ عداوت میں مجرم کی سماعت اور سزا  
دیے کی نجات ہوتا ہے، اس مجرم کے بعد یہ مجرم قرار دے سکتی ہے اور سزا بھی دے سکتی ہے۔



2. اس مجموعہ کی سرائے موت کے متعلق توفیق کی ستر لفظ اس آرڈی نیس کے تحت سز کی توفیق میں مناسب تبدیلیوں کے ساتھ لگو ہوں گی۔

(3) اس مجموعہ کی دفعہ 391 کے ذیلی دفعہ 3 یا دفعہ 393 کی تشریح اس آرڈی نیس کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا پر لگو نہیں ہوں گی۔

(4) اس مجموعہ کے باب 29 کی ستر لفظ اس آرڈی نیس کی دفعہ 7 کے تحت دی گئی سز کی بابت لاگو نہیں ہوں گی۔

(18) عدالت کا سربراہ مسلمان ہوگا

وہ عدالت جس میں مقدمہ زیر سماعت ہو یا جس میں امین زیر سماعت ہو اس کا سربراہ مسلمان ہوگا۔

(18) دوسرے قوانین پر غالب آرڈی نیس

اس آرڈی نیس کی ستر لفظ موجودہ رائج اوقت کسی قانون کی کسی چیز کا مقابلہ کے بغیر مؤثر ہوں گی۔

(20) استثناء

اس آرڈی نیس کے اعلان سے فوری پہلے کے مقدمات جو کسی عدالت میں تصدیق طلب ہوں یا وہ جرائم جو اس آرڈی نیس کے اعلان سے قبل کے ہوں جیکے ہوں یا اس آرڈی نیس کا کوئی حصہ بھی لاگو نہیں ہوگا۔!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلٍ

الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُرْفِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ

وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَلِصُدَّ عَمَّا

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُمْ مُنْتَهُونَ

اے ایمان والو شراب اور کھوا اور کھیل اور فال کے ہر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم بچاتے پاؤ۔ یہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور کھیل کے ذریعے سے تم میں دشمنی و بغض نہ رہے اور تمہیں سز کی یاد سے اور کار سے روکے سو اس بھی بار کا و۔

شراب، پیرس، پھنگ و غیرہ

سلام آباد ۱۰ فروری۔ صدر مملکت نے ہفتے کے روز ایک حکم جاری کیا جس کا نام حکم امتناعی (ایف آئی او) تحریر شدہ ہے۔ گاہے عدالتی حکم کا امتناع دینے میں ہے اور دوسرے میں ہے کہ یہ عدالت کے حکم کے برخلاف ہے کہ جو وہ وقت تک عدالت کی روک تھام سے رہے ہیں انہیں اسلام کے ”حکم امتناعی کے مطابق کیا جائے“ جیسا کہ قرآن اور سنت میں بتایا ہے۔ اب اس نے ہر خودی ۱۹۷۷ء کے اعلان اور ۱۹۷۷ء چیف مارشل لاویٹ منسٹر میجر ایچو کی ریٹائر اور اس کے تحت تمام خفیہ ادارت رکھنے ہوئے صدر مملکت اور چیف مارشل لاویٹ منسٹر میجر ذیل حکم جاری کرتے ہوئے جوئی فیسور کرپٹر

باب - ۱  
مکتبہ

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور نفوذ

۱۔ اس حکم کو دھکم پٹی رحمد کا تعاضل تجربہ شدہ کیا جائے گا

۲۔ اس کی ضرورت پاکستان ہوگا۔

۳۔ یہ حکم راجہ لالہ قاسم علی صاحب نے بطریق ارفضہ مدعی ۱۹۶۹ء کیس سے

نافعہ لکھنؤ -

۱۔ بالغ سے مراد وہ شخص ہے جس کی عمر ۱۸ سال ہو یا بالغ ہو گیا ہو۔

۱۰) مستند میثاقیکل آفیسر سے مراد وہ میثاقیکل آفیسر ہوتا ہے۔

شہرہ سے کہیں کوئی حکومت نے احتیاجات دیئے ہوں۔

۱. ج. (BOTTLE) یا (BOTTLE) سے مراد تہ اور مادہ کو کسی  
 لیکن یا نالی سے بوتل یا مارتیاں یا جھوٹے منہ کی بوتل یا اس قسم کے کسی برتن میں  
 فروخت کی طرح سے ڈال جاکے۔ اگرچہ اس میں تیار کی کا کوئی مرحلہ طے ہوا ہو یا نہ  
 ہوا ہو۔ اس میں ایک بوتل یا برتن سے دوسری میں منتقل کرنا بھی شامل ہے۔

(ج) (لا انا لا) خرید (لا انا لا) و خرید ناسے مراد کسی طرح حاصل کرنا خواہ تحصیل یا کسی اور طریقہ سے ہو۔

(۷) COLLECTOR، کلکٹر سے مراد ایسے متخفین ہوں گے جسے اس حکم کے تحت کلکٹر کے کچھ یا سارے فرائض یا اختیارات سونپے جائیں گے۔

(در) "ملائے ہوئے سزا ہو گی خود را۔ اور سنتے حکم دیا ہے۔"

(س) "مشیت" سے مراد وہ چیز ہے جو کہ سیدہ واپس میں مخصوص ہیں اور

ہن میں نشہ آور ستراب بھی مٹ مل ہے وہ دوسری چیریں جو کسی شے سے تیار ہوں

جسہد صوبائی حکومت سرکاری گزٹ میں اصل حکم کی تعمیل کے لئے "نشنل آؤڈ" قرار دے

(۵۵۵)

روح: نشہ آور شراب، میں اسپرٹ کا گرم خمریت، مشرب کے اسپرٹ، مشرب

سیر تاجدہ مکحول جن میں اکثر تاجدہ اس وقت میں ہی وجود رکھتے تھے۔

بقول ماہو میکیں اس میں کھوس لے اور شمالی نہیں ہے جب تک کہ اسے مخلول نہ

بنایا جائے۔

(ع) مینو فیلیچر (تیار ی) میں پرستش کا طریقہ خواہ وہ تصدی پر یا مصلحتی پر ہو

دریغہ کی تشہ اور پیر میاں پو، یا تیار کی جائے یا مرکب بنایا جائے یا دھبہ ۵

لشکر کی جائے جس لشکر آدھ شرب بجز جانیں۔

(۵) «بجگہ» میں یک لھر کوئی تیرہ، اسی، ہمارے، دوکان، سٹ، میاں، گارہ،



## ۸۔ شراب نوشی جس پر حد لگا ہوگی۔ جر کوئی باغ مسلک

نہ آہر محلول (شراب) منہ کے ذریعہ پیتا ہے وہ شراب پینے کا مجرم ہے اس پر حد لگا ہوگی۔ اور اسے کوڑوں کی سزا دی جائے گی جس کی تعداد نوشی ہوگی۔ مگر شریعہ سے کہہ کر اس کی تعمیل اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ اس کی کوئی عین عدالت نہ ہو جائے جس میں کسب و کاری کی میں نہ ہو درحقیقت کہ سر کی کوئی ہو کہ تعین نہیں ہو جاتی اس وقت تک مجرم مجموعہ حفاظہ خو جہاری ۶۸۹۸ کے دفعات کا یا مستعمل سمجھا جائے گا جس میں ضرورت اور عین کی معطلی متعلق ہے جس کے ساتھ اب ہی مہول کیا جائے گا جیسا کہ قید لامستہقت دی گئی ہو۔

## ۹۔ شراب نوشی کا ثبوت جس پر حد کا اطلاق ہوگا

شراب نوشی کا ثبوت کہ جس پر حد لگا ہوگی وہ اس میں سے کسی قسم کا ہوگا۔  
۱۔ جب لازم بخلاف اور اختیار عدالت کے بعد سروسٹرب نوشی کے مجرم کو اعتراف کرنا ہے اس پر حد کا اطلاق ہوگا۔

(ب) اگر لازم دو قسم مرد کو جن کے متعلق عدالت "تزکیہ الشہود" کی صعوبات کو پورا کرتے ہوئے کہ وہ صحیح استخاض ہیں اور کیا تو گناہ ہے وہ ہے جس کو اسی میں سے کہ مجرم نے شراب نوشی کے جرم کا ارتکاب کیا ہے اس پر حد اطلاق ہوگا۔

## تزکیہ الشہود

تزکیہ الشہود کی دفعہ سے مراد طریقہ کار ہے جو عدالت لگا ہوں کے معتمد ہونے کی تحقیق کے لئے اختیار کرے۔

## ۱۰۔ وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں ہوگا

۱۔ درج ذیل حالات میں حد کا اطلاق نہیں ہوگا  
(ا) جب کہ شراب نوشی صرف مجرم کے اعتراف جرم ہی سے ثابت ہوگی ہو اور دفعہ ایچ جرم سے حد کی تعمیل سے قبل بحرف کرتا ہو۔

(ب) جب کہ شراب نوشی شہادت سے ثابت ہوئی ہو اور حد کی تعمیل سے قبل کوئی گواہ ہی شہادت پہنچے ہو تاکہ گواہوں کی تعداد دو سے کم ہو جائے۔

(۲) پیرا میں بیان کردہ صورت حال میں عدالت بحریہ حفاظہ خو جہاری ۶۸۹۸ کے تحت دوبارہ سماعت کر سکتی ہے۔

## ۱۱۔ شراب نوشی جس پر تعزیری کا اطلاق ہوگا۔

(ا) مسلمان ہونے کی صورت میں جب کہ وہ شراب نوشی کا مجرم ہو اور دفعہ ۸ کے تحت اس پر حد کا اطلاق نہیں ہوتا ہو اور دفعہ ۸ کے تحت بیان کی گئی ہو اس کی تمام میں سے کوئی میسٹر نہ ہو اور عدالت عظمیٰ ہو کہ پکار کر مجرم کو شہادت سے مجرم ثابت ہوتا ہے۔

(ب) غیر مسلم کی صورت میں جب کہ وہ پاکستان کا شہری ہو اور دفعہ شراب نوشی کا مجرم ہو سوئے ال دہودات سے جس میں مذہبی طور پر شراب نوشی متل ہو (ج) غیر مسلم کی صورت میں جب کہ پاکستان کا شہری نہیں ہے اس نے شراب نوشی کے جرم کا ارتکاب جاری عام (PUBLIC PLACE) پر کیا ہو اس پر تعزیری کا اطلاق ہوگا۔ درگئے کسی قسم کی تین سال تک قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یا اسے کوڑے مارے جائیں جو تیس سے زیادہ نہ ہوں گے اور یادوں سزا دی جا سکتی ہے۔

۱۲۔ دفعہ ۸ اور دفعہ ۱۱ کے خلاف ورزی کے شبہ پر گرفتاری

۱۔ کوئی پولیس آفیسر کسی شخص کو اس رشتہ پر کہ اس نے دفعہ ۸ اور دفعہ ۱۱ کے خلاف ورزی کرتے ہوئے لٹہ کوٹنے کی ہے کہ وہ ضمانت میں رکھے گا اور نہ گرفتار کر سکے گا۔ مگر واقعی وہ ایسے شخص کو مدستہ ہے لے کسی مستند میڈیکل آفیسر کے پاس اس کے ساتھ جانے لگے اور وہ شخص اس پوسٹ آفیسر کے ساتھ جانے سے یا میڈیکل آفیسر سے



موت نہ کرے سے انکار کر دے اور وہ پولیس آفیسر تصدیق کر دے کہ اس شخص نے لٹہ آور شدہ استعمال کی ہے۔

(ج) جو کوئی شخص دکان کی دفعات کی طرف درزی کرتا ہے اسے ۵۰۶ تک قید کی سزا دی جائے گی یا پانچ سو تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

### ۱۳۔ پریشان کن تاخیر کی سزا

کوئی آفیسر یا کوئی شخص جو اس حکم کے تحت اختیارات استعمال کرتے ہوئے جو کسی گرفتار شدہ شخص اس حکم کی کسی دفعہ کو دہرائی سے اس کے سامنے پیش کرنے میں پریشان کن اور غیر ضروری تاخیر کرتا ہے اسے ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

### ۱۴۔ اشیاء جن پر ضبطی کا اطلاق ہوگا

اس حکم کے تحت کسی ایسی صورت میں جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو لٹہ آور شدہ، ستراب کی بھیڑ، برتن آلات، ہر تحریراتی آلات جو کسی متعلق ہوں یا جس کے ذریعہ سے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، ان تمام ہتھیاروں (PACKING) اور پردوں (COVERING) اور ہتھیاروں، رکتیاں، چھکڑوں یا دوسری گائیڈوں سمیت جو کہ لٹہ آور شدہ کو مقصد میں رکھنے یا لے جانے کے لئے استعمال کئے گئے ہوں سب پر ضبطی کا اطلاق ہوگا۔

### ۱۵۔ ضبطی کا حکم کیسے دیا جائے گا؟

(۱) اس حکم کے تحت کسی ایسی صورت میں جب کہ کوئی ایسی چیز اس میں آتی ہو کہ اسے ضبط کر لیا جائے تو عدالت فیصلہ کرتے ہوئے ایسی ضبطی کا حکم دے سکتی ہے یا جو اس کے کہ اس شخص کی برائیت کا جائزہ لیا جائے

(۲) جب کہ اس حکم کے تحت کوئی جرم کیا گیا ہے اور جرم معلوم نہیں ہو رہا ہے تو عدالت فیصلہ کرے یا جب کہ کوئی چیز جس کی اس حکم کے تحت ضبطی کر رہے ہو اور وہ

ہر کسی کے قفسہ میں موجود اس کو قابل اطمینان شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس کیس کی تحقیقات کی جائے گی اور وہ کیس کلکٹر یا ضلع کے انسپکٹر آفیسر یا کوئی ایسا آفیسر جو باغی حکومت نے اس سلسلے میں مقرر کیا ہو کے زیر طور ہوگا جو ضلعی کا حکم دے سکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم اس وقت تک نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ اسے یا کوئی قبضہ میں لے ہوئے جس کی ضبطی مقصود ہو بند رہ دکان کی مدت گزر جانے یا اسے متعلق کو اسے بغیر اگر کوئی ہو جو اس میں کسی حق کا دعویٰ کرتا ہو اور کوئی تہنارت اگر ہو اور وہ اپنے دعوئی کے لئے پیش کرنا چاہتے ہوں، ضبطی کا حکم نہیں دے سکتا۔

### ۱۶۔ ایسے جرم کا اختیارات سماعت

(۱) درج ذیل جرم کی سماعت ہوئے گی۔

(ا) جرم جو کہ دفعہ ۳ کے تحت قابل سزا ہو۔

(ب) جرم جو کہ دفعہ ۴، دفعہ ۵ اور دفعہ ۸ کے تحت قابل سزا ہو جب کہ اس کا ارتکاب جائے عام پر کیا گیا ہو۔

(۲) کسی عدالت کو بھی اختیار سماعت نہیں ہوگا۔ اگر ایسا جرم ہو جس کی سزا حسب ذیل ہو۔

(۱) دفعہ ۲ اور دفعہ ۱۳ سوائے اس شخص کے اس عدالت کے جس کے متعلق جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

(۲) دفعہ ۲۰ سوائے اس شکایت کے جو مقامی آفیسر یا اس کے ایما پر کی گئی ہو۔

## باب - ۳

### ادویاتی یا اس قسم کے دوسرے مقاصد کیلئے لائسنس

۱۶۔ نیک نیت ادویاتی یا دوسرے مقاصد کیلئے لائسنس  
عوامی حکومت یا عوامی حکومت کے ماتحت کلکٹر کسی شخص کو کسی اور  
کے لئے لائسنس جاری کر سکتا ہے۔ وہ اس حکومت کے زیرِ تسلط ہو یا نہ ہو۔  
۱۷۔ کسی شخص اور شے یا ایسی شے جو سہل و درمحل اور مشرب بہرہ  
تھو کی تیار کی اور آمد نقل و حمل و فروخت اور قبضہ کے لئے لائسنس حاصل کیا  
جاسکتا ہے۔ صرف اس سلسلہ میں ایسی چیز یا شے اور شے کی ایسی شخص کو ایسے  
دارہ کو ایک عرصہ میں ادویاتی، سائنسی، صنعتی یا اس قسم کے دوسرے مقاصد  
کے لئے یا غیر مسلم پاکستانی شہری کے لئے جب کہ وہ اسی کے مدد میں رہتا ہے  
جو یا کسی غیر مسلم یا کسی غیر ملکی کے لئے ضرورت ہو۔  
(ب) کسی شخص اور شے یا چیز جو مشرب بہرہ و شے ہوگی برآمد کے لئے

### ۱۸۔ لائسنس کی قیمتیں اور شرائط

۱۸۔ لائسنس جو اس حکم کے تحت جاری ہوگا وہ  
(ا) مخصوص عرصہ کی دائمی، اگر کوئی ہو، مخصوص وقت کے لئے اور  
مخصوص شخص یا شخص پر ہوگا۔

(ب) خاص قسم کا ہوگا اور خاص تفصیلات پر مشتمل ہوگا جیسے کہ عام  
طور پر یا مخصوص حالت میں عوامی حکومت ہدایت کرے۔  
۱۹۔ لائسنس کی منسوخی یا معطلی کے اختیارات  
(ا) کلکٹر لائسنس کو معطل یا منسوخ کر سکتا ہے۔

(۱) اگر کوئی دائمی لائسنس یافتہ کے وعدہ پر اس نے ادا نہ کی ہو۔  
(ب) لائسنس ہولڈر اس کے ملازم کسی شخص نے جو اس کے ساتھ کام  
کرتا ہو یا جس نے اس کے ایماء پر اجازت سے رکھی ہو۔ لائسنس کی شرائط  
یا قواعد کی خلاف ورزی کی ہو۔

(۲) کلکٹر لائسنس کو منسوخ کر دے گا اگر

(۱) لائسنس ہولڈر اس حکم کے تحت کسی جرم سے سزا یا پ ہو۔  
(ب) اس مقدمہ کے لئے جس کے لئے لائسنس جاری کیا گیا تھا ختم ہو جائے۔  
(۳) جب اور جوں ہی کوئی لائسنس شق ۱۷ اور شق ۱۸ کے تحت منسوخ  
کیا گیا ہو وہ لائسنس ہولڈر کلکٹر کے پاس نہ آوے اور نہ اسے یا ایسی اشیا  
جو مشرب بہرہ و شے ہوں موجودہ سٹاک سے فوری طور پر آگاہ کرے گا اور  
اس سٹاک کو اس مستند شخص کے حوالے کر دے گا جسے کلکٹر معطل کرے  
۲۰۔ لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی پر سزا

کسی لائسنس ہولڈر یا اس کے ملازم، اس کے ساتھ کام کرنے والے  
یا جس کے ایماء پر اسے اجازت معنوی دی گئی ہو اس نے لائسنس کے قواعد  
و شرائط میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کی ہو۔ ایسے لائسنس ہولڈر کو  
لائسنس کی معطلی یا منسوخی کے علاوہ اور اس کے علاوہ جو اس حکم کے  
تحت اس پر لاگو ہوگی اسے کسی قسم کی قید کی سزا جو ایک سال تک ہوگی دی جائے  
یکے آج، وقتیکہ وہ یہ ثابت کر دے کہ اس نے ایسی خلاف ورزی روکنے کے  
لئے اپنی حقیقی اور مفاد و نیت میں ملوث ہے۔ در کوئی شخص ایسی خلاف ورزی  
کرتا ہے خواہ وہ لائسنس ہولڈر کی مرضی سے کرتا ہے یا بغیر مرضی کے  
وہ بھی اس قسم کی سزا کا مستحق ہوگا۔

## باب ۴ عملہ اور روک تھام

۲۱۔ آفیسرز کی تعیناتی  
ہو بائی حکومت وقتاً فوقتاً  
سرکاری گزٹ میں اسلان  
کے ذریعے۔

(۱) کسی افسر کو اس حکم کے تحت کلکٹر کے اختیارات کسی عہدہ کے لئے جو  
اسلان میں مخصوص کیا گیا ہو سہرہاں ہو سکتا ہے اور اسی علاقہ میں اس حکم کی دفعہ کے نظم و  
نسق کے لئے مقرر کر سکتا ہے۔

(۲) مخصوص عہدوں، اختیارات اور الفنون کے لئے جو کلکٹر یا دیگر انتظامی  
افسران کی مدد کے لئے جیسا ہو بائی حکومت مناسب سمجھے افسران مقرر  
کر سکتے ہیں۔

(۳) کسی انتظامی افسر کو اس حکم کے تحت تمام یا کوئی اختیارات قبول کر سکتے ہیں۔

## افسران وغیرہ کے اختیارات، فرائض اور طریق کار

### ۲۲۔ تلاشی کے وارنٹ کا اجراء

(۱) اگر کوئی کلکٹر یا انتظامی افسر یا ججسٹریٹ جیسے بھی اہلدار سے جو  
تحقیقات کے بعد اگر وہ ضروری خیال کرے اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ  
موجود ہے کہ دفعہ ۲ دفعہ ۴ دفعہ ۵ اور دفعہ ۸ کے تحت جرم کا ارتکاب ہوا  
ہے وہ کسی فتنہ اور شے، مادے، مشین کی جیٹی، موتوں، آلامت اور بگڑائی آلات  
جن سے یہ یقین کہ جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا تلاشی کے وارنٹ جاری کر سکتا ہے۔

(۲) کوئی شخص جس کے ذمہ اس قسم کے وارنٹ کی تعمیل ہو وہ کسی کو گرفتار  
نہیں کر سکتا ہے اور تلاش سے ملتا ہے اور اگر دفعہ ۱۶ کی ضیق دہائی پر پوری  
میں اگر وہ مناسب خیال کرے تو ایسے شخص کو گرفتار کر سکتا ہے جو شش جگہ

پر یا ایک ہر جہاں ملاستی کی گئی ہو اور اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہو کہ وہ  
شخص دفعہ ۲ دفعہ ۴ دفعہ ۵ اور دفعہ ۸ کے تحت جرم کا ارتکاب ہے۔

۲۳۔ منتقلی فزین کے اختیارات :- اس حکم کے تحت گزشتہ  
دعوات میں دیئے گئے اختیارات کے علاوہ ایک امتیازی فزیر قابل دست  
اور ذی جرم کی تحقیقات میں ان تمام اختیارات کا مجاز ہو گا جو پولیس ٹرین  
کے افسر ایجنڈا راج کے ہوتے ہیں۔

۲۴۔ سب بقیہ سزایابی کے بعد اس جرم کی اضافہ شدہ سزا  
جو کوئی عدالت اس حکم کے تحت قابل سزا جرم کی سزا پا چکا ہو اور اس  
جرم کا ارتکاب ہو تو اس جرم کی مجوزہ سزہ کے علاوہ اسے ہر جرم کی با سزا قید  
کا سزا بھی دی جائے گی۔

اس حکم کے تحت ارتکاب جرم کی کوشش پر سزا

جو کوئی اس حکم کے تحت جرم کے ارتکاب کی کوشش کرتا ہے یا اس  
جرم کے ارتکاب کا سبب بناتا ہے اور اس کوشش میں جرم کے ارتکاب کے لئے  
ایسا عمل کرتا ہے یا سے قابل سزا جرم کی دفعہ ۸ کے تحت سزا دی جانے کی وجہ سے  
تک قید یا مشقت ہوگی اور دیگر حالات میں اس کو حد تک قید کی سزا دی جائے گی  
جو کہ اس جرم کی سزا میں دی گئی طویل ترین قید کی سزا کا نصف تک ہو سکتا ہے یا  
جرم کی سزا میں دی گئی کوڑوں کی سزا یا جمانے کی سزا یا کوئی دوسرا ایسا یا تمام  
سزائیں دی جائیں گی۔

## مجموعہ قوانین پاکستان کی ایسی دفعہ کا اطلاق

جب تک کہ اس مجموعہ میں اور وضاحت نہیں کی جاتی باب ۲ کی ۴۴ سے ۴۸  
تک وضاحت اور باب ۳ کی ۴۳ سے ۴۶ تک وضاحت اور مجموعہ مقترحات پاکستان  
۱۹۷۱ء کا باب ۵۵ اور باب ۷۸ (۵۵) کی دفعات مناسب تبدیلیوں کے ساتھ

۲۷۔ مجموعہ فضیلتہ فوجدار سیالویہ کا اطلاق

(۶) میں تجویز کی دفعات جن کا تعلق سزا کے عودت کی توثیق سے ہے وہ اس طرح ہیں۔  
تذمیروں کے ساتھ سزا کی توثیق کے لئے اس حکم کے تحت نگرہ دی جائے گی۔

۴) اس مجبور کے باب ۲۹ کی دفعات کا اطلاق اس حکم کی دفعہ ۸ کے تحت دی گئی سرحد پر نہیں ہوگا۔

کوئی مقدمہ، گرفتاری یا کوئی قانونی کارروائی کیوں ہو یا حکومت کیوں  
افسوسہ، استغاثی افسر یا کوئی دوسرا افسر یا ایسا کام جو جس حکم کے تحت یا اس  
حکم کے تحت بنائے ہوئے قوانین کے تحت نپک ملتقی سے کیا گیا ہو کے خلاف  
کوئی مقدمہ، گرفتاری یا کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

یہ حکم موجودہ راج کسی دوسرے قانون کی کسی چیز کا مفاد نہ کرتے ہوئے غالب طور پر ہو کر ہو گا۔

اسل عدالت میں جس میں مقدمہ زیر سماعت ہو گا یا ایسی زیر سماعت ہو گی اس حکم کے تحت اسل عدالت کا عدالتی اقتدار محدود ہو گا۔

۳۔ قوانین بنانے کے اختیار است

حکومت درج ذیل قانون بنا سکتی ہے

(۱) لائسنس کے بغیر اور اس کی شرائط کے بغیر نہ۔  
(۲) اقتصادی امور کے اعتبارات و ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر۔

کتابتائید کے لئے مقرر کرنے کے لئے  
(رج) امتیازی فنون کے تحقیق اور تعلیم کے متعلق اس کے علاقائی

(د) کسی امر کو کوئی اختیار دے دیتے ہیں۔ یہی یافرقت کی دائیگی کے لئے مجاز بنانے کے لئے۔

(د) کلکٹر اور دوسرے مقامی افسران کے اختیار کو باقاعدہ بنانے کے لئے جو انہیں اس حکم سے اور اس حکم کے تحت تفویض کئے گئے ہوں۔

(۵) اس بات کو صحیح کرنے کے لئے کہ کن عقبات یا کن قسم کے عقبات کی فصل کے لئے اس پر ہو سکے گی آیا فصل یا متعلق بہ میل جو کہ عدالت کے عدویہ

کسی استقامتی نے اس حکم کے تحت قوانین کے تحت منظور کی ہو۔ یا کوئی اتحاد ایسے احکامات کی نظر ثانی کرے گی۔ یہ وقت مقرر کرے کے لئے اور اپیل دائر

کرتے کے طریقے کے متعلق اور اس کی کاسہ دانی کے طریق کار کے متعلق۔



رہیں) غلط شدہ ذہن کو حتم کرنے کے لئے اور اس کے متعلق کارروائی  
کے لئے۔

۴۔ استثناء اس حکم کو ان مقدمات پر راگوں سے ہمیں  
کیا جاسکے گا جو عدالتوں میں اس حکم کے اعلان سے فوراً پہلے تصدیق طلب ہیں۔  
یا وہ جرائم جو کہ ایسے اعلان سے پہلے کئے جاسکے ہیں۔

۵۔ تفسیح

مندرجہ ذیل قوانین منسوخ کر دیئے گئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) قانون قتل عامی ۱۹۴۷ (۹۶۷ - ۸۱۷)

(ب) بلوچستان قانون القتل عامی ۱۹۴۷ (بلوچستان آرڈی ننس ۱۹۴۷)

(ج) شہان مغربی سرحدی صوبہ قتل عامی آرڈی ننس ۱۹۴۷

(د) پنجاب قتل عامی آرڈی ننس (پنجاب آرڈی ننس ۱۹۴۷)

(ر) سندھ قتل عامی آرڈی ننس (سندھ قتل عامی آرڈی ننس ۱۹۴۷)

## جدول

(۱) پتے، چھوٹی ڈھلوان، ہندوستانی پورا بھنگ چٹھیس کے پھولوں یا پھل  
کی وہ پرک کلیاں (ڈوٹس) بشمول بھنگ، انسجھا یا گانی کی تمام اقسام۔

(۲) جس کو کہ ہندوستانی بھنگ یا چٹھیس کے کوڑے سے تیار کیا ہوا گندہ بیروڑہ جسے  
ضروری پیکنگ اور نقل و حمل کے علاوہ کسی جگہ کوڑہ مرور کرنا متنازع کیا گیا ہے۔

(۳) کوئی محلول جو دل اور (۲) میں مندرجہ کی کوئی استیاء کے مادی تواریف  
یا عدم توازن سے بنا ہو۔ یا کوئی یہ مشرب جو اس سے بنایا گیا ہو۔

(۴) الیون اور امیون سے بننے والی شے جیسا کہ خطرناک ادویات  
ایکٹ ۱۹۳۰ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۵) (COCA - LEAF) کوکین اور کوکین سے بننے والی شے جیسا کہ خطرناک شے  
ایکٹ ۱۹۳۰ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۶) حقیقتیں۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا

جَزَاءً بِمَا كَسَبَا خَالَا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ

عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(سورۃ مائدہ آیت ۳۳ پارہ ۷)

اور چور مرد یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان  
کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے جہنم تک سزا ہے اور اللہ  
غالب حکمت والا ہے۔

## چوری - ڈکیتی - راہزنی

جائیداد کے خلاف جرائم (نفاذ حدود) آرڈینیمنس مجریہ ۱۹۷۹ء

۱۹۷۹ء کا آرڈینیمنس سے مراد ایسے قانون کو جو جرائم خلاف جرائم کا  
کے متعلق ہے اسے اسلام کے بتائی ہوئی احکامات کی تفسیر کے مطابق لانا ہے۔

جب کہ ضروری ہے کہ موجودہ ایسے قانون کو جو جرائم خلاف جرائم کے متعلق  
ہے کو تبدیل کر دیا جائے تاکہ اسلامی احکامات کی روشنی میں لایا جائے جیسا کہ  
قرآن و سنت میں بیان کیا گیا ہے۔

اور جب کہ حدیث میں ہے کہ "بہ حالات موجود ہیں جو چوری قدم کا عطا کرتے  
ہیں۔ ایسا ہے ہر چور کی حد ہے" احکام کی پیروی میں جو قانونی احکامات کے  
ساتھ ملتا ہے (۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱ حکم خدا)

حد و مملکت درج ذیل آرڈینیمنس کے تیار کرنے درج ذیل میں خوشی  
محسوس کرتا ہے۔

## تمہید

### ۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ

(۱) اس آرڈینیمنس کو جو جرائم خلاف جرائم کا (نفاذ حدود) آرڈینیمنس ۱۹۷۹ء  
کیا جائے گا۔

(۲) اس کی حد پر ریاکت نہ ہوگا۔

(۳) یہ حکم ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۸۱ء سے نافذ العمل  
ہوگا۔ اس آرڈینیمنس کے متن میں جہت تک کوئی تبدیلی نہ ہو۔

۲۔ تعریفیں :- (۱) بالغ سے مراد وہ شخص ہوگا جس کی عمر ۱۸ سال  
ہوگی یا زیادہ یا بالغ ہو۔

(ج) مجاز میڈیکل تھیسز سے مراد جسے حکومت کی طرف سے چھپا دیا گیا ہو  
اور اختیارات دیتے گئے ہوں۔

(د) "حد" سے مراد وہ سزا ہے جیسے قرآن اور سنت سے جاری کیا ہو۔

(دھ) "حرمہ" سے مراد ایسا انتظام ہے جو جائیداد کی تحریک کے لئے کیا گیا ہو۔

جائیداد کو گھر میں رکھی ہو خواہ اس کے

**وضاحت :-** (۱) دیوانہ سے بندہ ہوں یا کھٹے یا کسی بیمار کی

یا بکس یا کسی رکھنے والی جگہ پر رکھی ہو یا کسی شخص کی تحریک میں ہو خواہ اسے  
اس کی حفاظت کا معاوضہ ملتا ہو یا نہ ملتا ہو وہ جائیداد حرمہ میں شمار ہوگی۔

اگر ایک گھر میں ایک خاندان رہتا ہے وہ

### وضاحت :-

(۲) سارا گھر "حرمہ" کہلائے گا لیکن اگر دروازہ  
اس سے زیادہ خاندان ایک ہی گھر میں چھپا دیا جائے رہتے ہوں مکان کا وہ حصہ  
جو ہر ایک کے قبضہ میں ہوگا وہ "حرمہ" کہلائے گا۔

(۳) "حرمہ" سے مراد موت تک قید ہوگی۔

(۴) "نقد" سے مراد وہ نقاب ہوگا جس کو دفعہ ۴ میں بیان کیا گیا ہے

اور "تقریر" سے مراد کوئی سزا ہے "حد" کے علاوہ ہوگی اور وہ تمام شرائط

درود خاتون تحصیل اس آرڈینیمنس میں وضع نہیں کیا گیا تاکہ وہی مطلب

ہوگا جیسا کہ مجموعہ تقریرات پاکستان ۶۰۸۷ میں ہے یا مجموعہ تقریرات موجودہ آرڈینیمنس

۱۹۸۸ء میں ہے۔

۳۔ دو سر قوانین پر غالب آرڈینیمنس

اس آرڈینیمنس کی دفعات موجودہ رائج کسی دوسرے قانون

کی کسی چیز کا مقابلہ نہ کرتے ہوئے غالب اور پر موقر ہوگی۔

چوری کی دو اقسام :- ایک چوری جس پر حد کا اطلاق

ہوگا اور دوسرا وہ چوری جس پر تقریر لگا ہوگی۔

۵۔ چوری جس پر حد کا اطلاق ہوگا:۔ جو کوئی بالغ عیب کر کسی عذر سے جائیداد کی چوری کرے جس کی قیمت "نصاب" جتنی ہو یا اس سے زیادہ ہو جو کہ چوری کی کمی ہو یہ جانتے ہوئے کہ یہ "نصاب" کی قیمت کا ہے یا اس کے قریب ہے اس پر اس آرڈیننس کی دفعات کے مطابق چوری کا وہ جرم کہلائے گا جس پر حد لاگو ہوگی۔

اس دفعہ میں "چوری" سے مراد جو عیداد وضاحت (۱) میں وہ جائیداد مل نہیں ہے جو عیداد طور پر تصرف ہے ج میں لائی گئی ہو یا امانت میں تجربہ خلاف حد تک لائی ہو۔

اس دفعہ میں "نصاب" سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص جو چوری کا جرم کرتا ہے اندر یقین کرتا ہے کہ چوری کا تدارک ہونے والا اس کے عمل سے پیش نہیں آئے گا اور یہ جائیداد اس کے اخراج کے لئے یہ ضروری ہے کہ گردن کا وقت ہو جس میں سمجھ کے طور سے ایک گھنٹہ قبل اور عروب آفت سے دو گھنٹہ کے بعد تک بل ہے خفیہ طور پر اس وقت تک لاگو ہوگا جب تک کہ جرم کا ارتکاب مکمل ہو جائے اور اگر یہ مدت ہو تو جرم کے آخر سے کمیں ارتکاب جرم ضروری نہیں ہے۔

۶۔ نصاب:۔ نصاب جس پر حد لاگو ہوگی وہ وہی ہے جس سے سونے کے مطابق ہوگا یا چوری کے وقت دوسری جائیداد جو اس قیمت کے برابر ہوگی۔

وضاحت:۔ اگر چوری کے جرم کا ارتکاب ایک ہی عذر سے کیا ہو اور چوری شدہ جائیداد پر صورت میں نصاب سے کم ہو یہ ایسی چوری نہ ہوگی جس پر حد لاگو ہوگی۔ اگرچہ تمام ضرورتوں میں جمع کرے سے جائیداد نصاب تک پہنچ جائے یا نصاب سے بڑھ جائے۔

(۱) اگر ایک گھر میں داخل ہوتا ہے جو ایک خانہ کے قبضہ میں ہے

در مختلف کمروں سے جائیداد کھالیت ہے جن کی قیمت اکٹھی ہو کر نصاب جتنی ہو جاتی ہے یا اس سے بڑھ جاتی ہے۔ ایسی چوری پر حد لاگو ہوگی۔ اگرچہ کسی ایک کمرے سے کھالی چون جائیداد نصاب جتنی نہ ہو۔ اگر گھر میں ایک سے زیادہ خانہ درمیان ہیں اور اگر اس سے کھالی گئی جائیداد جو کسی ایک خانہ ان سے کھالی گئی ہو اوقات کم ہو تو چوری پر حد لاگو نہیں ہوگی۔ اگرچہ ان خانہ دروں کی قیمت جو اس گھنٹہ نقدی گئی ہو اس نصاب سے بڑھ جائے یا نصاب تک پہنچ جائے۔

(۲) اگر کسی گھر میں کسی مرتبہ داخل ہوتا ہے وہ ہر مرتبہ جتنی جائیداد لے جاتا ہے جو کہ نصاب کی قیمت تک نہیں پہنچتی ایسی چوری پر حد لاگو نہیں ہوگی اگرچہ تمام مرتبہ کی کمی چوری کا کل نصاب کی قیمت تک پہنچ جائے یا نصاب سے بڑھ جائے۔

۷۔ چوری کا ثبوت جس پر حد لاگو ہوگی۔ چوری کا ثبوت جس پر حد کا طعن ہوگا درج ذیل میں سے کسی ایک سے ہوگا۔

(۱) کوئی کلمہ جرم کے ارتکاب کا اعتراف کر لیتا ہے اس پر چوری کی حد لاگو ہوگی۔

(۲) کم از کم دو مسلم یا دو مرد شہادتیں ہوں جن میں چوری کا شکار شدہ بل جائیداد کے متعلق عدالت "ترکیہ" مشہور ہوئی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے کہ وہ سب سے استخفاف میں اور کہا کرتا تھا کہ باوجود اسے ہیں گو ہی دین کہ وہ موقع کے مناسب تھے۔

شرط یہ ہے کہ اگر عزم پر مشتمل ہو تو کوئی گواہ عذر سے ہو سکتا ہے مرد شہادیت ہے کہ چوری کے شکار کے بیانات یا اس کے منکر کردہ شخص کے بیانات میں کوئی گواہ کے بیانات سے قبل ریکارڈ کے گواہ ہیں۔

ترکیہ: مشہور کی شرط سے مراد وہ طریقہ کا ہے وضاحت:۔ جو عدالت کو ہوں کے معتبر ہونے کی تحقیق کیے

اغنیہ رکروے۔

## ۸۔ ایک نیا دہ اشخاص چوری کی ارتکاب میں ہر حد کا اطلاق ہوگا

جہاں کسی چوری پر جس پر حد لگا ہوئی ہو اور چور کا ارتکاب ایک سے زیادہ اشخاص نے کیا ہو اور چوری سب سے جائیداد کی مجموعی قیمت اتنی ہو کہ اگر وہ جائیداد ان تمام اشخاص میں جو اس حوالہ میں داخل ہوئے تھے بابت تقسیم کر دی جائے وہ ان میں سے ہر ایک کے حصے میں اتنی جائیداد کے حصے کی قیمت بھاری کے برابر ہو یا نہایت بڑھ جائے ان تمام اشخاص پر حد کا اطلاق ہوگا جو تمام الخیر میں داخل ہوئے تھے جو وہ اس میں سے کسی ایک سے چوری شدہ جائیداد اس کے متعلق کسی حصے کو نہ ٹھہرا ہو۔

## ۹۔ چوری جس پر حد کا اطلاق ہوگا کی سزا جسے جرم کا ارتکاب کرنے والے جس پر حد لگا ہوئی ہے اس کو پہلی بار کلائی کے چوڑے سے دیاں یا تھکائے کی سزا دی جائے گی۔

۱۰۔ کوئی چوری کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے جس پر حد کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے دوسری مرتبہ چور کی ہو اس کا مایاں پانچ گھنٹے تک کاٹ لینے کی سزا دی جائے گی۔

۱۱۔ کوئی چوری کا ارتکاب تیسری دفعہ کرتا ہے جس پر حد کا اطلاق ہوتا ہو یا اس کے بعد کسی وقت مرتبہ اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

۱۲۔ شوق مسافر مشق کے وقت سزا کی قسمیں اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ اس کی مشق اس حد تک نہ ہو جائے جس میں سزایابی کی عین و ٹھہرو و جھٹک کہ سر کی ترقیق ہو کر تبدیل نہیں ہو جاتی اس کے ساتھ ایسا ہی مشقوں کیا جائے گا جیسے سے ملا مشقت قید کی سزا دی گئی ہو۔

۱۳۔ من متعین کی صورت میں جسے شوق کے تحت عمر قید کی سزا دی گئی ہو اگر پانچ گھنٹے اس پر عمل نہیں ہو جائے کہ وہ حلقوں دل سے توبہ کر لے تو وہ حد سے

اُسے مخصوص معاہدہ اور شرائط پر عیساکہ عدالت مناسب خیال کرے اسے برکات کر سکتی ہے۔

۱۴۔ موقوفہ کاٹنے کا عمل مقررہ میڈیکل عیساکہ سے سرجمام پائے گا۔

۱۵۔ اگر حد کی قسمیں کے وقت مقررہ میڈیکل عیساکہ اسے یہ ہے کہ مجرم کے ہاتھ یا پاؤں کاٹا اس کی موت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ حد کی تعمیل اس وقت تک نہ کر لے ملوئی کر دی جائے گی جبکہ موت کا خدشہ ہو رہا ہے۔

۱۶۔ ایسی صورتیں جس میں حد کا تلف ذہن نہیں ہوگی۔

۱۷۔ درج ذیل صورتوں میں لاگو نہیں ہوگی جس کے نام یہ ہیں۔

(۱) جبکہ مجرم اور شاکی بھروسے والا دونوں ایک دوسرے کے دین کے رشتہ دار ہوں۔

(۲) مشہور و زور و۔

(۳) رشتہ داروں سے جدا ہوں۔

(۴) ماں یا باپ کی طرف سے اولاد ہوں۔

(۵) ماں یا باپ کے ہیں بھائی ہوں۔

(۶) بہن یا بھائی باپ کے بیٹے۔

(ب) جب جہان نے اپنے میربان کے گھر سے چوری کی ہو۔

(ج) جب کسی لڑکے یا ملازم نے اپنے شوق یا مالک کے گھر سے چوری کی

جرم کا ارتکاب کیا ہو جہاں سے آنے جلنے کی جائز ہو۔

(د) جب کہ چوری شدہ جائیداد یہ ہو جس کی گھاس بھجی، برندہ، گنا، موت

لہ اور شوق مسافر کے آلات۔ تیار یا خود دینی جس کو شوق کرے کا استعمال ہو جائے ہو۔

(ه) جبکہ چوری شدہ جائیداد میں حد کا ارتکاب اس کا حصہ نکال دیے کے

بعد نہ بھاری سے کم ہو۔

(و) جبکہ قرض خواہ اپنے عقد پر کہ برکید و چوری کرنے کے وقت اس کی

و جب الوصول رقم نکالنے کے بعد نہ بھاری سے کم ہو۔



(ہو) جبکہ مجرم ہے چوری کے جرم کا ارتکاب نہ کرے۔ یہ اصطلاح نہایت کیسا ہے۔  
وضاحت :- دہا، اس نسخہ میں، انکارہ، سے مراد کسی شخص کو نصرت  
یہ ہے اس کی جائیداد اور اس کی یا کسی اور شخص کی موت کو مقصد نہ لینا۔  
مستطرح ہے۔

(۱۱) انظارِ احوال یہ ہے کہ کوئی شخص بھوک یا پیاس یا سوجھ بھار کی وجہ سے موت کے اندیشہ میں ہو۔

۱۔ کیسی صورتیں ہمیں حد بجا رہی نہیں کی جی

۱) صفہ درجہ دہل صدر دہل میں چار سی ایم کی جائے کی جین کے نام پر ہیں۔  
۲) جیکب آباد کی جین کے نام پر ہیں۔  
۳) جین کے نام پر ہیں۔  
۴) جین کے نام پر ہیں۔  
۵) جین کے نام پر ہیں۔  
۶) جین کے نام پر ہیں۔  
۷) جین کے نام پر ہیں۔  
۸) جین کے نام پر ہیں۔  
۹) جین کے نام پر ہیں۔  
۱۰) جین کے نام پر ہیں۔

دب چمک چور کی شہر دہلی سے شانت ہوئی یہ وعدہ کی تمہیں سے قس  
کوئی گواہ ہی شہر دہلی سے یہ چمک ہوٹ گیا ہونا کہ گورنر کی تعداد دو سے کم ہو جائے۔  
(ج) جبکہ وعدہ کی تمہیں سے قس شہر دہلی سے ہو کر آئے دہلی سے دست برد

ہو جائے یا یہ بیان دینے کے محرم نے غلط اقبالِ حرم کیا ہے یا علیٰ گاہِ حرم میں سے کسی نے جھوٹا عندہ گوہی دی ہے۔ سن ۱۳۳۵ عیسوی گواہوں کی تعدد دعوے کو بڑی قوت دے گا۔ جب کہ محرم کا ہا یاں یا شہ یا ہا یاں، گنگوٹھ یا ہا یاں یا ہنہ کم از کم دو نگلیں یا تو ہئیں ہیں یا بالکل ناکارہ ہیں۔

(۶) ذیلی وقفہ کی متقی اور کی صورت میں عدالت دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہے۔

۳۲۔ سبھی پاکستان کی شوق (بہشت و جہنم) کی صورت میں عدالت دیکھا رہے ہیں۔  
موجودہ شاہدوں کی بنیاد پر تقریر لگادہ کر سکتی ہے۔

۱۳۔ چوری شدہ جامید ادکی واپسی۔ اپنی اہلی یا قابل تسخیرت صورت میں پائی جاتی ہے یا اس صورت میں پائی جاتی ہے جس میں تبدیل کر دی جاتی ہے یا تبادول کر لیا جاتا ہے وہ شکار شخص کو دیاں کر دی جاسکتی یا کرنا ہوگی اگرچہ وہ مجرم کے قرضہ میں ہو یا انھیں سے حاصل کر لی گئی ہو۔

(۲) اگرچہ پوری شدہ چٹا کریم کے حصہ کے لئے دل گم ہو گئی ہو یا استعمال کرنی لگی ہو اس سے پہلے "حارہ" جاری کر دی گئی ہو تو کریم سے مدد و نصیحتیں طلب کیا جائیگا۔

۱۳۔ چوری جس پر تعزیر لگا ہوگی۔

لاگو نہیں ہوتی یا سیکشن 7 میں بیان کردہ شہوت کی قہر میں سے کوئی ایک  
میں سے نہ ہو جس پر جھڑپ یا رڈی نفس کے تحت جاری کی جاسکتی ہو اس پر تعزیر  
لاگو ہوگی۔  
۱۴۔ جو رسی کی سزا جس پر تعزیر لاگو ہوگی اس کتاب کرتے ہیں کہ یہ  
تعزیر لاگو ہوتی ہے اسے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ریکٹ ۷۷، ۱۹۵۸) میں  
دی گئی سزا دی جائے گی۔

۱۔ حرا بہ (HARABAH) کی تشریف - جب کوئی ایک یا بارہ  
 استیض خوار ہو سکے پھر بارہ ہو سکے دوسرے کی جائیداد اٹھائے جس سے کئے ہوئے  
 طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس پر حملہ کرتے ہیں یا غنیمت حاصل کرتے ہیں یا  
 اُسے موت یا زخمی کر کے کاٹ بیٹھ دیتے ہیں، ایسا شخص یا استیض اہل کو حرا بہ کا مرتکب  
 کہتے جاسے نکال دینا۔

۱۶۔ حجاب کا ثبوت :- سیکٹر ۷ کی شرائط مناسب تبدیلیوں کے ساتھ حجاب کے ثبوت کے لئے لگائی جائیں گی۔

۱۷۔ سحر ایدہ کی سزا:۔ (۱) جو کوئی بالغ حربہ کا محرم ہے جس میں کوئی کوئی قتل کیا گیا ہو، ورنہ ہی کوئی بھائی یا دو ٹھنڈی گئی پیرا سے کوڑوں کی سزا دی جائیگی۔ (۲) جس کے ساتھ اس کے سوا کسی اور شخص کے ساتھ نہایت

ہوئی جب تک کہ عدالت اس کے حوصوں در سے تائب ہو جائے۔  
 گارغور یہ ہے کہ قید کی سزا کسی صورت میں بھی تین سال سے کم نہ ہوگی۔  
 (۲) ہر وہ جو حرا بہ کا مجرم ہے جس میں کوئی جائیداد نہ، ٹھکانی، گھر ہو سیکن  
 کسی شخص کو جوڑی ہو اسے سب سیکشن (۱) میں سزا کے ساتھ رنجی کوڑے کی سزا  
 اس وقت نافذ و عمل تھا تو ان کے مطابق دیکھی جائے گی۔

(۳) ہر وہ جو حرا بہ کا مجرم ہے جس میں کوئی قتل نہ ہوا ہو بلکہ جلد جس کی  
 قیمت، نصاب، سے لڑنے والے یا نصاب جتنی ہو ٹھکانی گئی ہو تو اس کا دہا  
 ہاتھ کلائی سے کاٹ دیا جائے گا۔ (اور اس کا بایاں پاؤں کھنکھنے سے کانچیا ہوگا  
 مگر مترو یہ ہے کہ حرا بہ کا مجرم ایک سے زائد سزاؤں سے مسترد ہو کر  
 کیا گیا ہو تو عدالت کاٹنے کی سزا اس وقت دے دی جائے گی جب کہ ہر ایک حصے میں اتنی  
 جائیداد اسے جس کی قیمت نصاب سے کم نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب حرا بہ کا مجرم ایک سے زائد سزاؤں سے مسترد ہو کر  
 دیا گیا ہو مگر یہ بھی شرط ہے کہ اگر مجرم کا بار بار ہاتھ پاؤں نہ ہو یا وہ اصل  
 کارہ ہو تو دوسرے ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کی سزا (تین سی بھی صورت ہو) پر عمل  
 در آمد نہیں ہوگا۔ اور مجرم کو سب سے زیادہ سزا دینے کو کوڑوں تک  
 کی سزا دی جائے گی۔

۱۶۔ وہ جو دہا ہو اور حرا بہ کا مجرم ہو جس میں وہ قتل کے مجرم کا کتاب  
 کرتا ہے اسے موت کی سزا دی جائے گی جیسا کہ حد میں لگائی گئی ہے۔

۱۷۔ سب سیکشن ۱۱ سوائے اس کے متعلق سزا دینے کے یا سب سیکشن  
 ۱۵ کے تحت ہر اس وقت تک نہیں دی جائے گی تا وقتیکہ اس عدالت سے مندرجہ  
 قوانین نہ ہو جائے جس میں سزائی کے فیصلہ کی ایسی دائر ہو جب تک کہ اس  
 کی توثیق و ترمیم نہ ہو جائے مجرم کے ساتھ ساتھ قید کی سزا یا نصاب جیسما  
 ملو کہ کیا جائے گا۔

۱۸۔ سب سیکشن کے تحت چھوٹے کی سزا کی حد متعلقہ سیکشن ۱۰ کے سب

سیکشن ۱۰ کے مطابق لگا دی جائے گی۔

۱۸۔ وہ صورتیں جن میں عدالت کاٹنے یا موت کی سزا حرا بہ  
 کے مجرم میں نہ لگا دی جائے گی

عدالت کاٹنے کی ورموت کی سزا اس صورت میں لگا دی جائے گی جس میں  
 حرا بہ، ہر وہ ہیں لگا دی جائے یا ایسی صورت میں ہر وہ لگا دی جائے ہو جس میں  
 ۱۰ اور سیکشن ۱۱ کی سزا کو مٹا سب قیدیوں کے ساتھ لگا دیا جائے گا

۱۹۔ حرا بہ کے دوران اسٹھائی گئی جائیداد کی واپسی سیکشن ۲  
 کی سزا لگا دیا سب قیدیوں کے ساتھ حرا بہ کے دوران اسٹھائی گئی جائیداد  
 پر لگا دی جائے گی پھر بھی اسی سیکشن کے سب سیکشن ۲ پر فرق یہ ہوگا کہ عدالت  
 خدا کی جگہ "عدالت کاٹنے یا موت کی سزا" کے الفاظ کو مٹا دے

۲۰۔ حرا بہ کی سزا جس پر لگا دی جائے گی:۔ کوئی "حرا بہ"  
 کا کتاب کرتا ہے جس پر سیکشن ۱۰ کی سزا دے دی جائے گی یا سیکشن ۲ میں  
 یاں کردہ موت کی ق م میں سے کوئی ایک سب سے کم ہو جس پر عدالت کاٹنے یا  
 موت کی سزا اس آئینہ کی ق م کے تحت نہ دے دی جائے ہو سب سے کم موت  
 پاکستان ایکٹ ۱۹۷۳ کے تحت لگائی، لٹا، اسٹھائی، بجائی جائے گی۔  
 بھی صورت ہو جس کے مطابق سزا دی جائے گی۔

۲۱۔ رستم گیری یا پتھری درہائی کی سزا:۔ (۱) کوئی کسی شخص  
 یا شخص کے گروہ کو موتیوں کی چوری میں سزا دے گا کہ کسی صورت  
 میں مدد کر دے یا حفاظت کر دے یا ان کی مدد دے اس معاہدہ پر کہ وہ  
 ایک یا زیادہ موتی حاصل کرے گا جس پر مجرم کیا گیا ہے یا ان میں سے  
 یہ ہو۔ وہ رستم گیری یا پتھری درہائی کا مجرم قرار دیا جائے گا۔

۲۲۔ اس آرڈی ننس کے تحت ایک کتاب مجرم کی کوشش پر سزا  
 جو کوئی اس آرڈی ننس کے تحت ایک کتاب مجرم کی کوشش کرتا ہے یا اسے مجرم کے

اور کتاب کا باقیہاں حصہ در اس کو شش میں دہم کی طرف کوٹا کر دیا جائے اور یہاں آٹھویں سلسلہ میں دہم دہم نہیں ہے اسے کسی قسم کی قید کی ضرورت نہیں ہے جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔

۱۰ الف رپورٹ جرنل کے لئے ایکس توڑ کر کھولنا ہے اور کھولنے میں ایکس کے بعد وہ دیکھتا ہے کہ ایکس میں کوئی ڈیور موجود نہیں ہے اس کی پوری رپورٹ کے ساتھ ایکس میں اس لئے اس سیکشن کے تحت وہ مجرم ہے۔

(ب) A کو شش کرتا ہے کہ A کی جیب تھوڑے درجہ "C" کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ A اپنی کو شش میں ناکام ہو جاتا ہے کہ A کی جیب میں کچھ نہیں تھا A اس سیکشن کے تحت مجرم ہے۔

۲۲۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ ۱۹۷۳ء کی سی دفعہ ۱۷۷ کا اطلاق تیسرے سلسلہ میں لوہہ دھات نہیں کی جاتی۔ باب ۲۰ کی سیکشن 34 سے 39 تک اور باب 37 کے سیکشن 71، 72 اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کے باب 3 کی دفعات مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس حکم کے تحت لاگو ہوں گی اور جو کوئی امانت جرم کا مجرم ہے جس پر ایسی سزا کا حقدار ہوگا جو ایسے جرم کے لئے تعزیر کے طور پر مقرر ہو۔

۲۴۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۹۷۳ء کا اطلاق

۱۔ جب تک اس سلسلہ میں اور وضاحت نہیں کی جاتی مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۹۷۳ء جیسا کہ اس مجموعہ میں ہے اس حکم کے تحت مناسب تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ گرفتاری سے پہلے ہر ہو جاتا ہے کہ جرم سے کسی دوسرے قانون کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر عدالت اس جرم کی سماعت اور سزا دینے کی بجائے جو تو اسے جرم کی سزا دی جائے گی۔

۲۔ اس مجموعہ کی دفعات جن کا تعلق سزائے موت کی توثیق سے ہے مناسب

تدبیروں کے ساتھ سزا کو توثیق کے لئے اس حکم کے تحت لاگو ہوں گی۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۹۷۳ء کے سیکشن ۹۱ کے تحت سیکشن کی شرائط میں آٹھویں سلسلہ کے تحت دی گئی کوڑے دہلی مرابہ کوڑے ہوں گی۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۹۷۳ء کے باب ۲۹ کی دفعات کا حقدار آٹھویں سلسلہ کے سیکشن ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳ کے تحت دی گئی سزائے نہیں ہوگا۔

۲۵۔ عدالت کا حقدار فی افسریمان ہوگا۔

ابن عدالت میں جس میں مقدمہ زیر سماعت ہوگا یا ریل زیر سماعت ہوگی اس حکم کے تحت اس کا سربراہ سلطان ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مقدمہ زیر سماعت ہو تو عدالتی افسر بھی غیر مسلم ہو سکتا ہے

۲۶۔ استثناء

اس سلسلہ میں اس حکم کے حقدار سے فوراً پہلے تصدیق طلب ہیں یا وہ حقدار ہیں اس حقدار سے قبل کئے جانے چکے ہیں۔

## کوٹروں کی سزا کی تعمیل کا آرڈیمنس ۱۹۷۹

۱۹۷۹ کا آرڈیمنس ۹

کوٹروں کی سزا کی تعمیل کے متعلق متعلقہ مقررہ کردہ کے لئے ایک آرڈیمنس جب کہ یہ ضروری ہے کہ کوٹروں کی سزا کی تعمیل کے متعلق شرائط تیار کی جائیں۔ اور جب کہ صدر سبابت سے مطمئن ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری قدم کا تقاضا کرتے ہیں۔

اب اس لئے ۵ جولائی ۱۹۷۹ کے نوٹس کے ساتھ اعلان کے مطابق پوری وقت ہو رہی ہے اور صدر عدالت اس کے تحت تمام ضمانت رکھنے والے دستانہ ۲ آرڈیمنس بنائے اور جاری کرنے میں خوشامیاسی کرتا ہے۔

(۱) مختصر عنوان: حد، اطلاق اور نفاذ

(۱) آرڈیمنس کوٹروں کی سزا کی تعمیل کا آرڈیمنس ۱۹۷۹

کہا جائے گا۔

(۲) اصل کا دائرہ عمل پورا پاکستان ہوگا۔

(۳) اس کا مدتی کوٹروں کی سزا ہوگا جو موجودہ رائج اس کی نول کے تحت

دی گئی ہو۔

۴۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ ہجری مطابق، جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۹ سے نافذ

ہوگا۔

(۵) تقریفیں

مناویقہ اس آرڈیمنس کے متن یا سیاق و سباق میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی، مستند میڈیکل افسیر سے مراد وہ میڈیکل آفیسر ہوگا جسے حکومت نے یہ عہدہ دے کر اجازت دے دی ہوگی۔

(۳) دوسرے قوانین پر غالب آرڈیمنس :- اس آرڈیمنس کی

دفعات کا اطلاق کسی رائج الوقت دوسرے قوانین سے مقابلہ کے بغیر ہوگا۔

(۴) کوٹروں کی خصوصیات :- کوٹروں کے علاوہ صرف درجنی چرٹے، یا بیدار وقت کی ہنسی کا ایک سالٹر ہوگا جس میں کوئی حوالہ یا کیل نہیں ہوگا ورناس کی لمبائی اور موٹائی بالترتیب ۲۰-۱۵ سینٹی اور ۵-۱۰ سینٹی سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(۵) کوٹروں کی سزا کی شرائط اور طریق کار

کوٹروں کی سزا کی تعمیل میں درج ذیل شرائط نافذ ہوں گی۔

(A) کوٹروں کی سزا کی تعمیل سے پہلے مجرم کا مستند میڈیکل افسیر سے طبی معائنہ کرانے کا ناگزیر ہے جس پر مجرم کی سزا کی تعمیل سے مجرم کی موت حتمی نہ ہو جائے۔ (B) اگر مجرم کو سزا کی تعمیل کے وقت بہت بڑا ہو جائے یا بہت زیادہ کمزور ہے تو عدالت کی تعداد اس طریقے سے ایسے وقتوں سے نکالی جائے گی کہ سزا کی تعمیل سے مجرم کی موت واقع نہ ہو جائے۔

(C) اگر مجرم بیمار ہو تو سزا کی تعمیل اس وقت تک معطل دی جائے گی جب تک مستند میڈیکل افسیر سے معائنہ نہ کر کے کہ سزا کی تعمیل سے مجرم کی موت واقع نہ ہو جائے۔

(D) اگر مجرم عورت ہے جو حاملہ ہے تو سزا کی تعمیل سے کی جائے گی یا مستند میڈیکل افسیر سے معائنہ ہو جائے گی۔

(E) اگر سزا کی تعمیل کے وقت مجرم بہت زیادہ کمزور ہو جائے یا بہت زیادہ کمزور ہو جائے تو سزا کی تعمیل اس وقت تک معطل کر دی جائے گی جب تک کہ مجرم مستند میڈیکل افسیر سے معائنہ نہ کر کے کہ سزا کی تعمیل سے مجرم کی موت واقع نہ ہو جائے۔

(F) سزا کی تعمیل سے مستند میڈیکل افسیر کی موجودگی میں ہوگی ورنہ ایسی حالت عام ہو جاتی جو عدالت پر مزید بوجھ کی حکومت نے اس مقصد کے لئے جگہ معززہ کی ہوگی۔

(G) سزا کی تعمیل کے لئے جس شخص کو مقرر کیا جائے گا وہ غیر جانبدار سمجھا ہوگا۔

(H) وہ کوٹروں کو مناسب طاقت سے ایف دیا جائے گا جس سے وہ اپنے مقصد کے لئے کام کر سکے۔



(۱) ایک کوڑا لگانے کے بعد وہ کوڑے کو دیر ٹھٹھکے گا سے بدن پر نہیں کھینچے گا۔

(۲) کوڑے جو جرم کے کام جرم پر لگائے جائیں گے پھر بھی کوڑے سو پر جہت پر معذہ کرنا چھائی پر یا جرم کے مار نہ محسوس ہونے لگائے جائیں گے۔  
(۳) جرم پر جہت پر یا تین کوڑے رکھے جائیں گے حتا کہ سدم کے متناقی ہوگا کے مطابق ضروری ہیں۔

(۴) جرم، مرد، کی صورت میں کوڑے کھڑا کر کے لگائے جائیں گے اور جرم عورت کی صورت میں کوڑے بٹھا کر لگائے جائیں گے۔

(۵) اگر سزا کی تعمیل پوری ہو اور مستند میڈیکل آفیسر کی رائے میں جرم کی موت کا خطرہ ہو تو سزا کی تعمیل بند رکھا جائے گی تا وقتیکہ مستند میڈیکل آفیسر اسے مافی ماندہ سزا کو برداشت کرے۔ جسے قابل نہ قرار دے دے۔

(۶) سزائی تعمیل کی سماعت کے دوران جرم کی جرات

(۱) اس جرم کی صورت میں جسے صرف نوٹروں کی سزا دی گئی ہو، اس کے ساتھ سزائی تعمیل کی تعمیل تک قید کی سادہ فیکٹر یا قید جیسا سلوک کیا جائے گا۔

(۲) اگر مستند میڈیکل آفیسر کی رائے میں ایک جرم اپنے بڑے ہالیہ، حراب، صحت یا کسی اور وجہ کے باعث پوری سزایا سزا کا کچھ حصہ برداشت کرے نہ قابل نہیں ہے تو مقدمہ عدالت کو پیش کیا جائے گا۔ اور عدالت سزائی تعمیل کے کسی طریقہ کا حکم دے سکتی ہے جیسے وہ مناسب سمجھتا ہے۔

## ۷. قانون بنا کا اختیار

اس آرڈیننس کی شرائط کو موثر بنانے کے لئے صوبائی حکومت ہر گز گورنر میں اعلان کے ذریعے قانون بنا سکتی ہے۔

## نظام زکوٰۃ کا اجراء

اسلام آباد ۵۔ ۱۲ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۲ ربیع ثانی ۱۴۲۰ھ  
صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک خصوصی تقریب میں تقریر فرماتے ہوئے نظام زکوٰۃ کے اجراء کا عندیہ فرمایا اور اسلام کے معاشی نظام کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔

”اسلامی معاشی نظام شریعہ افاد کیا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ کا کام بین سار میں مکمل ہو جائے گا۔ جس کے آئین کے لئے پہلے زکوٰۃ اور پھر کو منتخب کیا ہے۔“

زکوٰۃ کو منتخب کرنے کی ہم وعدہ ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے عبادی ستونوں میں ایک ستون ہے اور اس کا تعلق معاشرے کے معاشی اور سماجی پہلوؤں سے ہے، زکوٰۃ اور پھر کے نظام کے بارے میں آج ایک سودہ قانون جاری کیا جا رہا ہے۔

نظام زکوٰۃ کے اجراء پر حکومت کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے صحت نہ مرنے کہہ۔

۱۔ حکومت وقت پر فرض ہے کہ وہ ان مسئلوں سے جن کی مالی حالت زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے ان سے زکوٰۃ اور مسترد رہی ہوید و برٹیکس، مرحلہ دار یا مجموعی طور پر اکٹھا کر کے انتظامات کرے یہی فرض پاکستان کے آئین سے حکومت پر لگتا ہوتا ہے۔  
(۲) اس فرض کو پورا کرنے کے لئے دو اقدام بہت ضروری ہیں۔

A۔ کہ زکوٰۃ مستند قائم کیا جائے۔

B۔ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس کے تحت زکوٰۃ کا تحفیض لگائے اکٹھا کرنے اور اس کے خرچ کرنے کے انتظامات کیے جائیں۔  
۲۔ جو کہ ظاہر پر زکوٰۃ مستند قائم کر دیا گیا ہے جس کے تین کھاتے ہوں گے۔

مقامی کھاتہ - ایک محلے، گاؤں یا علاقہ کی زکوٰۃ کی اکٹھی ہونے والی رقم اس کھاتہ میں جمع کرائی جائے گی۔

صوبائی کھاتہ - مقامی کھاتہ میں جمع ہونے والی رقم کا ۲۵ فیصد صوبائی کھاتہ میں جمع کروایا جائے گا۔

صدر کی کمیٹی کھاتہ - بنکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں میں جمع شدہ رقم اور مستحکات سے بلا واسطہ حاصل ہونے والی زکوٰۃ اس کھاتہ میں جمع کرائی جائے گی۔

صوبائی اور مقامی کھاتہ کو جب اور جتنی ضرورت ہوگی اس کھاتہ سے دی جاسکتی ہے۔

۱۔ مقامی کمیٹی صدر کے اعلان کے مطابق ایک محلے یا گاؤں یا علاقہ کے لوگوں کے لئے ایک مقامی کمیٹی بنائی جائے گی جس کے ارکان ۴ سے ۶ تک ہوں گے۔

۲۔ تفصیل اور ضلع کمیٹی اسی طرح تفصیل اور ضلع کی سطح پر مقامی کمیٹیوں کے تقاضوں اور نگرانی کے لئے کمیٹیوں تشکیل دی جائیں گی۔

۳۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل - کونسل قائم کی جائے گی۔ اس کا سربراہ ہائی کورٹ کا جج ہوگا۔ یا جج رہ چکا ہوگا۔ یا جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔ کونسل کے پانچ ارکان ہوں گے جن میں تین مسلمان ہوں گے۔

۴۔ صوبائی ناظم اعلیٰ صوبائی کھاتہ کے انتظام کے لئے ایک صوبائی ناظم اعلیٰ ہوگا۔ یہ صوبائی

زکوٰۃ کونسل کی ہدایت اور نگرانی میں کام کرے گا۔

ناظم اعلیٰ اور صوبائی محکمہ مالیات کا سیکریٹری لکھنؤ ہند اس کے

رکن ہوں گے۔ ۱۶ ارکان پر مشتمل ایک مرکزی زکوٰۃ

مرکزی زکوٰۃ کونسل

کونسل تمام صوبوں کے ناظم اعلیٰ اس کے ارکان ہوں گے۔ اس کے علاوہ ۴ ارکان صدر کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے جن میں ۳ مسلمان ہوں گے۔ ان میں سے ایک نام اسلامی مشاوری کونسل سے سفارش کئے جائیں گے۔ صدر اس کے علاوہ ۴ ارکان کو صوبوں سے نامزد کر دے گا۔ جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ماہر ہوں گے۔

مرکز کا وزارت مالیات کا سیکریٹری اور وزارت مذہبی امور کا سیکریٹری لکھنؤ ہند اس کے ارکان ہوں گے۔

اس کونسل کا چیئرمین سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا جج ہوگا یا ان دونوں کا جج نہ چکا ہوگا یا جج بننے کا اہل ہوگا۔ سب کا انتخاب پاکستان کے جج جسٹس کے مشورہ سے کیا جائے گا۔

پورے زکوٰۃ فنڈ کو منظم کرنے کے لئے اعلیٰ انتظامیہ ایڈمنسٹریٹر جنرل مقرر ہوگا جسے صدر پاکستان مقرر کرے گا۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل مرکزی زکوٰۃ کونسل کی ہدایت اور نگرانی میں کام کرے گا۔

زکوٰۃ جمع کرنے کی بابت اہم نکات

۸۔ ہر شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہوگی وہ خود زکوٰۃ کا حساب لگائے گا اور یا خود ہی یا کسی شخص افراد میں تقسیم کر دے گا۔ یا رضا کارانہ طور پر زکوٰۃ منڈ میں جمع کر دے گا۔

۹۔ حکومت خود ظاہر مستحکات پر زکوٰۃ اکٹھی کرے گی۔ زکوٰۃ اکٹھی کرتے وقت مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھا جائے گا۔

۱۔ ایک ہزار روپے تک جو کسی بینک یا مالیاتی ادارے میں جمع ہو اس پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔



۲۔ کرنٹ اکاؤنٹ رکھنے والوں کو اختیار ہوگا کہ وہ خود ہی اپنی زکوٰۃ ان پر مشتمل زکوٰۃ کا حساب لگائیں یا تو زکوٰۃ خزانہ میں جمع کرادیں یا خود ہی مستحق افراد میں تقسیم کردیں۔

۳۔ تمام سرکاری اور پرائیویٹ کمپنیوں سے ملے ان کمپنیوں کے جس کے سونپیدہ حصص حکومت کے پاس ہیں زکوٰۃ اکٹھی کی جائے گی۔

۴۔ غمارتوں، دکانوں اور مکانوں پر زکوٰۃ لائیں لی جائے گی البتہ وہ استحقاق پر زکوٰۃ قرض ہے ان غمارتوں کے کرایہ سے بچت پر زکوٰۃ ادا کریں گے۔

۵۔ قسقات پر دی جانے والی زکوٰۃ کے اعداد و شمار ہیڈ راز میں رکھے جائیں گے اور انھیں کسی اور مقصد کے لئے اس شخص کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ زکوٰۃ میں دی جانے والی رقم انکم ٹیکس کے تخمینہ میں استعمال نہیں کی جائیں گی

۷۔ قسقات جن پر گورنمنٹ زکوٰۃ اکٹھی کرے گی ان پر دولت ٹیکس نہیں لگے گا۔

## عشر

شریعت میں عشر کی سخراج بارانی اراضی سے زرعی پیداوار کا دس فی صد اور وہ فیصد چاہی اراضی اور نہری اراضی پر ہے۔ حکومت بارانی اور چاہی اراضی اور نہری اراضی پر صرف ۵ فیصد عشر وصول کرے گی۔

بارانی اراضی کے لکان باقی ۵ فیصد عشر ان مقاصد پر استعمال کرنے کے لئے آزاد ہوں گے جن مقاصد پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

عشر صرف ان مالکان سے لیا جائے گا جن پر شریعت کی طرف سے لاگو

ہوتی ہے۔ مزارعین کو اختیار ہوگا کہ اپنی آمدنی سے عشر رضاکارانہ طور پر حکومت کے کھانہ میں جمع کرادیں یا خود مستحق افراد میں تقسیم کردیں۔ عشر کی ادائیگی سے مالدار معاف ہو جائے گا۔ البتہ آبیانہ بدرستہ رہے گا۔

## نفاذ

زکوٰۃ کی وصولی اس سال ۱۹۷۹ء کی یکم جولائی سے شروع ہو جائے گی۔

لیکن عشر کی وصولی اگلی فصل خریف سے لاگو ہوگی یعنی اکتوبر ۱۹۷۹ء سے زکوٰۃ اور عشر کے بقایا جات مالیہ کی طرح وصول کئے جائیں گے۔

زکوٰۃ فنڈ کی ابتداء کے بارے میں صدر مملکت نے فرمایا۔

## زکوٰۃ فنڈ کا آغاز

۱۔ میں یہ اعلان کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ہم اللہ کے فضل سے زکوٰۃ فنڈ ایک خطیر رقم ۷۷۵ کروڑ روپے سے شروع کر رہے ہیں جس میں حکومت پاکستان کے حصہ کے علاوہ شاہ خالد بن عبدالعزیز۔ شہزادہ فہد بن عبدالعزیز متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان الہنیان کے عطیات بھی شامل ہیں۔

۲۔ یہ رقم بنیادی سرمایہ کام کرے گی جو کہ زکوٰۃ اور عشر کی وصولی سے بڑھے گا۔ اور ان کی انتظامی مشینری وجود میں آجائے گی۔ اس فنڈ سے اخراجات شروع ہو جائیں گے۔

۳۔ زکوٰۃ اور عشر کے مجوزہ نظام کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ مقامی کھاتہ پر جمع ہونے والی رقم کا ۷۵٪ اس علاقہ یا محلہ یا گاؤں پر خرچ ہوگا۔

## زکوٰۃ کا خرچ

۱۔ زکوٰۃ اور عشر کے مجوزہ نظام کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ مقامی کھاتہ پر جمع ہونے والی رقم کا ۷۵٪ اس علاقہ یا محلہ یا گاؤں پر خرچ ہوگا۔

۲۔ اس رقم کے خرچ کا انتظام منتخب مقامی نمائندے ہی کریں گے۔ یہ نیک اور خدا ترس لوگ یقیناً مستحق ضرورتوں پر توجہ دیں گے۔

(بیواؤں، یتیموں، اور دیگر ضرورت مند وغیرہ)

۳۔ جو ۲۵% زکوٰۃ اور عشر کی رقم صوبائی کھانا میں جمع کرائی جائے گی وہ رقم صوبائی زکوٰۃ کمیٹی ان علاقوں میں خرچ کرے گی جہاں زکوٰۃ اور عشر کی وصولی کم ہوئی ہوگی۔

۴۔ اس طرح جو رقم مرکزی کھانا میں جمع ہوگی صوبائی اور مقامی سطح کی ضرورتوں کے مطابق مرکزی زکوٰۃ کونسل کی ہدایت کے مطابق ان کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دی جائے گی۔

زکوٰۃ کی وصولی اور اخراجات کا معروف طریقہ

سے باقاعدہ محاسبہ (آڈٹ) کیا جائے گا۔

اور اس کی سالانہ رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جائے گی۔

نظام زکوٰۃ کا مسودہ قانون جاری

کرتے ہوئے صدر پاکستان نے

## طلب تجاویز

فرمایا :-

• لیکن چونکہ ہم اس تجربہ کو اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ کر رہے ہیں۔

اس لئے میں اس مسودہ کو آج قوم کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ قوم کی

تجاویز کی روشنی میں اس قانون کو مزید جامع اور موثر بنایا جاسکے میں

لوگوں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کا غور سے مطالعہ کریں اور وزارت مالیت

حکومت پاکستان کو ۳۰ اپریل تک اپنے خیالات اور تجاویز ارسال کریں۔

مسودہ قانون تبدیلیوں (اگر ضروری سمجھی گئیں) کے ساتھ

یکم جولائی ۱۹۷۹ء کو نافذ کر دیا جائے گا۔



# چند معیاری اور لا جوابیہ

- اردو شیعوں نے انسائیکلو پیڈیا، بتصریر ترجمہ، مصلحت، شمشیر سے متعلق نامعلوم دستِ خط میں اس کتاب کی نادریت کا ثبوت اس کی کثرت سے کیا ہے۔
- ادیبانِ عالم اور فریقِ حق کے اسلام کا تعالیٰ مطالعہ مصنف سید علی حیدر نقوی حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کا نقشہ کر کے بیان کیا ہے۔
- صفتِ ایک استہ مضف عبد الکرم مشاق میں کتاب میں تمام اشیاء کی صفات، برائیاں، کمالات، ہر حال کا جواب احکامات کا مطلق حوالہ دیا ہے اور ان کے مسمیٰ کو
- میں نے سنی مذہب کیوں چھوڑا؟ مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- ہزار ہا تمہاری دس ہزاری مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- فقہ وضع احادیث مصنف سید حسین حسین شاہ قاسمی میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- آئینہ حق و باطل مصنف سید بشارت حسین شاہ قاسمی میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- آفتابِ خلافت مصنف سید جعفر حسین شاہ قاسمی میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- دینِ ابراہیمؑ یگانہ روزی مصنف سید جعفر حسین شاہ قاسمی میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- اہل بیت اور ازواج میں فرق مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- بناتِ رسولؐ کا تاریخی جائزہ مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- ہم ہم کیوں کرتے ہیں؟ مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- تفسیر کیوں ضروری ہے؟ مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- علیؑ اور سیاست مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- صدیق اکبرؑ اور فاروق اعظمؑ مصنف عبد الکرم مشاق میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- خلفاء ثلاثہ کے نام اور اولاد علیؑ مصنف سیدنا مہدیؑ کی تصنیف میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی
- کیا یا علیؑ مدد کہنا شرک ہے؟ از پر فیسر تصدق حسین بخاری میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے مذہبِ ابراہیمؑ کے بیان اور مصلحت کا ذکر ہے کہ کوئی

رحمت اللہ علیہ بحشی  
ناشران و تاجران کتب